صد (۱۰۰) سالہ عرس رضوی و ساٹھ (۶۰) سالہ عرس حشمتی مبارک ہو

رازِ سیرت کمیٹی

۱۳ — ھ — ۵۸

و

سیرت کمیٹی کا اسلام

تصانیف مبارکہ

خلیفۂ مجددِ اعظم دین وملت ناصر الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین والمرتدین ... الی از حضور اعلیحضرت
نائبِ شیرِ خدا نمونۂ شدت حضرت عمر و اعلیحضرت ...

حضور مظہرِ اعلیٰحضرت شیرِ بیشۂ اہلسنت کی

حضرت علامہ مولٰنا مفتی الحاج الشاہ ابوالفتح عبید الرضا
محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مکتبہ حشمتیہ
الجامعۃ الحشمتیہ
مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

یہ مبارک فتویٰ نافع تقویٰ قامع طغویٰ دافع بلویٰ جس میں موجودہ زمانے کی دہریت کمیٹی بغلط مسمیٰ بہ "رازِ سیرت کمیٹی" کے عقائد کفریہ جواب تک سربستہ راز تھے طشت از بام کئے گئے ہیں اور آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں سیرت کمیٹی کے مصنفین وشرکاء پر شرعی احکام دیئے گئے ہیں اور آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ سیرت کمیٹی کا مقصد اشاعت سیرت کے پردے میں مسلمانوں کو زندیق ملحد بے دین بنانا ہے اور مسلمانوں پر سیرت کمیٹی کے جلسوں جلوسوں سے احتراز واجتناب شرعاً فرض ہے۔ اور اُس کی امداد واعانت حرام ہے۔

مُسمّٰی بنام تاریخی

رازِ سیرت کمیٹی

۱۳۵۸ھ

تصنیف لطیف و ترصیف منیف

خلیفۂ مجددِ اعظم دین وملت ناصرُ الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین والمرتدین مخاطب بہ ولد مرافق از حضور اعلیحضرت نائبِ شیرِ خدا نمونۂ شدت حضرت عمر و اعلیحضرت مناظرِ اعظم علی الاطلاق

حضور مظہرِ اعلیٰحضرت شیرِ بیشۂ اہلسنت

حضرت علامہ مولینا مفتی الحاج الشاہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

حسب فرمائش

نمونۂ سلف فخرِ خلف واقف رموز معرفت و طریقت شہزادۂ حضور مظہرِ اعلیٰحضرت

حضرت علامہ مولینا الحاج الشاہ ابوالخیر مفتی محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی

مفتیٔ اعظم شہر پیلی بھیت شریف

مکتبۂ حشمتیہ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

نام کتاب ـــــــــــــــ رازِ سیرت کمیٹی و سیرت کمیٹی کا اسلام

مصنف ـــــــــــــــ شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین حضرت مولانا
ـــــــــــــــ مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ
ـــــــــــــــ قادری رضوی مجددی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تقدیم ـــــــــــــــ حضرت مولانا مفتی محمد عبد الرحمٰن صاحب قبلہ حشمتی استاذ الجامعۃ الحشمتیہ

تصحیح اول ـــــــــــــــ حضرت مولانا محمد تسلیم رضا صاحب حشمتی استاذ الجامعۃ الحشمتیہ

تصحیح دوم ـــــــــــــــ نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت حضرت مولانا محمد مشارب رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی

تزئین و کتابت ـــــــــــــــ محمد نجم الرضا حشمتی، نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت

باراول (قدیم): ـــــــــــــــ ۱۳۵۸ھ

باردوم: ـــــــــــــــ بموقع صد سالہ عرس رضوی ماہ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ مطابق (اکتوبر ۲۰۱۸ء)

نوٹ

رازِ سیرت کمیٹی کی کتابت میں حتی الوسع تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔
پھر بھی اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جا سکے۔

ملنے کے پتے

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پر اماہم ضلع گونڈہ
جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف
جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا کرنیل گنج کانپور
الجامعۃ الہادیہ حشمتیہ، بھیونڈی، ممبئی
الحاج احمد عمر ڈوسا فاؤنڈیشن، حشمتی جامع مسجد منیش مارکیٹ ممبئی
9368173692,9760468846,

انتساب

بارگاہ برادر حقیقی حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت و حضور محبوب ملت عم معظم حضور مشاہد ملت

رفیق دیرینہ حضور شیر بیشۂ سنت صوفیٔ باصفا فنافی اللہ والرسول

حضرت مولٰینا **حافظ محمد عمر علی خاں** صاحب قبلہ

قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

برائے ایصال ثواب

فدائے شیر بیشۂ اہل سنت جناب الحاج غلام مصطفےٰ صاحب حشمتی علیہ الرحمہ

ابن خلیفۂ شیر بیشۂ اہل سنت عدو لا مذہبیت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت

صوفی باصفا جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی علیہ الرحمہ

منجانب:

مخیرؔ اہل سنت عاشق شیر بیشۂ اہل سنت فیض یافتۂ میکدۂ حشمتیت جناب الحاج ہارون

احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی زیدت مراتبہٗ

طباعت اول کے سرورق کا عکس




بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک فتویٰ نافعِ تقویٰ قامعِ طغویٰ دافعِ بلویٰ جس میں موجودہ زمانے کی دہریت کمیٹی بغلط مسمّیٰ بہ "سیرت کمیٹی" کے عقائدِ کفریہ جو اب تک سربستہ راز تھے طشت ازبام کیے گئے ہیں اور آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں سیرت کمیٹی کے مصنفین و شرکا پر شرعی احکام دیے گئے ہیں اور آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ سیرت کمیٹی کا مقصد اشاعت سیرت کے پردے میں مسلمانوں کو زندیق ملحد بے دین بنانا ہے اور مسلمانوں پر سیرت کمیٹی کے جلسوں جلوسوں سے احتراز و اجتناب شرعاً فرض ہے اور اُس کی امداد و اعانت حرام ہے

مسمّیٰ بنام تاریخی

رازِ سیرت کمیٹی

۱۳۵۸ھ

تصنیف لطیف و ترصیف منیف

شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح
عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر

میمن غلام احمد سلمہ الاحد الصمد ابن جناب حاجی اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے دکان نمبر ۴۵۳
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳

حسب فرمائش

اراکین جماعت مبارکۂ اہلسنت۔ سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ (یوپی)

ملنے کا پتہ:۔ رضوی کتب خانہ محلہ بہاری پور۔ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم

حضور مظہر اعلیٰ حضرت سرکار شیر بیشۂ سنت کی ذات ستودہ صفات سے کون واقف نہیں۔ وہ اپنے وقت کے مقتدر علمائے دین میں سے تھے۔ ان پر کچھ لکھنا یا کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مثل ہے۔ ان کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ اللہ ورسول کیلئے وقف تھا۔ جنہوں نے خلوص وللّٰہیت کا پیکر بن کر دین حنیف کی وہ بیش بہا خدمت انجام دی جسے رہتی دنیا یاد رکھے گی، وہ اپنے اندر اوصاف علمیہ وعملیہ کی وہ جامعیت رکھتے تھے کہ ان سب کا اجتماع ایک ذات میں شاید وباید کہیں پایا جاتا ہو۔ بہتوں نے انہیں ایک مناظر کی حیثیت سے جانا مگر حق یہ ہے کہ وہ بیک وقت ایک ماہر وتجربہ کار مدرس بھی تھے اور مفسر بھی، ایک مایۂ ناز محدث بھی تھے اور فقیہہ بھی، وہ اپنے وقت کے امام المنطق بھی تھے ور امام الفلسفہ بھی، وہ ایک عظیم مصنف بھی تھے اور مقرر بھی۔ خیال رہے کہ یہ صرف لفظوں کی رنگینی نہیں بلکہ امر واقعی اور حقیقت نفس الامری ہے۔ آیئے ہم آپ کے سامنے اجمالاً چند نمونے پیش کرتے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت اور علوم عقلیہ:

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت صرف ایک مناظر ہی نہیں بلکہ اپنے وقت کے امام المعقولات تھے، ان کے علوم عقلیہ کا جلوہ دیکھنا ہو تو سنبھل کا مناظرہ یاد کیجئے۔ جب دیوبندی مناظر نے سرکار کے علم پاک کو گھٹانے کے لئے یہ آیت پڑھی ''ان الساعة اٰية اكاد اخفيها'' اور کہا کہ اللہ نے اس میں مطلق اخفا فرمایا۔ تو حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ آیت میں مطلق اخفاء مراد ہے یا اخفاء مطلق، اور مطلق اخفاء اور اخفائے مطلق میں کیا فرق ہے؟ مطلق اخفاء موجبہ جزئیہ کو اور اخفاء مطلق موجبہ کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں؟ آیت کریمہ میں اگر آپ مطلق اخفاء مراد لیں گے تو مطلق اخفاء چونکہ موجبہ جزئیہ کو چاہتا ہے لہٰذا آیت کا موجبہ اس طرح بنے گا ''بعض الزمان اكاد اخفي فيه الساعة'' یعنی کچھ زمانہ تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔

اور اگر آیت میں اخفائے مطلق مراد لیں تو آیت کا موجبہ کلیہ اس طرح بنے گا کہ ''کل زمان

اکاداخفی فیہ الساعۃ " یعنی ہر وقت وزمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔اور جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں؟ ظاہر ہوگی اور یقیناً ظاہر ہوگی۔۔اور اخفائے مطلق مراد لینے کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ کسی زمانہ کسی وقت قیامت ظاہر نہ ہوگی۔اور یہ معنی غلط ہے۔تو آیت میں اخفائے مطلق مراد لینا غلط ہوا۔اور جب اخفائے مطلق مراد لینا غلط ہوا تو مطلق اخفاء مراد لینا صحیح ہوا۔اور یہی مراد ہے۔تو اس صورت میں معنی یہ ہوا کہ اللہ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپایا اور یہ معنی بالکل صحیح ہے۔

حضرت شیر بیشہ اہل سنت کہا اب بولو تمہیں کیا اعتراض ہے؟ وہ دیوبندی اعتراض کیا کرتا کیا معلوم اس سے پہلے اس نے اخفائے مطلق و مطلق اخفاء سنا تھا یا نہیں؟ ایسا لگا جیسے یہ باتیں سب اُس کے سر سے نکل گئیں۔کیونکہ اپنی جوابی تقریر میں اس نے اس پر کچھ نہیں کہا صاف دامن بچا کر نکل جانے میں بھلائی سمجھی۔ع:

''سگ ہوں میں عبید رضوی غوث ورضا کا''

یہ حضرت شیر بیشہ اہل سنت ہیں۔کون نہیں جانتا کہ معقولات سب پڑھتے پڑھاتے ہیں مگر عام طور پر عرصہ دراز سے سلسلۂ درس وتدریس منقطع ہونے کے بعد یاد رہ جانا مشکل کام ہے۔اور اگر یاد بھی ہے تو برمحل اس طرف تبادر ذہن ہونا اور اس سے استدلال واستشہاد کتنا مشکل کام ہے۔مزید برآں دو چار لوگوں کے بیچ نہیں بلکہ باطل کے سامنے میدان مناظرہ میں تو کہنا ہی کیا ہے کہ کتنا مشکل اور اہم ہے۔مگر حضرت شیر بیشہ اہل سنت کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔کیونکہ ان کے ساتھ تو تائید غیبی، روح القدس سے مدد، غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کی عنایتیں ہوتی تھیں۔

حضرت شیر بیشہ اہل سنت اور علم تفسیر:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت سرکار شیر سنت کی نظر تفاسیر پر کتنی گہری اور کیسی مضبوط تھی اس کو جاننے کے لئے مناظرۂ سنبھل کا مطالعہ کریں۔جس وقت دیوبندی مناظر نے سرکار سے علم ما کان وما یکون کی نفی کرنے کے لئے یہ آیت کریمہ "ویقولون متی هذاالوعد ان کنتم صٰدقین قل انما العلم عندالله وانما انانذیر مبین ''پیش کی اور کہا کہ میں چھ آیتیں پیش کر چکا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کوئی نص قطعی پیش کریں؟ شیر سنت نے فرمایا کہ نص قطعی کے لئے بہت بے چین ہو۔لو

نص قطعی سن لو اللہ فرماتا ہے: ''وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیماً '' حضرت شیر بیشہ اہل سنت نے اس آیت کے تحت تفسیر جلالین کی یہ عبارت پیش کی'' من الاحکام والغیب ''اس کے بعد فرمایا کہ رہی وہ آیت جو آپ کی متدل ہے اس کو اپنے دعویٰ پر متدل بنانے سے پہلے تفاسیر کا مطالعہ کرلیا ہوتا تو شاید یہ غلطی نہ کرتے کہ دعوی کچھ اور دلیل کچھ اور۔ تفسیر کبیر خازن تفسیر مدارک تفسیر نیشاپوری وغیرہ کسی نے علم ذاتی کی نفی کی کسی نے علم بے واسطہ کی نفی کی، کسی نے علم استقلالی کی نفی کی۔

دیکھ رہے ہیں تفسیرات پر حضرت شیر بیشہ اہل سنت کی کیسی عمیق نظر ہے۔ خود پیش کی ہوئی آیت پر نہیں بلکہ مقابل کی پیش کردہ آیت کے ماتحت اتنے حوالجات اور اتنی تفسیریں پیش کر کے مقابل کا رد کر دینا کہ تقریب تام نہیں اس آیت کا وہ معنی نہیں جو تم سمجھ رہے ہو مفسرین نے اس آیت کا یہ معنی بتایا ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت شیر بیشہ اہل سنت کی کیسی عمیق نظر تفاسیر پر تھی۔

اسی پر بس نہیں آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

جب دیوبندی مناظر کی باری آئی اس نے شیر سنت پر معارضہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی پیش کردہ آیت وعلمک مالم تکن تعلم الخ اگر یہ علم محیط ثابت کرنے کے لئے کافی ہے تو کہیں آپ کفار کے لئے علم غیب نہ ثابت کردیں۔ کیونکہ ایسے ہی الفاظ قرآن عزیز میں یہود کیلئے بھی وارد ہیں۔ وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اٰباء کم۔

شیر بیشہ اہل سنت نے جوابی تقریر میں فرمایا کہ میں نے اپنے موقف پر جو آیت وعلمک مالم تکن تعلم پیش کی تھی اور اس سے جو معنی مراد لیا تھا اس پر تفسیر جلالین کی یہ عبارت من الاحکام والغیب پیش کی تھی۔ کہ اس آیت سے جو معنیٰ ہم نے مراد لیا وہی معنی علامہ محقق و مدقق جلال الدین سیوطی نے بھی مراد لیا ہے۔ اب اگر تمہاری پیش کردہ آیت علمتم مالم تعلموا میں کسی مفسر نے یہود کیلئے علم غیب ثابت کیا ہو تو پیش کرو۔ زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ہی تفسیر پیش کرو۔ رہی ہماری متدل آیت تو اس وقت میں نے تفسیر جلالین شریف کا صرف ایک حوالہ پیش کیا تھا اب آیئے دیکھئے اسی آیت کے تحت اور مفسرین نے کیا کہا ہے۔

تفسیر بیضاوی: خفیات الامور او من امور الدین والشرائع۔

تفسیر مدارک: من امور الدین والشرائع ومن خفیات الامور وضمائر القلوب۔
تفسیر خازن: وقیل علمک من علم الغیب مالم تکن تعلم وقیل معناو علمک من خفیات الامورو اطلعک علم ضمائر القلوب۔

ماقبل میں پیش کردہ تفسیروں سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شیر بیشہ اہل سنت کتنے عظیم مفسر ہیں اور ہمہ وقت کتنی تفاسیر پر ان کی عمیق نظر ہوتی ہے۔ شیر بیشہ اہل سنت کی یہی وہ قاہرانہ ضربیں ہیں جن سے گستاخان خدا اور سول کی کھوپڑیاں ہمیشہ لہولہان رہی ہیں۔ اور دلائل و براہین کی ایسی سیکڑوں مثالیں ہیں جو برجستہ طور پر میدان مناظرہ میں نازل ہونے سے حریف کی ہزیمت وشکست کا سبب بنتی رہی ہیں۔

حضرت شیر بیشہ اہل سنت اور تفقہ فی الدین:

احکام شرعیہ کے علم حاصل کرنے کو تفقہ فی الدین کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں اس کے متعلق یوں حکم موجود ہے کہ: فلو لانفر من کل فرقة منهم طائفة ليفقهوا في الدين۔ تو کیوں نہ کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اللہ عزوجل یہ نعمت عظمیٰ و کبریٰ اسی کو عطا کرتا ہے جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین۔ اللہ عزوجل نے سرکار شیر بیشہ اہل سنت کو اس نعمت سے بھر پور نوازا تھا۔ ایک فقیہہ کیلئے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ، سیر، معانی، بیان وغیرہ۔ ان میں مہارت کافی، ذہن صافی، نظر وافی، ان سب کے ساتھ شرط اعظم توفیق من اللہ حاصل تھی۔ اس اجمالی تقدیم میں سرکار شیر بیشہ اہل سنت کی تفقہ فی الدین کی بھی ایک اخصر جھلک پیش کرتے ہیں۔

اس وقت کو یاد کیجئے جب زیارت حرمین طیبین کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے جہاز میں منظور سنبھلی مناسک حج کے متعلق ایک مسئلہ لے کر آیا اور کہا کیا اعلیٰ حضرت نے مناسک حج میں کوئی رسالہ تحریر فرمایا ہے؟ شیر بیشہ سُنت نے فرمایا جی ہاں اس کا تاریخی نام "انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ" ہے۔ منظور نے کہا، اعلیٰ حضرت نے ہندیوں کے لئے احرام باندھنا کہاں سے لکھا ہے؟ حضرت شیر بیشہ اہل سنت نے فرمایا محاذات یلملم سے۔ جیسا کہ تمام فقہاء نے فرمایا۔ منظور نے کہا مگر ملا علی قاری نے تو لکھا ہے کہ جو حاجی میقات سے نہ گزرے وہ جدہ سے احرام باندھے؟

شیر بیشہ اہل سنت: مگر ہم ملا علی قاری کے مقلد نہیں ہیں تمام ائمہ حنفیہ کی تصریحات کے خلاف ایک اکیلے ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کا تفرد ہم کیوں کر تسلیم کر سکتے ہیں؟ ملا علی قاری تو ملا علی قاری، ہم تو ائمہ مذہب کے نصوص کے مقابل امام ابن ہمام بلکہ امام طحاوی کے تفردات کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔

منظور: مگر یلملم تو جہاز سے ہم کو نظر نہیں آتا پھر اس کی محاذات ہم کو کیوں کر معلوم ہو؟

شیر بیشہ اہل سنت: جہاز والے اطلاع دیتے ہیں۔

منظور: جہاز والوں کو یلملم دِکھائی نہیں دیتا پھر ان کا کہنا کیونکر معتبر؟

شیر بیشہ اہل سنت: ان کے سامنے نقشہ، قطب نما، گھڑی، تینوں چیزیں بالکل صحیح ہوتی ہیں۔ نقشے کا قطب نما کا اور گھڑی کا اعتبار نہ کیا جائے تو جہاز کا سفر ہی دشوار ہو جائے۔ کہیں کا کہیں چلا جائے۔

منظور: مگر جہاز والے تو کافر ہوتے ہیں پھر ان کی خبر کیونکر معتبر؟

شیر بیشہ اہل سنت: دیانات میں معتبر نہیں امور دنیا میں تو معتبر ہے، جیسا کہ کتب فقہیہ میں مصرح ہے کہ **خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لافی الدیانات۔**

منظور: مگر احرام باندھنا تو امور دینیہ سے ہے؟

شیر بیشہ اہل سنت: احرام باندھنا ضرور امور دینیہ سے ہے لیکن جہاز کا یلملم کے محاذی آجانا تو ایک دنیاوی خبر ہے۔

حضرت شیر بیشہ اہل سنت اور تصنیفات و تالیفات:

سرکار شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے مسلسل مناظروں میں مشغول رہنے کے بعد بھی نکایت اعداء وحمایت شرع متین کی غرض اہم سے تصنیفات و تالیفات کے لئے بھی وقت نکالا۔ اور فرقِ باطلہ وعاطلہ کے رد میں ایسی تصنیفات رفیعہ وعظیمہ و تالیفات جلیلہ قوم وملت کو دیں کہ آپ دیکھتے ہی پکار اُٹھیں گے۔

وہ سورج چھپ رہ گیا موجود ہے اُس کی کرن اب بھی
معطر حشمتی پھولوں سے ہے باغ سُنن اب بھی

جب جب جس فتنے نے سر اُٹھایا خواہ وہ دیوبندیوں کی طرف سے یا صلحکلی مولویوں کی طرف سے، سرکار مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہل سنت نے تقریراً و تحریراً دونوں کا رد بلیغ فرمایا۔ اور متلاشیان راہ حق

کوصراط مستقیم کی رہبری فرمائی۔انھیں تصنیفات قاہرہ وتحریرات باہرہ میں سے کچھ کا تذکرہ کرتے ہیں:

(۱) جس وقت تھانوی نے حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارات سے متعلق مسلمانوں کومغالطہ میں ڈالنے کے لئے ایک تحریر''تغییر العنوان'' کے نام سے شائع کرائی۔سرکارشیر بیشۂ اہل سنت نے اس کے رد میں''قہرواجدیان برہمشیر بسط البنان'' لکھ کراس کے مغالطہ کوھباء منثوراً کردیا۔

(۲) جب''حسام الحرمین'' شریف کی قاہرانہ ضربوں سے وہابی دیوبندی زخمی ہوگئے توحسام الحرمین شریف سے متعلق یہ افواہ پھیلائی کہ عرب شریف کے علماء اردوزبان سے واقف نہیں ہیں۔حرمین شریفین میں توعربی زبان بولی اورلکھی جاتی ہے۔لہٰذااعلیٰ حضرت نے جواستفتاء علمائے حرمین کی بارگاہ میں پیش کیااس کا جواب علمائے حرمین نے دے دیا۔وہابیوں دیوبندیوں کے اس عیارانہ مکروفریب کےتابوت میں آخری کیل ٹھونکتے ہوئے سرکارشیر بیشۂ اہل سنت نے'' الصوارم الهندیه علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ''تحریرفرمائی اورغیرمنقسم ہندوستان کے دورودراز خطوں سے دوسواڑسٹھ علمائے کرام ومفتیان عظام کی تائیدات وتصدیقات حاصل کرکے شائع فرمادیں۔

(۳) اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی اورآپ کی نہایت عظیم اوریادگاری تصنیف جس کا نام ''رادالمهندعلی النهیق الا نبیٹھی المفند '' ہے۔جس میں آپ کی شان رہبری کے جلوے نمایاں طورپرنظرآتے ہیں۔وہابیوں دیوبندیوں کے بہت بڑے پیشواومقتدامولوی خلیل احمدانبہٹوی نے حسام الحرمین شریف کے خلاف ایک کتاب بنام''المہند علی المفند'' شائع کی۔اسی المہند کے رد میں حضور شیربیشۂ اہل سنت مظہراعلیٰ حضرت نے''رادالمہند''تصنیف فرمائی۔جس میں مولوی خلیل احمدانبہٹوی کی مکاریوں عیاریوں چالبازیوں کی وہ دھجیاں بکھیریں ہیں جن کوپڑھ کرآپ حیران ہوجائیں گے۔اورایمان میں تازگی آجائے گی۔

(۴) جب دیوبندیوں نے منظورسنبھلی کے نام سے''سیف یمانی'' نام کی ایک کتاب شائع کی جس میں مکروفریب کاسہارالیتے ہوئے دیوبندیوں نےعوام مسلمین کوگمراہ کرناچاہاتوسرکارشیر بیشۂ اہل سنت نے اُس کے رد میں''سیف خداوندی بردبردوہابی دیوبندی'' کے نام سے ایک مفصل ومدلل کتاب قوم کوعطافرماکراسلامیان ہند کی رہبری کاحق ادافرمایا۔

(۵) مسلم لیگ کافتنہ رونماہوااوریہ ایساخطرناک فتنہ تھاجس کاسامناکرناہرایک کے بس کاکام نہ تھا

یہ وہی کر سکتا تھا جس کی پشت پناہی تائید ربانی کر رہی ہو۔ اور روح القدس سے جس کی مدد ہو رہی ہو۔ کیوں کہ ماقبل احقاق حق اور ابطال باطل کا جو جلوہ آپ نے دیکھا وہ دیوبندیوں وہابیوں کے مقابلے میں تھا۔ مگر اب مرتدین کے مقابلے میں نہیں بلکہ اہل سنت کے اکابر کہلانے والوں کے مقابلے میں احقاق حق اور ابطال باطل کا مسئلہ تھا۔ کل سامنے اشرفعلی تھانوی تھا، آج سامنے علمبردارِ اہل سنت کہلانے والے ہیں۔ کل سامنے رشید گنگوہی تھا اور آج گروہ اہل سنت کے مقتدا اور رہبر کہلانے والے سامنے ہیں۔ مگر واہ رے مظہر اعلیٰ حضرت! تا قیام قیامت اللہ آپ کی قبر پر رحمت و نور کی بارش فرمائے، بلا خوف لومۃ لائم، ساتھی و معاون کی پرواہ کئے بغیر اس مرد مجاہد نے وہ کام کیا جو ایک عالم دین کا فرض مذہبی و کارِ منصبی و بجا آوری حکم خدا اور رسول ہوتا ہے۔ یعنی ''ستر باادب سوالات دینیہ ایمانیہ'' اور ''مظاہر الحق الاجلیٰ'' اور ''اجمل انوار الرضا'' جیسی کتابیں لکھ کر مسلم لیگ کا رد بلیغ فرمایا۔ اور احقاق حق اور ابطال باطل کا وہ جلوہ دکھایا کہ رہتی دنیا انہیں یاد رکھے گی۔ احقاق حق اور ابطال باطل کے اسی جذبے اور ولولے کو دیکھ کر شارح بخاری تحریر فرماتے ہیں کہ:

''جس بات کو انہوں نے حق جانا اس کے اعلان اور جسے باطل جانا اُس کے رد و ابطال میں کبھی انھوں نے اس کی پرواہ نہ کی کہ میرا ساتھی کوئی اور ہے یا نہیں، شیر نیستاں کی طرح یکا و تنہا دہاڑتے گرجتے اور ایوان باطل میں تہلکہ ڈالتے رہے۔ ساتھی کی پرواہ کیا کرتے! موذی کی ایذا رسانی، حاسدین کی ریشہ دوانی، ملامت گروں کی شدید ملامت نے بھی کبھی ان کے قدم میں نہ ادنیٰ لرزش پیدا کی اور نہ بود یہ کنایہ ابہام آنے دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت شیر بیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت اس شعر کے مصداق حقیقی تھے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے''۔

گفتگو آپ کی تصانیف مبارکہ سے متعلق چل رہی تھی۔ مذکورہ تصانیف کے علاوہ آپ کی اور بھی متعدد بے شمار عظیم اور معرکۃ الآرا کتب و تصانیف و تحریرات منظر عام پر آئیں۔ جن کا اس مختصر مضمون میں احاطہ کرنا موجب تطویل ہوگا۔ غرضیکہ جس وقت جو بھی فتنہ اُٹھا آپ نے اس وقت اس فتنہ کا تقریراً تحریراً شدید تعاقب فرمایا۔ اور ان فتنوں کا سد باب کیا۔ آمدم بر سرِ مطلب!

مسلم لیگ کے فتنے کے بعد سیرت کمیٹی کے فتنے نے جنم لیا۔ جن کے بانیوں اور ماننے والوں کے نظریات وخیالات اور جن کا مقصد خاص ہندو مسلم اتحاد، اور کفار ومشرکین سے دلی محبت، موالات قائم کرنا، مسلمانوں کو ہندوؤں کا مطیع ومنقاد وغلام بنانا، محرمات شرعیہ کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا وغیرہ تھا۔ سیرت کمیٹی اپنے ان خیالات فاسدہ کو بڑے شدومد سے پھیلا رہی تھی۔ سرکار شیر بیشۂ اہل سنت نے اپنے فرض منصبی کا مکمل احساس کرتے ہوئے قلم اُٹھایا۔ اور زیر نظر کتاب ''رازِ سیرت کمیٹی'' تحریر فرما کر انھیں حجارة من سجیل اور کعصفٍ مأکول کا مزہ چکھا دیا۔ سیرت کمیٹی سرکار شیر بیشۂ اہل سنت کے دور میں ایسے ہی تھی جیسے اعلیٰ حضرت کی حیات مبارکہ میں خلافت کمیٹی تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت سرکار قدس سرہٗ خلافت کمیٹی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''مشرکوں سے وداد واتحاد قطعی حرام اور ان سے اخلاص دلی قطعی کفر ہے۔ قال تعالیٰ ترىٰ كثيراً منهم يتولون الذين كفروا لبئس ماقدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم وفى العذاب هم خٰلدون ولو كانوا يؤمنون بالله والنبى ومآ انزل اليه مااتخذوهم اولياء ولكن كثيرا منهم فٰسقون ☆ تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور انھیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہوگا۔ اور اگر اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد وو داد، محبت وموالات نہ مناتے۔ مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمان الٰہی سے نکلے ہوئے ہیں''۔

یہ اعلیٰ حضرت سرکار نے خلافت کمیٹی کے متعلق قرآن پاک کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے۔ اب سیرت کمیٹی کے متعلق مظہر اعلیٰ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں زیر نظر کتاب ''رازِ سیرت کمیٹی'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز سیرت کمیٹی اور خلافت کمیٹی میں کیسی یکسانیت ہے؟ ذرا دیکھئے!

''سیرت کمیٹی درحقیقت خباثت کمیٹی اور حسب فرمان شریعت مطہرہ ضلالت کمیٹی اور بحکم قرآن عظیم لعنت کمیٹی اور بلحاظ نتیجہ ردّت کمیٹی اور عندالتحقیق اپنے چہیتے ماں باپ خلافت کمیٹی وندوہ کی لاڈلی بیٹی ہے۔ اُس کا مقصدِ وحید خود اُسی کی زبانی سنئے۔ ضمیمہ اخبار ''ایمان''، نمبر ۱۶ جلد ۳ بابت جولائی ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۲ و ۳ پر ہے:

"تحریک یوم النبی کا پروگرام یہ ہے ۱۲ربیع الاول کو تمام دنیا کے شہروں میں عظیم الشان جلوس نکالے جائیں اور شاندار جلسے کئے جائیں۔ تمام فرزندان اسلام اپنے مذہبی سیاسی ذاتی اور مقامی اختلاف کو ترک کر کے اپنے آقا و مولیٰ کے احترام میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں...............اور جلسوں کی کامیابی کا واحد معیار یہ ہے کہ حاکم ومحکوم اچھوت و برہمن رنگ ونسل اور ملک وزبان کی تمام تفریق وتمیز اٹھادی جائے اور تمام قومیں اخوت اور مساوات کے دعوے سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور سیرتِ نبوی پر تقریریں کریں"۔

مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سُنت نے سیرت کمیٹی کی اس عبارت ملعونہ کو نقل کرنے کے بعد جو ردبلیغ اور احقاق حق او رابطال باطل کا جو فرض منصبی ادا کیا وہ قابل دید ہے۔ شیر سنت نے جو فرمایا اس کا مختصر طور پر ماحصل یہ ہے کہ سیرت کمیٹی کے ان جلسوں کا صرف یہی مقصود ہے کہ وہابیہ دیابنہ جنھوں نے سرکار کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہہ دی، جنھوں نے سرکار کے علم پاک کو شیطان کے علم سے کم بتایا، جنھوں نے خاتم النبیین کے معنیٰ کی تحریف کی، جنھوں نے نے خدا کو جھوٹا کہا، روافض جن کا کفری عقیدہ یہ کہ قرآن عظیم ناقص ہے اہل بیت انبیاء سے افضل ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب بتانے کے بعد اب دیکھئے کیا لکھتے ہیں۔ خاص شیر سنت کے الفاظ ملاحظہ کریں:

"الغرض سب مرتدین وکفارِ ملاعنہ جو مدعیان اسلام ہیں اور مسلمانان اہل سنت جو بحمد اللہ تعالیٰ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب اپنے جملہ مذہبی اختلافات کو بھول جائیں اور باہم سب مل کر ایک ہوجائیں۔ اسی خبیث عبارت میں کیسا واشگاف کہا کہ سیرت کمیٹی کے ان جلسوں میں مسلمان اور ہندو بھنگی اور چمار سب اس طرح جمع ہوں کہ باہم کچھ فرق اور پہچان نہ رہے۔ اور صورت وشکل ولباس کے اعتبار سے کچھ بھی پتہ نہ چلے کہ کون مسلمان ہے کون ہندو۔ اہل جلسہ امتیاز نہ کرسکیں کہ سیرت کمیٹی کا لیڈر ہے یا چمار"۔

سیرت کمیٹی کا مقصد بیان کرنے کے بعد اس پر حکم شرعی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اور بحکم شریعت مطہرہ یہ باتیں سخت اشد حرام وگناہ وناجائز ہیں انکا مرتکب فاسق وفاجر اشد گنہگار مستحق غضب جبار ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے **ولا ترکنوا الی الذین ظلموا**

فتمسکم النار اورتم ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور رب فرماتا ہے ومن یتولھم منکم فانہٗ منھم یعنی اورتم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو بیشک وہ انہیں میں سے ہے"۔

اب اس کتاب مستطاب پر مزید کیا تبصرہ کیا جائے۔ بس یوں سمجھئے کہ علم وفضل کا ایک آفتاب جلوہ نما ہے۔ جس کے انوار وتجلیات سے کتنے حامیان اسلام مثل ماہ ونجوم روشن وتابناک ہوتے ہیں تو کتنے کفار ومرتدین مثل حشرات الارض جل جل کر بھُن بھُن کر دم توڑ رہے ہیں اور توڑتے رہیں گے۔

لھم فی الدنیا خزیٌ ولھم فی الاٰخرۃ عذاب الیمٌ☆ واٰخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین۔

فقط فقیر محمد عبدالرحمٰن قادری غفرلہٗ
خادم الافتاء والتدریس الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم
پوسٹ بنگوا ضلع گونڈہ یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہمارے شہر پور بندر میں سیرت کمیٹی کا وفد آیا تھا۔ اُس کا دعویٰ ہے کہ ہماری کمیٹی میں اسلام کے سب دعویدار جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ شامل ہو سکتے ہیں۔ بعد ازاں یوں سننے میں آیا کہ ہندو نصاریٰ و پارسی اور سکھ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ تو اُن کے کہنے پر یہاں کے عام لوگوں میں سے بہت ممبر بنے اور ساتھ ہی تمام مسجدوں کے امام بھی ممبر بن گئے۔ تو اب عرض یہ ہے کہ:

(۱) سیرت کمیٹی کیسی ہے اور اس کا عقیدہ کیا ہے؟

(۲) کیا مسلمان اس میں شامل ہو سکتے ہیں اور اس کے ممبر بن سکتے ہیں؟

(۳) اگر اس میں شامل ہونا ناجائز ہو تو جو شامل ہو گئے ہیں اُن کے لئے کیا حکم شرع ہے؟

(۴) جو امام لوگ اس میں شامل ہوئے تھے اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ہم شمولیت سے نکل گئے ہیں کیا اُن پر اعتماد کرنا جائز ہے؟ اور اُن کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

(۵) مسلمانوں کو لازم ہے یا نہیں کہ سیرت کمیٹی اور اُس کی تبلیغ کی کھُلم کھُلا مخالفت کریں اور خود اُس سے دور رہیں؟

بینوا بالکتاب تؤجروا اجرا موفورا بغیر حساب

المستفتین:

مسلمانان اہل سنت وجماعت پور بندر۔ کاٹھیاواڑ۔

بمعرفت مولٰینا عمر ابوبکر صاحب قادری رضوی مجددی کھتری دامت فیوضہم

ساکن محلّہ پنج ہٹری پور بندر کاٹھیاواڑ

الجواب:

رب انی اعوذ بک من همزات الشیطین☆ واعوذ بک رب ان یحضرون ☆اللهم لک الحمد سرمدا☆ صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک الکریم واٰله ابدا☆ اللّٰهُمَّ جنّبنا من شعوب الضلال والهویٰ وارشدنا الی طریق الحق والهدی☆ اٰمین اله الحق اٰمین☆

جواب سوال اول

سیرت کمیٹی درحقیقت خباثت کمیٹی اور حسب فرمان شریعت مطہرہ ضلالت کمیٹی اور بحکم قرآن عظیم لعنت کمیٹی اور بلحاظ نتیجہ ردّت کمیٹی اور عندالتحقیق اپنے چہیتے ماں باپ خلافت کمیٹی وندوہ کی لاڈلی بیٹی ہے۔اُس کا مقصدِ وحید خود اُسی کی زبان سے سنئے۔ضمیمہ اخبار ''ایمان'' نمبر ۱۶ جلد ۳ بابت جولائی ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۲و۳ پر ہے:

'' تحریک یوم النبی کا پروگرام یہ ہے ۱۲ ربیع الاول کو تمام دنیا کے شہروں میں عظیم الشان جلوس نکالے جائیں اور شاندار جلسے کئے جائیں۔تمام فرزندان اسلام اپنے مذہبی سیاسی ذاتی اور مقامی اختلاف کو ترک کر کے اپنے آقا و مولیٰ کے احترام میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور ایک نبی اور ایک امت کا نظارہ پیش کریں۔جلسوں کے ذریعے سے تمام اقوام عالم کے سامنے پیغمبر اسلام کی سیرت تعلیم اور تاریخ کی نمائندگی اور ترجمانی کی جائے ہر مقام کے جلسے سادگی فیاضی عظمت اور سکون وقار میں حضرت رحمۃ للعالمین کی پاک شخصیت کے شایانِ شان ہوں۔ان جلسوں کی کامیابی کا واحد معیار یہ ہے کہ اُن میں حاکم ومحکوم اچھوت و برہمن رنگ ونسل اور ملک وزبان کی تمام تفریق وتمیز اٹھادی جائے اور تمام قومیں اخوت اور مساوات کے دعوے سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور سیرتِ نبوی پر تقریریں کریں''۔

اس ناپاک عبارت میں کیسا صاف کہا کہ سیرت کمیٹی کے ان جلسوں کا صرف یہی مقصد ہے کہ وہابیۂ دیوبندیہ جن کے عقائد کفریہ میں یہ خباثتیں شامل ہیں کہ:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جملہ غیبوں کا علم نہیں البتہ بعض غیبوں کا علم ضرور ہے۔مگر اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی صفحہ ۸)

شیطان وملک الموت کے علم کا وسیع ہونا تو نص یعنی آیت وحدیث سے ثابت ہے مگر حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم کا وسیع ہونا کسی نص یعنی کسی آیت کسی حدیث سے ثابت نہیں،شیطان وملک الموت کے علم کو وسیع ماننے والا تو مسلمان ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم مبارک

کو وسیع ماننے والا ایسا مشرک و کافر ہے کہ اُس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔ ---

(براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی ورشید احمد گنگوہی صفحہ ۵۱)

خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھنا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو نا سمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بالذات نبی اور دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بالعرض نبی ہیں۔

(تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۳)

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد بھی اگر اور نئے نبی پیدا ہوں تو بھی حضور علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں پڑے گا۔

(تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۲۸)

اللہ عزوجل سبحٰنہٗ وتعالیٰ جھوٹ بول چکا وقوع کذب باری تعالیٰ کے معنی درست ہو گئے۔

(فوٹوئے فتاوای رشید احمد گنگوہی)

اور روافض جن کا کفری عقیدہ یہ ہے کہ قرآن عظیم ناقص ہے اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہیں اور مرزائیہ قادیانیہ جن کا کفری اعتقاد یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی و رسول تھا۔ اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سب مسمریزم کے کرشمے اور عمل الترب کے شعبدے تھے۔

اور نیچریہ جن کا الحادی عقیدہ یہ ہے کہ جنت و نار و ملک وحور وغلمان وآسمان وسدرۃ المنتہیٰ وعرش و کرسی ولوح وقلم وجبریل میکائیل کسی چیز کا وجود خارجی نہیں۔ قرآن پاک خدا کا کلام نہیں بلکہ قلبی جوش کے وقت پیغمبر کے جو خیالات اُس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں اُنہیں کا نام وحی الٰہی و کلام ربانی رکھ لیا گیا ہے۔

(تفسیر القرآن سید احمد خاں کولی مرتد علی گڈھی صفحہ ۲۹، ۴۰ و ۴۶)

اور چکڑالویہ جن کا ارتدادی مذہب یہ ہے کہ تمام حدیثیں ردی کے ٹوکرے میں پھینک دینے کے قابل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اطاعت اور حضور کا اتباع جائز نہیں صرف قرآن کریم ہی کا مطلب جو کچھ اپنی سمجھ میں آئے بس اُسی پر عمل کر لینا کافی ہے۔ (معاذ اللہ رب العلمین)۔

الغرض سب مرتدین وکفار وملاعنہ جومدعیان اسلام ہیں اور مسلمانانِ اہل سنت جو بحمدہٖ تعالیٰ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب اپنے اپنے جملہ مذہبی اختلافات کو بھول جائیں اور باہم سب مل کر ایک ہو جائیں۔

اِسی خبیث عبارت میں کیسا واشگاف کہا کہ سیرت کمیٹی کے ان جلسوں میں مسلمانوں اور ہندو بھنگی اور چمار سب اس طرح جمع ہوں کہ باہم کچھ فرق اور پہچان باقی نہ رہے۔ اور صورت وشکل ولباس کے اعتبار سے کچھ بھی پتہ نہ چلے کہ کون مسلمان ہے کون ہندو۔ حاضرین پہچان نہ سکیں کہ سیرت کمیٹی کا مولوی ہے یا بھنگی۔ اہل جلسہ امتیاز نہ کر سکیں کہ سیرت کمیٹی کا لیڈر ہے یا چمار۔

اور بحکم شریعت مطہرہ یہ دونوں باتیں سخت اشد حرام وگناہ وناجائز ہیں۔ ان کا مرتکب فاسق و فاجر اشد گنہگار مستحق غضب جبار مورد لعنتِ کردگار لائق قہر قہار وسزاوارِ نار ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ○	یعنی اور تم ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ:

ومن یتولھم منکم فانہ منھم	یعنی اور تم میں سے جو کوئی اُن سے دوستی رکھے

گا تو بیشک وہ اُنہیں میں سے ہے اُنھیں کی طرح کافر وبد مذہب ہے۔

اور فرماتا ہے رب عزوجل:

یآ یھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم و الکفار اولیآء واتقوا اللہ ان کنتم موٴمنین ○	یعنی اے ایمان والو! جنھوں نے تمہارے...... دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر اُن میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اگر ایمان رکھتے ہو۔

غرض یہ کہ قرآن عظیم کی بکثرت آیات مبارکہ آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر فرما رہی ہیں کہ بد مذہبوں بے دینوں کافروں مرتدوں کے ساتھ دوستی ومحبت حرام اور سخت ترین حرام ہے۔ پھر دوستی ومحبت مذہبی اختلاف کے منافی نہیں۔ سیرت کمیٹی تو بحکم: مصرع ''قدم فسق پیشتر بہتر'' اس کفر پر

بھی ترقی کر کے کھُلا ہوا کفر بکتی اور مسلمانوں کو کفر صریح سکھاتی ہے۔ پُر ظاہر کہ کمیٹی کی عبارت مذکورہ میں مذہبی اختلافات کو ترک کرنے سے یہ مراد نہیں کہ اختلاف سے باز آجائیں کیونکہ اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ مرتدین ومبتدعین اپنے اپنے کفریاتِ نجسہ اور ضلالاتِ خبیثہ سے باز آجائیں۔ یعنی ضروریاتِ دین و ضروریاتِ مذہب اہل سنت کا انکار ترک کر کے اُن پر ایمان لے آئیں اور اہل سنت اپنے عقائد حقہ سے باز آجائیں۔ یعنی ضروریاتِ دین ومذہب اہل سنت پر ایمان کو ترک کر کے اُن کے منکر بن جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ مفہوم کھُلا ہوا کفر وارتداد ہونے کے علاوہ خود سیرت کمیٹی کے مقصد کے خلاف ہے۔ سیرت کمیٹی تو حق وضلالت اور اسلام وکفر اور مسلمین وکفار سب کو باہم ملانے اور ان کے درمیان گھال میل کرانے کے لئے اُٹھی ہے۔ پھر اگر جملہ مبتدعین سُنی ہوجائیں اور تمام مرتدین ایمان لے آئیں مگر سیرت کمیٹی سے بپتسما پاکر معاذ اللہ اہل سنت سب کے سب بدمذہب اور جمیع اہل اسلام مرتد ہوجائیں تو سیرت کمیٹی کا مقصد کیونکر پورا ہو سکے گا۔ اختلاف تو پھر بھی باقی ہی رہے گا۔ لاجرم اس لفظ سے سیرت کمیٹی کا مقصود یہی ہے کہ یہ اختلافات باقی تو رہیں مگر ۱۲ ربیع الاول شریف کو کسی فرقے کے لوگ ان سب اختلافات میں سے کسی کا تذکرہ نہ کریں۔ ان کا ذکر نہ چھیڑیں اور سیرت کمیٹی کے جلسوں میں جس قدر حاضرین ہوں اُن سب کو یہ باور کرادیں کہ یہ سب فرقے آپس میں باہم بالکل ایک ہیں۔ یہ سب لوگ مسلمان اور ایک ہی نبی کی امت ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور شک نہیں کہ مرتدین ومنکرین ضروریاتِ دین کو مسلمان بتانا خود کفر صریح اور اس کا مرتکب کھُلا ہوا مرتد فضیح ہے۔ یہ مسئلہ اجلی بدیہیاتِ اسلامیہ وروشن ترین ضروریاتِ دینیہ میں سے ہے۔ اور مسائل ضروریہ دینیہ اسلام میں ایسی بداہتِ واضحہ جلیہ کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں جن کا خصوصی جزئیہ قرآن عظیم یا حدیث شریف سے پیش کرنے کی حاجت نہیں۔ لیکن یہ مسئلہ قرآن پاک کا بھی مصرحہ ہے۔ اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتٰب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھٰؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلا ○ اولٰئک الذین لعنھم	یعنی کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے

اللہ ومن یلعن اللہ فلن تجد لہٗ نصیرا ○	اللہ لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائے گا۔☆ (ترجمۂ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ بتُ شیطان پر ایمان لانے والا کافروں کو راہِ راست پر بتانے والا کافر وملعون ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بحکم شریعتِ مطہرہ جو شخص کافروں کو اپنا بھائی بتائے وہ منافق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

الم ترالی الذین نافقوا یقولون لاخوانھم الذین کفروا من اھل الکتٰب ○	یعنی کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں سے کہتے ہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے منافقوں کو کفار کا بھائی قرار دیا تو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم کرانا بحکم قرآن عظیم منافقت کی تعلیم دینا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اسی لئے کفار و مشرکین کو مسلمانوں کے ساتھ ہرگز مساوات نہیں ہوسکتی۔ ربِ قدوس جل جلالہٗ فرماتا ہے:

لایستوی اصحٰب النّار واصحٰب الجنّة اصحٰب الجنّة ھُمُ الفائزون ○	یعنی دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے (ترجمۂ رضویہ)☆

اور قدوس وسبوح جل شانہٗ فرماتا ہے:

ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار ○	یعنی کیا ہم اُنہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کی برابر ٹھہرادیں۔ (ترجمہ رضویہ)

اور رب کریم تعالیٰ شانہٗ فرماتا ہے:

وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ○ ولا الظلمٰت ولا النور ○ ولا الظل ولا الحرور ○ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ○	یعنی اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا اور نہ اندھیریاں اور اُجالا اور نہ سایہ اور تیز دھوپ اور برابر نہیں زندے اور مردے (ترجمہ رضویہ)

اور رب جلیل عز جلالہٗ فرماتا ہے:

ام حسب الذین اجترحوا السّیّاٰتِ ان نجعلھم کالذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰتِ سواء محیاھم ومماتھم ساء مایحکمون ○

یعنی جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں اُن جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اُن کی زندگی اور موت برابر ہو جائے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں (ترجمہ رضویہ)

اور واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے:

ومایستوی الاعمیٰ والبصیر والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰتِ ولا المسیء قلیلا ماتتذکرون ○

یعنی اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار کتنا کم دھیان کرتے ہو۔ (ترجمہ رضویہ)

تو کفار و مسلمین کے درمیان مساوات قائم کرنا خم ٹھونک کر واحد قہار جل جلالہٗ سے مُحاربہ کرنا، اُس کے کلامِ پاک کو جھٹلانا اور کھلا ہوا کفر وارتداد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اِنہیں آیاتِ مبارکہ سے وہ مسئلہ بھی کالشمس فی نصف النہار واضح وآشکار کہ کفار ومشرکین ومرتدین سب کو حق پر جاننے والا مرتد کافر وملعونِ واحدِ قہار۔ والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔

اسی طرح مؤمنین و مسلمین وکفار و مرتدین کے درمیان ہر طرح کی تفریق وتمیز اُٹھا دینا قرآن پاک کا مقابلہ کرنا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وماکان اللہ لیذر المؤمنین علی ماانتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیّب ○

یعنی اللہ مسلمانوں کو اِس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے۔ گندے کو ستھرے سے۔ (ترجمہ رُضویہ)

جس سیرت کمیٹی کا سنگِ بنیاد یہ کفر وارتداد ودہریت والحاد وکفار ومشرکین ومنافقین ومرتدین کے ساتھ گھال میل اور اتحاد ہے اُس کی تمام تر کارروائیاں مخالف شریعت ومنافی اسلام ہی ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ والذی خبث لایخرج الانکدا۔

خشتِ اول چوں نہد معمار کج | تاثریا می رود دیوار کج

سیرت کمیٹی کے اِسی بنیادی کفر وارتداد وزندقہ والحاد کا نتیجہ ہے کہ اس کمیٹی کی طرف سے جو متعدد

رسائل شائع ہوئے اُن میں بکثرت کفریات وضلالات واقع ہوئے۔مثلاً اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ولولادفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع وصلوٰت ومسٰجد يذكر فيهااسم الله كثيرا ولينصرن الله من ينصرهٗ ان الله لقوى عزيز ○

یعنی اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اُس کی جو دین کی مدد کرے گا بیشک ضرور اللہ قوت والا غالب ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

مقصود تو اس آیتِ کریمہ کا یہ ہے کہ کفار و مشرکین پر جہاد اور اعدائے اسلام کے ساتھ قتال کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہر شریعت میں جہاد کا حکم رہا ہے۔تمام تفاسیر میں اس آیت مبارکہ کا یہی مفاد بیان فرمایا ہے۔چنانچہ حضرت علامہ عارف باللہ شیخ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

والمعنى لولادفع الله الكافرين بالمؤمنين موجود لهدم فى زمن موسىٰ الكنائس التى كانوا...يصلون فيهافى شرعه وفى زمن عيسى الصوامع والبيع وفى زمن نبيناالمساجد وهذاالدفع حين كانواعلى الحق قبل التحريف والنسخ وامامن يوم بعث الله محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اٰله وسلم فقدبطل كل دين يخالف دينه قال الله تعالىٰ ومن يتبع غيرالاسلام دينافلن يقبل منه وهوفى الاخرة من الخٰسرين ☆فالمعنى لولاعزالاسلام وقوة شوكته ماعبدالله فى اى زمن۔

یعنی اس آیت کریمہ کے یہی معنی ہیں کہ اگر اللہ عزوجل ہر زمانے میں کافروں کو مومنوں سے دفع نہ فرماتا رہتا تو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں وہ عبادت خانے ڈھادیئے جاتے جن میں اُن کی امت کے لوگ اُن کی شریعت کے زمانے میں نمازیں پڑھتے تھے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت کے زمانے میں گرجے اور کلیسے ڈھادیئے جاتے اور ہمارے نبی اکرم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں مسجدیں ڈھادی جاتیں۔اور یہ مدافعت اس وقت تک تھی جب تک وہ لوگ حق پر تھے کہ نہ اُن کی شریعت میں تحریف ہونے پائی تھی نہ اُن کی شریعت منسوخ ہوئی تھی۔لیکن جس دن سے کہ اللہ عزوجل

نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ہر ایک دین جو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دین پاک کے مخالف ہے باطل ہو گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

(ترجمہ رضویہ)

تو اس آیت کریمہ کا مقصد یہی ہے کہ اگر اسلام کی عزت وقوت وشوکت نہ ہوتی تو کسی زمانے میں بھی اللہ عزوجل کی عبادت نہ کی جاتی۔ اس تفسیر کی بنا پر ثابت ہوا کہ اب ہماری شریعت مطہرہ میں نصاری کے گرجوں کلیسوں یہود کے صومعوں کی حفاظت کرنا جائز نہیں کیونکہ اُن کی شریعتیں منسوخ ومُحرّف ہو چکیں۔ اب تو صرف مسجدوں ہی کی حفاظت کی جائے گی۔

مگر ناپاک سیرت کمیٹی اسی آیتِ کریمہ کا من گڑھت ترجمہ لکھ کر اپنی ''تقریر سیرت'' مطبوع ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر کے صفحہ ۱۰ پر لکھتی ہے:

''مسلمان صرف مسجدوں کا ہی محافظ نہیں ہے بلکہ وہ ہر مندر ہر ہیکل اور کلیسا کا جہاں اللہ کا نام لیا جائے ویسا ہی محافظ ہے یہ مسلمان کے لئے مذہبی اور قرآنی فرض ہے کہ اگر کوئی ایسی عبادت گاہ ظلم اور جبر سے تباہ کی جارہی ہو تو وہ اپنا خون بہا کر اُس کی حفاظت کرے''۔

اس ناپاک عبارت میں مسلمانوں پر یہ مذہبی اور قرآنی فرض بتایا کہ وہ مندروں گرجاؤں پر اپنے خونوں کی بھینٹ چڑھائیں، جس مندر جس گرجا میں اللہ کا نام لیا جائے اگرچہ اسی طرح کہ برہما بشن مہادیو رامچند رکرشن یہ سب خدا کے اوتار ہیں۔ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں اُس مندر اور گرجا کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں دے دینا مسلمانوں پر مذہبی وقرآنی فرض بتا دیا۔ اس سے بڑھ کر کفر وکفار کی محبت شرک ومشرکین کی حمایت اسلام وقرآن کی مخالفت اللہ عزوجل سے محاربت حضور پُر نور رسول اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مُشاقّت اور توحید سے کھلی ہوئی بیزاری ونفرت وعداوت اور کافری ورِدّت اور کیا ہوگی؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون || یعنی اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ

الدین کلہ للہ فان انتھوا فان اللہ بمایعملون بصیر ○

رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اس آیت کریمہ نے اہل استطاعت سلاطین اسلام پر کفار سے لڑنا اُس وقت تک فرض فرمایا جب تک کفر بالکل مٹ نہ جائے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ واعلموا ان اللہ مع المتقین ○

یعنی اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں۔ اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اس آیتِ کریمہ نے صاف فرمادیا کہ مشرک جب تک مشرک ہے اُس کے ساتھ جہاد وقتال مسلمان پر بشرط استطاعت وبقدر قدرت فرض ہے (اور ظاہر ہے کہ جہاد پر قدرت مشرکین سے بزور شمشیر لڑنے کی استطاعت سلاطین اسلام ہی کو حاصل ہے) پھر مشرکوں کا شرک وہی تو ہے جو وہ اپنے مندروں شوالوں میں عبادت کے نام سے کرتے ہیں۔

اہل اسلام ملاحظہ فرمائیں جس چیز کو اپنے خون بہا کر مٹانا قرآن ورحمٰن مسلمانوں پر فرض کرتا ہے یہ ناپاک سیرت کمیٹی مسلمانوں پر اُسی چیز کو اپنے خون بہا کر قائم وباقی رکھنا مذہبی وقرآنی فرض بتا رہی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ و لا بالیوم الاخر ولایحرمون ماحرم اللہ ورسولہٗ ولایدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتٰب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون ○ وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم یضاھؤن قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یؤفکون ○

یعنی لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور یہ باتیں وہ اپنے منھ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ

اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔(ترجمہ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے صاف ارشاد فرمادیا کہ یہود ونصاریٰ سے ارباب استطاعت سلاطین اسلام اس لئے لڑیں کہ وہ عزیر وعیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔یہی اُن کا کفر ہے اگر وہ ہر سال ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کریں تو اُنہیں چھوڑ دیا جائے۔یہود اپنے صومعوں میں نصاریٰ اپنے گرجوں میں جو عبادتیں کرتے ہیں اُن میں اپنے انھیں کفروں کو تو بکتے ہیں۔

اہل ایمان ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ واحد قہار جل جلالہ جس چیز کو مٹانے کے لئے مسلمانان اہل استطاعت پر یہ فرض کر رہا ہے کہ وہ اپنے خون بہادیں۔یہ ناپاک سیرت کمیٹی مسلمانوں پر مذہبی وقرآنی فرض بتارہی ہے کہ اُسی چیز کو باقی وجاری رکھنے کے لئے اپنے خون بہادیں۔ع:

''ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا''۔

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اُسی رسالہ''تقریر سیرت'' کے اِسی صفحہ ۱۰ پر یہ بدسیرت کمیٹی ایک آیت کریمہ''لا اکراہ فی الدین''اور اس کا منگھڑت ترجمہ''دین میں جبر کرنا جائز نہیں'' لکھ کر لکھتی ہے:

> ''قرآنی احکام کے مطابق مذہب کی اب یہ تعریف قرار پائی کہ سچا مذہب وہ ہے جو دوسرے مذاہب والوں پر جبر اور سختی کرنے کی بجائے اُن کی ہر طرح سے حفاظت کرے''۔

آیت کریمہ کا ترجمہ تو یہ ہے''کچھ زبردستی نہیں دین میں''(ترجمہ رضویہ)اس آیتِ مبارکہ میں تین صورتیں ہیں۔اول:یہ کہ کفار ومشرکین ومرتدین ومنافقین پر کسی قسم کی بھی شدت وغلظت جائز نہیں۔اس تقدیر پر یہ آیت مبارکہ آیت سیف سے منسوخ ہے۔دوم:یہ کہ مسلمان ہی ہوجانے کے لئے کفار پر جبر مت کرو بلکہ اگر وہ ہر سال ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کریں تو اُن کو اُن کے دین پر چھوڑ دو کمافی حاشیۃ العلامۃ الصاوی علی الجلالین۔سوم:یہ کہ بغیر تصدیق قلبی کے اگر کوئی کافر زبردستی اور جان کے خوف سے طوطے کی طرح محض زبانی کلمہ پڑھ لے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں۔تقدیرین اخیرین پر آیت کریمہ محکم ہے۔تو جس صورت میں آیتِ کریمہ سے کفار پر کسی قسم کی شدت وغلظت کا ناجائز ہونا مراد ہے اُس صورت میں آیت کریمہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے۔اور جن صورتوں میں آیت کریمہ محکم ہے اُن صورتوں میں آیت کریمہ سے کفار پر ہر طرح کی شدت وغلظت کی ناجوازی قطعاً ثابت نہیں۔مگر بدسیرت کمیٹی نے

کھلے لفظوں میں کہہ دیا کہ :

''جس دین میں دوسرے مذاہب والوں پر سختی کرنے کا حکم ہو وہ سچا دین نہیں ۔ بلکہ جھوٹا مذہب ہے''۔

اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو کافروں اور منافقوں پر سختی وغلظت فرمانے کا حکم دیا۔

(۱) اللہ عزوجل فرماتا ہے:

یـایهـاالـنـبـی جـاهـدالکفار والمنفقین واغلظ علیهم ○

یعنی اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور اُن پر سختی کرو (ترجمہ رُضویہ)

(۲) اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان بیان فرماتا ہے: فرماتا ہے عزجلالہٗ:

عزَّ مِن قائلٍ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماءبینهم ○

یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں اُن کے ساتھی کافروں پر سخت آپس میں نرم ہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

(۳) اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں اصحاب فوج ولشکر صاحبان استطاعت امراء وسلاطین اسلام کو حکم دیتا ہے۔ فرماتا ہے جل وعلا:

یـایهـاالذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم مـن الـکـفـار ولیـجـدوا فیـکـم غلظة ○

یعنی اے ایمان والو! جہاد کرو اُن کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ (ترجمہ رُضویہ)

(۴) اپنے محبوں اور محبوبوں کی مدح فرماتا ہے، فرماتا ہے سبحٰنہٗ وتعالیٰ:

یـایهـاالـذیـن اٰمنوا من یرتد منکم عن دینـه فسـوف یـاتـی الله بقوم یحبهم ویـحبـونـه اذلة عـلـی المؤمنین اعزة علی الکٰفرین یجاهـدون فی سبیل الله

یعنی اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ اللہ کی راہ

ولایخافون لومۃ لآئم ذلک فضل اللہ یؤ تیہ من یشاء واللہ واسع علیم ○

میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

(۵) فرماتا ہے عز جلالہٗ:

لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ الاان تتقوا منھم تقٰۃ ویحذر کم اللہ نفسہ والی اللہ المصیر ○

یعنی مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم اُن سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

(۶) فرماتا ہے عزّ شانہٗ:

یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم لایألونکم خبالا ودوا ما عنتم قدبدت البغضآء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قدبینا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون ○

یعنی اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے تمہارا تکلیف میں پڑنا اُن کی دلی آرزو ہے بیشک اُن کے مُنھ سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جو اُن کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے ہم نے تمہیں صاف نشانیاں بتادیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (ترجمۂ رضویہ)

(۷) فرماتا ہے عز اسمہٗ:

ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ واللہ خبیر بما تعلمون ○

یعنی کیا تم اس گمان میں ہو کہ یوہیں چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اور ابھی اللہ تعالیٰ نے پہچان نہ کرائی اُن کی جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا دوست نہ بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

(۸) فرماتا ہے جلّ ذکرہٗ:

یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی و

یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو

عدوکم اولیآء تلقون الیھم بالمودة وقد کفروابماجاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوابالله ربکم ان کنتم خرجتم جھادافی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودة واناا علم بمااخفیتم وماا علنتم ومن یفعله منکم فقدضلّ سواء السبیل ۃ

دوست نہ بناؤتم اُن سے محبت کرتے ہواوروہ حق کے منکر ہیں جوتمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کواور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگرتم نکلے ہومیری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کوتو اُن سے دوستی نہ کروتم اُنہیں محبت کا خفیہ پیام بھیجتے ہو اور میں خوب جانتاہوں جو چھپا اور جوظاہر کرو اورتم میں جس نے ایسا کیاوہ بیشک سیدھی راہ سے بہک گیا(ترجمۂ رضویہ)

(۹) فرماتاہے تعالیٰ شانہٗ:

قدکانت لکم اسوة حسنة فی ابراھیم والذین معه اذقالوالقومھم انابُرءٰ ؤ منکم ومـمّاتعبدون من دون الله کفرنابکم وبدابینناوبینکم العداوة والبعضاء ابداحتی تؤمنون بالله وحدهٗ

یعنی بیشک ابراہیم اوراُن کے ساتھ والوں میں تمہارے لئے پیروی کااچھانمونہ ہے جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہاہم بیزار ہیں تم سے اوراُن سب سے جن کوخداکے سواتم نے معبود بنارکھاہے ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اورتم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اورعداوت کھُل گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (ترجمہ رضویہ)

(۱۰) فرماتاہے تبارک وتعالیٰ:

یاایھاالذین اٰمنوالاتتولواقوماغضب الله علیھم☆

یعنی اے ایمان والواُن لوگوں سے دوستی نہ کروجن پراللہ کاغضب ہے(ترجمۂ رضویہ)

(۱۱) فرماتاہے جلّت الاؤہٗ:

الم ترالی الذین تولواقوماغضب الله علیھم ماھم منکم ولامنھم و یحلفون

یعنی کیاتم نے اُنہیں نہ دیکھاجوایسوں کے دوست ہوئے جن پراللہ کاغضب ہے وہ نہ تم

علی الکذب وھم یعلمون اعداللہ لھم عذاباً شدیداانھم سآء ماکانوایعملون ○

میں سے ہیں نہ اُن میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں اللہ نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ بہت ہی برا کام کرتے ہیں (ترجمہٗ رضویہ)

(۱۲) فرماتا ہے جلّت عظمتہٗ:

لعن الذین کفروامن بنیٓ اسرائیل علٰی لسان داؤدوعیسٰی ابن مریم ذلک بماعصواوکانوایعتدون ○ کانوالایتناھون عن منکرفعلوہ لبئس ماکانوایفعلون ☆تری کثیرا منھم یتولون الذین کفروالبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب ھم خٰلدون ○

یعنی لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر یہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا بدلہ ہے جو بُری بات کرتے اُس سے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرا کام کرتے تھے اُن میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اُنہوں نے اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا اُن پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (ترجمہ رضویہ)

(۱۳) فرماتا ہے تقدس وتعالٰی:

یایھاالذین اٰمنوالاتتخذوااٰبآء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوالکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظٰلمون ○

یعنی اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں سے دوستی نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور جو تم میں اُن سے دوستی کرے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں (ترجمہ رضویہ)

(۱۴) فرماتا ہے عزت عزتہٗ:

وماکان استغفارابراھیم لابیہ الاعن موعدۃ وعدھاایاہُ فلماتبین لہ انہ عدو للہ تبرأمنہ ان ابراھیم لاوّٰہ حلیم ○

یعنی ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدہ کے سبب جو ابراہیم نے اُس سے کیا تھا پھر جب اُنہیں

کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس سے تنکا توڑ دیا بیشک ابراہیم بہت دردِ دل والے متحمل ہیں۔

(ترجمہ رضویہ)

(۱۵) فرماتا ہے تقدس اسماؤہٗ:

ولاتصل علیٰ احدمنهم مات ابداً ولاتقم علی قبره انهم كفروابالله ورسوله وماتواوهم فسقون○

یعنی کبھی کافروں منافقوں کے کسی مردے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے (ترجمہ رضویہ)

(۱۶) فرماتا ہے عزّ مجدہٗ:

فلاتهنواوتدعوا الى السلم وانتم الاعلون والله معكم ولن يتركم اعمالكم○

یعنی کافروں سے لڑائی میں سستی نہ کرو۔ نہ اُن سے صلح چاہو اور تمہیں غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں خسارہ نہ دے گا۔ (ترجمہ رضویہ)

(۱۷) فرماتا ہے جل شانہٗ:

ولو كانوا يؤمنون بالله والنّبى وماأُنزِلَ إليه مااتخذوهم اولياء ولٰكن كثيرا منهم فٰسقون○

یعنی اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور ان نبی پر اور اُس پر جو اُن کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر اُن میں تو بہتیرے فاسق ہیں۔
(ترجمہ رضویہ)

(۱۸) فرماتا ہے تقدس ذکرہٗ:

لايصيبهم ظمأولانصب ولا مخمصة فى سبيل الله ولا يطؤن موطئا يغيظ الكفارولاينالون من عدو نيلا الا كتب لهم به عمل صالح ان الله لايضيع أجر المحسنين○

یعنی اُنھیں (مجاہدین کو) جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اُس سب کے بدلے اُن کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے

بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا۔ (ترجمۂ رضویہ)

(۱۹) فرماتا ہے عَزَّ بُرھَانُہٗ:

وامـا ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین○

یعنی اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ (ترجمۂ رضویہ)

(۲۰) فرماتا ہے ما اعظم شانہٗ:

لاتـجـدقـومایُّؤمنون بِاللّٰہِ والیوم الاٰخـریـوادون مـن حـادّاللّٰہَ ورسولہٗ ولـو کـانـوا اٰبـاء ھـم اوابُـنـاءھـم او اخـوانـھـم اوعشِیرتھم اولٰئِکَ کتب فِیُ قلوبھم الایمانَ وایّدھم بروحٍ منه ویـدخـلـھـم جـنـت تـجُـری مـن تـحتھاالانھـر خـلـدین فیھارضی اللہ عنھـم ورضـواعنه اولٰئک حزب اللہ الآاِنّ حزُبَ اللّٰہ ھم المفلحون○

یعنی اور تو نہ پائے گا اُن لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں اُس سے جس نے اللہ اور اُس کے رسول سے مخالفت کی چاہے وہ اُن کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے۔ یہ لوگ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد فرمائی اور اِنھیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ اُن میں رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سنتا ہے اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچے۔ (ترجمۂ رضویہ)

بہر حال ضروریاتِ دین میں سے یہ مسئلہ ہے کہ دین اسلام میں مؤمنین پر نرمی و مہربانی اور کفار و منافقین و مرتدین پر سختی و شدت کرنے کا حکم ہے۔ قرآن عظیم نے صدہا آیاتِ مبارکہ میں اس مسئلہ کو بتصریح تام ارشاد فرمایا ہے۔ اس وقت بطور نمونہ صرف بیس ہی آیاتِ کریمہ تلاوت کی گئی ہیں۔ اگر ناپاک سیرت کمیٹی صرف اتنا ہی کہتی کہ کافروں منافقوں مرتدوں مشرکوں کے ساتھ مہربانی و نرمی کرنی چاہئے اُن پر شدت و غلظت نہیں کرنی چاہئے تو بھی انکار ضروریاتِ دین کے سبب یہ قول کفر فتیح اور قائل مرتد فضیح ہوتا۔ مگر وہ تو کھُلّم کھُلّا کفار و مشرکین و مرتدین و منافقین پر شدت و سختی کا حکم دینے والے دین کو جھوٹا دین بتا رہی ہے۔ یعنی بد سیرت کمیٹی کے نزدیک اسلام جھوٹا دین ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس سے بڑھ کر کھلا ہوا کفر صریح اور اِس سے زائد نجس ارتداد قبیح اور کیا ہو سکتا ہے۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

بدسیرت کمیٹی اپنے شائع کردہ رسالہ ''نورکامل''، مطبوعہ آفتاب پریس امرتسر کے صفحہ ۱۶ار پر لکھتی ہے:

''رہنمایان ہند میں رامچندرجی گوتم بدھ اور سری کرشن اور دوسرے رِشی اور مُنی اور ہادیانِ عجم میں فریدوں زرتشت اور دوسرے درخشور وغیرہم کومأ مور من اللہ مان کراُن روایات کو جواُن کی شان کے منافی ہیں غلط فہمی پر محمول کرنا چاہئے اور رسل لم نقصصهم الیک کی بنا پر لانفرق بین احدمن رسلہ پر ایمان لانا چاہئے۔اب وقت ہے کہ ہم رسول کریم کی اس پاکیزہ تعلیم کو یگانہ وبیگانہ سب کے ذہن نشین کردیں۔اُپنشد اور گیتا دساتیر اور اوستا کی تعلیمات اب کنز مخفی نہیں ہیں اس لئے ہندوستان اور ایران کے ہادیان ملت پر ویسا ہی ایمان لانا چاہئے جیسا کہ اہل کتاب کے پیغمبروں پر''۔

پہلی آیت کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ کچھ وہ رسول ہیں جن کا تذکرہ اس قرآن پاک میں ہم نے تم پر صراحۃً فرمادیا ہے اور کچھ وہ رسول ہیں جن کا تذکرہ اس قدر قرآن پاک میں جتنا اب تک نازل ہو چکا ہے ہم نے صراحۃً تم پر بیان نہیں فرمایا ہے۔دوسری آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ رسول اللہ اور صحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم اور مؤمنین یوں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لانے میں کسی رسول کے درمیان فرق نہیں کرتے بلکہ ہم تمام مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں۔مگر بدسیرت کمیٹی نے رام چندر اور گوتم بدھ اور کرشن اور فریدوں اور زرتشت وغیرہم کو بھی نبی ورسول ٹھہرادیا۔اور صرف انہیں پر بس نہیں بلکہ ہندوؤں کے جتنے بھی رِشی اور مُنی گزرے ہیں اور پارسیوں کے جس قدر بھی مذہبی پیشوا ہوئے ہیں سب کو رسول وپیغمبر ٹھہرادیا۔یہ مسئلہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے کہ غیر نبی کو نبی ماننے والا یقیناً کافر و مرتد ہے۔اور ضروری دینی ہونے کے باوجود یہ مسئلہ قرآن پاک سے بھی بصراحت ثابت ہے۔بر ظاہر کہ جو شخص نبی نہ ہو اُس کا اپنے آپ کو نبی کہنا اور کسی دوسرے غیر نبی کو نبی کہنا یہ دونوں باتیں افتراء علی اللہ ہونے میں بالکل یکساں ہیں۔اور قرآن عظیم فرماتا ہے:

ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذ با اوقال اوحی الی ولم یوح الیہ شئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ ولو

یعنی اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوتی ہے اور اُسے کچھ وحی نہ ہوئی اور جو کہے ابھی میں اُتارتا ہوں ایسا

تریٰ اذ الظلمون فی غمرات الموت والملئکة باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن اٰیٰتہ تستکبرون○

جیسا اللہ نے اُتارا اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا۔ بدلہ اُس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اُس کی آیتوں سے تکبر کرتے۔ (ترجمہ رُضویہ)

آیت کریمہ نے غیر نبی پر وحی کا نزول ماننے کو تکبر عن آیات اللہ بتایا۔ اور شک نہیں کہ تکبر عن آیات اللہ ہی کا نام کفر وارتداد ہے۔ ہندوؤں کے رِشیوں اور مُنیوں میں اور پارسیوں کے مذہبی پیشواؤں میں یقیناً سیکڑوں وہ ہیں جو قطعاً مشرک وکافر تھے۔ بدسیرت کمیٹی نے اُن سب کو نبی ورسول وپیغمبر مان لیا۔ یہ بھی کفر قبیح اور اس کا قائل بحکم شریعت مطہرہ مرتد فضیح ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسلام میں اہل کتاب کے جن پیغمبروں کو نبی ورسول مانا جاتا ہے وہی حضرات ہیں جن کو قرآن پاک یا احادیث صاحب لولاک علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام عدد ملائکۃ الارض والافلاک نے نبی ورسول بتایا ہے۔ جب ان حضرات علیہم الصلاۃ والسلام کی نبوت ورسالت بحُجج شرعیہ ثابت ہو چکی تو ان کے متعلق اہل کتاب کی اُن تمام روایات وحکایات کو جو شان نبوت کے منافی ہیں کذبِ بحت ودروغِ محض ماننا پڑے گا۔

مشرکین ہنود وکفار مجوس کے دیوتاؤں، مذہبی پیشواؤں کی نبوت ورسالت بالائے طاق اُن کا وجود ہی بثبوت شرعی ثابت نہیں۔ کسی دلیل شرعی سے ہرگز ثابت نہیں کہ ہندوؤں کے فلاں فلاں دیوتا اور پارسیوں کے فلاں فلاں مذہبی پیشوا انسان بھی تھے یا نہیں اور وہ دنیا میں پیدا بھی ہوئے تھے یا نہیں؟ تو بدسیرت کمیٹی کا دیوتایانِ ہنود، پیشوایانِ مجوس کو ان حضرات انبیائے بنی اسرائیل علیہم الصلاۃ والسلام پر قیاس کرنا کتنا بڑا کافرانہ مکر اور کیسا شدید منافقانہ فریب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

طرہ یہ کہ بدسیرت کمیٹی اپنے اسی ناپاک رسالہ کے صفحہ ۱۲؍ پر لکھتی ہے:

”گوتم بدھ نے اگرچہ دیوتاؤں کی نفی کی لیکن کسی ایک وجود کا اثبات بھی نہیں کیا“۔

یعنی گوتم بدھ وجود الٰہی کا منکر زندیق وملحد ودہری تھا۔ اور صفحہ ۱۶؍ پر اس کو رسول وپیغمبر بھی

ٹھہرادیا۔اللہ عزوجل کے رسولوں کے تعلیم فرمائے ہوئے عقائد یقیناً حق ہوتے ہیں۔ ہرگز باطل نہیں ہوسکتے۔بدسیرت کمیٹی کے دھرم میں گوتم بدھ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا رسول تھا۔اور بدسیرت کمیٹی کو اقرار ہے کہ گوتم بدھ نے اپنے چیلوں کو یہی عقیدہ تعلیم کیا کہ خدا کوئی چیز نہیں اور خدا کے رسول کا تعلیم کردہ عقیدہ یقیناً حق ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ بدسیرت کمیٹی کے دھرم میں اللہ عزوجل کے وجود سے انکار حق ہے۔ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔پھر اس سے زائد گندہ کفر وارتداد اور کیا ہوسکتا ہے؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصٰریٰ والصائبین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون○

یعنی بیشک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں اُن کا ثواب اُن کے رب کے پاس ہے اور نہ اُنہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔
(ترجمۂ رضویہ)

اس آیت کریمہ کا یہ مطلب ہے کہ بیشک جو انبیائے سابقین پر ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور ستارہ پرست ان فرقوں میں سے جو لوگ بھی اب ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دعوت قبول کر کے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور حضور پرنور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شریعت مطہرہ کا اتباع کرتے ہوئے نیک عمل کئے اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس اجر ہے۔اور اُن پر کسی قسم کا خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ھکذا فسر الاٰیۃ الکریمۃ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الجلالین۔

مگر بدسیرت کمیٹی اپنے اسی ناپاک رسالہ ''نورکامل'' کے صفحہ ۲۰ ر پر آیت کریمہ کا یوں من گڑھت ترجمہ لکھتی ہے:

''ایمان والے ہوں یہودی ہوں نصاریٰ ہوں صابی ہوں (کوئی ہو) جو بھی خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کئے اُس کے لئے خدا کے ہاں اجر ہے اُس کے لئے کوئی خوف وغم نہیں''۔

پھر اس کے بعد اس کا ناپاک نتیجہ دیتی ہے:

"دیکھو مشہور مذاہب عالم کے متبعین کو کس جامعیت کے ساتھ حصول نجات کے ارکان ثلٰثہ کی بشارت دی جاتی ہے۔ توحید کامل پر ایمان اور جزا وسزا کا یقین اور عمل صالح صرف تین لفظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں اور نجات کی کلید"۔

اس ناپاک عبارت میں بدسیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رسالت پر ختم نبوت پر قرآن عظیم پر بلکہ کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ پر ایمان لانا ضروری نہیں جو یہودی نصرانی صابی پارسی ہندو صرف اتنا مانتا ہو کہ اللہ ایک ہے جزا وسزا ملے گی اور اچھے کام کرتا ہو بس وہ جنتی ہے، راحت دائمی کا مستحق ہے، نجاتِ ابدی کا سزاوار ہے۔ خواہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سب سے پچھلا نبی ورسول نہ مانتا ہو، گو حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کو نبی ورسول بھی نہ جانتا ہو اگرچہ قرآن پاک کے کتاب الٰہی ہونے کا بھی منکر ہو۔ مگر ان تین باتوں کے سبب وہ ضرور جنتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس ملعون عبارت نے سرے سے دین اسلام کی جڑ کاٹ دی اور اپنے قائل کی قبر اگر وہ بے توبہ مرا، ابدی لعنت الٰہی سے پاٹ دی۔ یقیناً یہ ایسا کھلا ہوا کفر صریح ہے کہ جو اس کے قائل کے کافر ومرتد ہونے میں، اُس کے اس قول بدتر از بول پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی شک وشبہہ کرے وہ بھی یقینی کافر مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق نارِ اَبد ولائق لعنت سرمَد ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اٰمن الرسول بماانزل الیه من ربه والمؤمنون کل اٰمن بالله وملئکته وکتبه ورسله لانفرق بین احدمن رسله○

یعنی رسول ایمان لایا اُس پر جو اُس کے رب کے پاس سے اُس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسول کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اُس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ومن یکفر بالله وملئکته وکتبه ورسله والیوم الاخر فقد ضل ضللاً بعیدا○

یعنی اور جو نہ مانے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور رسولوں اور کتابوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابرٰھیم واسمٰعیل واسحٰق و یعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی وعیسٰی وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہٗ مسلمون○

یعنی یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اُتارا گیا ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب اور اُن کی اولاد پر اور اُس پر جو عطا کئے گئے موسیٰ وعیسیٰ اور اُس پر جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے۔ ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھتے ہیں۔

فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق/

یعنی پھر اگر وہ بھی یوہیں ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر مُنھ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الاخزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیٰمۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ بغافلٍ عما تعملون○

یعنی تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اُس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

ان آیاتِ کریمہ وامثالہا سے اظہر من الشّمس وابین من الامس ہے کہ تمام ضروریاتِ دین کو دل سے سچا ماننے اور زبان سے اُن کی سچائی کا اقرار کرنے کا نام ایمان واسلام ہے۔ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریۂ دینیہ کا منکر ہو وہ بھی ایسے ہی کافر ملعون بدانجام ہے جس طرح تمام ضروریاتِ دینیہ کا منکر کافر بے ایمان خاسر و ناکام ہے۔

مسلمانو! آیت قرآنیہ سے اپنے کفر پر استدلال تو بدسیرت کمیٹی پر القائے شیطان یا خود اسی کا

شیطانی ہذیان ہے۔ مگر مسلمانانِ اہل سنت کا ایمان ہے کہ تمام ضروریاتِ دینیہ پر بغیر ایمان لائے ہوئے اللہ عزوجل کی توحید بلکہ اُس کے وجود ہی پر ایمان متصور نہیں ہوسکتا۔ اور جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ اللہ عزوجل کو مانتا ہی نہیں بلکہ درحقیقت اُس کو جانتا ہی نہیں۔ کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر اگرچہ کیسا ہی توحید ورسالت کا قائل ہے لیکن دراصل وہ اللہ عزوجل کا منکر بلکہ اُس سے یکسر جاہل ہے۔ جسے اس مسئلہ کی آفتاب نصف النہار سے بھی زائد روشن تفصیل جلیل دیکھنی منظور ہو وہ حضور پُر نور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ مولٰینا شاہ عبدالمصطفٰے محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہ عنا کا رسالہ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی ''باب العقائد والکلام'' ملاحظہ کرے۔ **یجدبعون الملک الجلیل یسفی الغلیل ویشفی العلیل و الحمد لله رب العٰلمین۔**

اس وقت فیوض وبرکات حضور پُرنور اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہل سنت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مستعین ومتوسل ہوکر اس مسئلے پر دوحرف مختصر لکھنا مناسب۔ **فاقول والتوفیق من الله الملک الواھب۔**

ابھی آیتِ کریمہ ہم تلاوت کر چکے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قاتلوا الذین لایؤمنون بالله ولا بالیوم الاخرولایحرمون ماحرم الله ورسولهٗ ولایدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتٰب حتی یعطوا الجزیة عن یدوھم صاغرون○

یعنی لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر۔ (ترجمہ رضویہ)

آیت کریمہ نے صاف صاف ارشاد فرمادیا کہ کفار اہل کتاب اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ اہل کتاب یقیناً اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ اللہ اور قیامت کو مانتے ہیں تو بات یہی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کا زوجہ وولد سے پاک ومنزہ ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ یہود نے سیدنا حضرت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کو اور نصاریٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا ٹھہرا کر اس مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار کیا اللہ

تبارک وتعالیٰ نے اُن کو اللہ وقیامت کا بھی منکر بتادیا۔ تو بحمدہٖ تعالیٰ خود قرآن عظیم ہی سے ثابت ہوگیا کہ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ درحقیقت اللہ عزوجل ہی کو نہیں مانتا بلکہ کسی ایک ضروری دینی کو بھی نہیں مانتا، سرے سے تمام ضروریاتِ دین کا قطعاً منکر ہے۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔

اور خود اسی سیرت کمیٹی نے جو آیت کریمہ لکھی اُس میں صرف اتنا ارشاد ہوا من امن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحاً. جس کا خود سیرت کمیٹی نے ترجمہ کیا "جو بھی خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کئے" مگر نتیجہ دیتے وقت اس میں توحید کا پیوند اور کامل کی پَخّر لگاتی ہے کہتی ہے: "توحید کامل پر ایمان اور جزا سزا کا یقین اور عمل صالح صرف تین الفاظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں اور نجات کی کلید" کمیٹی کے طور پر تو آیت کریمہ سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص خدا کے وجود اور قیامت کو مانتا ہو عمل نیک کرتا ہو بس وہ راحت ابدی ونجاتِ سرمدی کا مستحق ہے تو سرے سے نفس توحید ہی پر ایمان لانا ضروری نہیں رہا۔ کامل توحید تو بالائے طاق رہی پھر کمیٹی نے نجات کے لئے توحید کامل پر ایمان کو شرط بتا کر نجات کا دائرہ کیوں تنگ کرالیا؟ مشرکین ومجوس ونصاریٰ ویہود بھی وجود خداوندی پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں پھر ان سب کے ذکر کو اپنے دائرۂ راحت سے خارج کیوں کرادیا؟ مگر بات یہی ہے کہ اللہ عزوجل کا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ تو جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا منکر ہوا گرچہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان رکھنے کا ادعا کرتا ہو درحقیقت سرے سے وہ اللہ عز جلالہٗ کے وجود ہی پر ایمان نہیں رکھتا۔ تو بحمدہٖ تعالیٰ خود کمیٹی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ درحقیقت تمام ضروریاتِ دین کا منکر ہے۔ اور قطعاً کافر ہے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

یہی بد سیرت کمیٹی اپنے شائع کردہ رسالہ "پیغمبر اسلام" مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر کے صفحہ ۶ ر پر لکھتی ہے:

> "دنیا کا مصلح اعظم یتیم پیدا ہوا۔ فقیری میں پلا بچپن میں ماں کی گود سے بچھڑ گیا اب شعور کی زندگی نمودار ہوتی ہے آپ کو باپ کے ترکے سے صرف سات بکریاں اور پانچ اونٹ ملے۔ اور گلہ بان عالم نے گڈریا بن سوتیلے بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانا شروع کیں"۔

اسی رسالہ کے صفحہ ۱۱ ر پر لکھتی ہے:

> "وہ مایوس الحال یتیم شریف اور آزاد نفس گڈریا کھڑا ہوگیا"۔

اس خباثت کمیٹی سے اس کی کیا شکایت کہ حضور اقدس شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سوانح طیبہ وحالاتِ مبارکہ ایسے متبذل الفاظ اور ایسے مستہجن لب ولہجہ میں بیان کرتی ہے، جس طرح معاذ اللہ ایک معمولی انسان کی زندگی کے حالات بیان کیے جاتے ہیں۔اس جہالت کمیٹی سے اس کی بھی کیا شکایت کہ حضور اقدس مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سوتیلے بھائی گڑھ لئے۔حالانکہ حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے والدین کریمین سیدنا عبداللہ وسیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اکلوتے بیٹے اکیلے نورِ نظر ولختِ جگر ہیں۔حضور انور سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سوا حضرت عبداللہ وحضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔نہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی دوسرا نکاح فرمایا۔نہ اُن کے بعد حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کوئی اور نکاح کیا پھر سوتیلے بھائی کیونکر متصور ہو سکتے ہیں؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔کہنا تو یہ ہے کہ بدسیرت کمیٹی نے دومرتبہ حضور اقدس والی امت آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو معاذ اللہ "گڈریا" کہا۔ہمارے عرفِ اُردو میں کسی معظم ہستی کے لئے "چرواہے" سے بھی زائد توہین کالفظ "گڈریا" ہے۔اب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو "چرواہا" کہنے والوں پر قرآنِ عظیم کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔اللہ واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے:

من الذین ھادوایحرفون الکلم عن مواضعہ ویقولون سمعناوعصیناو اسمع غیرمسمع وراعنالیابالسنتھم وطعنافی الدین ولوانھم قالواسمعنا واطعناواسمع وانظرنالکان خیرا لھم واقوم ولکن لعنھم اللہ بکفرھم فلایؤمنون الاقلیلا○

یعنی کچھ یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور آپ سنیں اور سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنے کے لئے اور اگروہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سُنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو اُن کے لئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ٹھیک ہوتا اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔(ترجمہ رُضویہ)

"راعنا" کے معنی سریانی زبان میں ہیں رعونت والا۔اور عربی زبان میں اس کے معنی یہ کہ یارسول اللہ ہماری رعایت کیجئے۔یا یہ کہ یہودی زبان دبا کر "راعینا" کہتے جس کے معنی ہیں ہمارا چرواہا اللہ عزوجل اپنے محبوب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں رعونت والا یا ہمارا چرواہا کہنے

کو دین میں طعن بتا رہا ہے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ لیجئے کہ دین میں طعن کرنے والے پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ:

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون○

یعنی اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو۔ بیشک اُن کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ اگر کوئی مسلمان متبع شریعت بننے والا بھی دین میں طعن کرے تو وہ کافر بلکہ کفر کا سرغنہ ہو جاتا ہے۔ دونوں آیتوں کو باہم ملانے سے نتیجہ صاف ظاہر کہ جو شخص حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو رعونت والا یا چرواہا کہے وہ کافر بلکہ کفر کا سرغنہ ہے۔ تو سرکا ردو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو "گڈریا" کہنے والا بہ حکم شریعت کتنا بڑا ڈبل کافر ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی بدسیرت لیڈر اپنی بدسیرت کمیٹی کے اس کفر خبیث پر پردہ ڈالنے کے لئے تاویل گڑھے کہ گڈریا کے مجازی معنی پالنے والا مراد ہیں تو......

اولاً: یہود جو راعنا کہتے اُس میں بھی ظاہر معنی یہی تھے کہ ہماری رعایت کیجئے۔ مگر چونکہ اس میں توہین کے معنے بھی نکلتے تھے۔ لہٰذا اللہ عزوجل نے فرمادیا:

یاایھا الذین اٰمنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم○

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اگر چہ ایمان والے "راعنا" کہہ کر توہین و بے ادبی کے معنی ہرگز مراد نہیں لیتے تھے۔ لیکن چونکہ اس میں توہین کے معنی بھی نکلتے ہیں۔ لہٰذا "راعنا" کہنا حرام فرمادیا گیا۔ اور وہ لفظ تعلیم فرمایا گیا جس میں گستاخی کا شائبہ بھی نہیں یعنی "انظرنا"۔ نیز "ولھم" کی جگہ "وللکفرین" فرمانے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کو لانے سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ جس لفظ میں توہین و تعظیم کے دو پہلو نکلتے ہوں اور قائل کو اُس پہلوئے توہین پر متنبہ کر دیا جائے مگر قائل بعد تنبیہہ پھر بھی اُسی لفظ کا بارگاہِ رسالت میں استعمال کرے تو وہ کافر مرتد

ہوجاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تو قرآن عظیم نے بدسیرت لیڈر کے عذر بد کو باطل و نامقبول ٹھہرا دیا۔

ثانیاً: کیا بدسیرت لیڈر اس کو گوارا کرے گا کہ اُس کو "گڈریئے" کالڑکا کہا جائے؟ اور جب بدسیرت لیڈر برا مانے تو اُس کی تاویل کردی جائے کہ بدسیرت لیڈر کا باپ اپنے بچوں کا مربی و محافظ تھا۔ اگر اس تاویل کو بدسیرت لیڈر اپنے باپ کے حق میں قبول نہ کرے تو بدسیرت کمیٹی کے کفر کی یہ تاویل عندالشرع کیوں کر مقبول ہوسکتی ہے؟ بہر حال حضور اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی توہین کرنے والا ایسا کافر ہے کہ جو شخص اُس کے اس کفر پر اطلاع یقینی پانے کے بعد بھی اُس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسی بدسیرت کمیٹی نے "اخبار ایمان" ۷؍جنوری ۳۵ء میں خطبۂ عیدالفطر شائع کیا۔ اسی خطبہ مطبوعہ ثنائی برقی پریس کٹرہ شیر سنگھ کہنہ امرتسر کے صفحہ ۱۲ پر لکھتی ہے:

> "خدا کی قسم تم اپنی لڑکیوں سے چوری کراؤ انہیں شراب خانے لے جاؤ اُنہیں ہاتھ پکڑ کر بازار میں بٹھاؤ اُنہیں قتل کردو جلا دو اُن کی راکھ دریا میں بہادو ہوا میں اُڑا دو بلکہ یہ بہتر تھا کہ تم اُنہیں پیدا ہونے سے روک دیتے اُن پر ماں کی گود حرام ہوتی یہ سب ناجائز بھی جائز تھا مناسب تھا لیکن ہائے بدقسمتی ہائے ماتم یہ کسی طرح برداشت نہیں کیا جاسکتا کہ وہ عدالتوں میں کھڑی ہوکر اللہ تعالیٰ اور اُس کے مقدس رسول کی عزت پر داغ لگائیں"۔

آفتاب نصف النہار سے زائد روشن ہے کہ:

(۱) اپنی لڑکیوں سے چوری کرانا، (۲) اُن کو شراب پلانا، (۳) اور اُن سے زنا کرانا، (۴) اُن کو ناحق قتل کردینا، (۵) اُن کو جلا دینا، (۶) اُن کی راکھ دریا میں بہادینا، (۷) ہوا میں اُڑا دینا، یہ ساتوں باتیں محرمات شرعیہ قطعیہ یقینیہ ہیں۔ جن کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہے۔ بدسیرت کمیٹی کے اس بئس الخطیب نے اس ناپاک عبارت میں ان ساتوں باتوں کو اپنی لیکچراری کی چڑھتی ہوئی ترنگ اور اپنی اسپیکری کی اُٹھتی ہوئی اُمنگ میں منہ بھر کر جائز و مناسب بتادیا۔ اور شک نہیں کہ جس حرام شرعی کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہو اُس کو جائز کہنے والا بلکہ اُس کی حرمت میں شک رکھنے والا بھی کافر مرتد ہے۔ منکر ضروریاتِ دین کے کافر وخارج از اسلام ہونے کی بحث گزر چکی۔ اور خاص تحلیل ما حرم اللہ ورسولہ، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ

وسلم کا کفر ہونا بھی آیت کریمہ نے صاف ارشاد فرمادیا۔ جواوپر تلاوت کی جاچکی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولاباالیوم الاخر ولایحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولایدینون دین الحق○

یعنی لڑوان سے جوایمان نہیں لاتے اللہ پراور قیامت پراور حرام نہیں مانتے اُس چیز کوجس کو حرام کیا اللہ اوراُس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے۔(ترجمہ رُضویہ)

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوعلا نے:

(۱) اللہ پرایمان نہ لانا،(۲) قیامت پرایمان نہ لانا،(۳) جس چیز کواللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حرام فرمادیا ہے اُس کوحرام نہ ماننا،(۴) سچے دین کا اتباع نہ کرنا۔ ان چاروں باتوں کو کفر ہونے میں بالکل یکساں بتایا۔ یعنی جس طرح اللہ عزوجل پرایمان نہ لانے والا کافر ہے ایسے ہی قیامت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جواللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حرام فرمائی ہوئی چیز کوحرام نہ مانے۔ یوہیں سچے دین کا تابع نہ ہونے والا بھی کافر ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

ولاتقولوا لماتصف السنتکم الکذب ھٰذاحلٰل وھٰذاحرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون○ متاع قلیل ولھم عذاب الیم○

یعنی اور نہ کہواُسے جوتمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جواللہ پرجھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلانہ ہوگا۔ تھوڑا برتنا ہے اوراُن کے لئے دردناک عذاب۔(ترجمہ رُضویہ)

اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون○ متاع فی الدنیاثم الینا مرجعھم ثم نذیقھم العذاب الشدید بماکانوایکفرون○

یعنی تم فرماؤ وہ جواللہ پرجھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلانہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر اُنہیں ہماری طرف آنا۔ پھرہم اُنہیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلا اُن کے کفر کا۔

(ترجمہ رضویہ)

ان دونوں مبارک آیتوں سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ جو شخص بغیر ثبوت شرعی کے محض اپنے جی سے اللہ عزوجل پر کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کا افترا باندھے وہ کافر اور عذاب شدید کا مستحق ہے۔ جب بغیر ثبوت شرعی محض اپنے جی سے افترا کر کے کسی چیز کو حرام یا حلال ٹھہرانا بحکم قرآن عظیم کفر ہے تو جن چیزوں کے حرام ہونے کا شرعی ثبوت ضرورت دینیہ کے درجے تک پہنچ گیا ہو اُن کو حلال ٹھہرانا بحکم قرآن کتنا اشد واخبث کفر ہوگا؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مسلمان لڑکیوں کو کفر وارتداد سے پرہیز کرانے کا یہ عجیب طریقہ بدسیرت کمیٹی نے ایجاد کیا کہ خود ہی اکٹھے سات قطعی یقینی کفریات بک ڈالے۔ مسلمان لڑکیوں کو مرتدہ ہونے سے بچانے کے لئے خود ہی مرتدہ ہوگئی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ۵ط

بہرحال کہ یہ قول بھی کفر یقینی اور اس کا قائل بھی بحکم شریعت مطہرہ مرتد حتمی اور اُس کے اس قول پر یقینی اطلاع پانے کے بعد اُس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافر قطعی ہے۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

یہی بدسیرت کمیٹی اپنے ناپاک رسالہ ''نور کامل'' کے صفحہ ۱۴ و ۵ پر لکھتی ہے:

> ''قدیم مذاہب میں جن مناظر فطرت اور مظاہر قدرت کو دیوتا تسلیم کیا گیا تھا زمانہ مابعد میں وہی مناظر ومظاہر تھے جو دوسرے ناموں سے پکارے گئے۔ مثلاً ہند کے قدیم آریوں کا ان داتا اندرا یعنی ابر وباراں کا بڑا دیوتا، اہل کتاب کے حضرت میکائیل ہیں جو پانی برساتے ہیں اور روزیاں تقسیم کرتے ہیں اور اب اس دور سائنس میں بخارا تہیں جن پر طبعی قوانین عمل پیرا ہیں۔ اسی طرح یونانیوں کے معبود مزدا کے کارپردازوں کی نورانی جماعت نیت حکمائے یونان کے نفوس فلکیہ تھے۔ جو اہل کتاب کے ہاں فرشتگانِ مَلَاَ اعلیٰ ہیں اور اب اس دور تہذیب میں الکٹران ایتھر وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارے جاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسماء بدل گئے ہیں مگر مُسَمّٰی وہی ہے''۔

اس ناپاک عبارت میں بدسیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ زمین وسمندر سے جو بخارات اُٹھتے ہیں حقیقت میں وہی حضرت میکائیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ اور بجلی میں جو کچھ قوتیں ایتھر میں جو کچھ طاقتیں ہیں بس حقیقت میں وہی فرشتگان ملاءِ اعلیٰ ہیں۔ یعنی سیرت کمیٹی کے دھرم میں بھاپ کا نام حضرت میکائیل اور بجلی اور ایتھر کی قوت کا نام فرشتہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وقالوا اتخذ الرحمٰن ولدا سبحٰنهٗ بل عباد مكرمون ○ لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون ○ يعلم مابين ايديهم وماخلفهم ولا يشفعون الا لمن ارتضٰى وهم من خشيته مشفقون ○

یعنی اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا۔ پاک ہے وہ۔ بلکہ بندے ہیں عزت والے بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اُسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور شفاعت نہیں کرتے مگر اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اُسکے خوف سے ڈر رہے ہیں۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ:

يوم يرون الملٰئكة لا بشرى يومئذٍ للمجرمين ويقولون حجرا محجورا ○

یعنی جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا اور کہیں گے الٰہی ہم میں اُن میں کوئی آڑ کردے رُکی ہوئی۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور فرماتا ہے رب عزوعلا:

الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به و يستغفرون للذين اٰمنوا ○

یعنی وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں اور جو اُس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بولتے ہیں اور اُس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور فرماتا ہے رب العزۃ جل جلالہٗ:

تكاد السمٰوٰت يتفطرن من فوقهن والملٰئكة يسبحون بحمد ربهم و يستغفرون لمن فى الارض الا ان الله هو الغفور الرحيم ○

یعنی قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بولتے ہیں اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور فرماتا ہے اللہ عزوجل:

یاایھاالذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس و الحجارۃ علیھا ملٰئکۃ غلاظ شداد لایعصون اللہ ماامرھم ویفعلون مایؤمرون ○

یعنی اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اُس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں (ترجمۂ رضویہ)

اور فرماتا ہے رب جل وعلا:

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ○ نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون ○ نزلا من غفور رحیم ○

یعنی بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو اُس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اُس میں جو جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے ہے اُس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے (ترجمۂ رضویہ)

اور فرماتا ہے رب کریم جل جلالہٗ:

یوم یقوم الروح والملئکۃ صفا ○ لایتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا ○

یعنی جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اُس نے ٹھیک بات کہی۔
(ترجمۂ رضویہ)

اور فرماتا ہے واحد قدوس جل وعلا:

تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر ○

یعنی شب قدر میں فرشتے اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور فرماتا ہے اللہ عز جلالہٗ:

من كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل وميكيل فان الله عدو للكفرين ○

یعنی جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے رسولوں اور جبریل ومیکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔ (ترجمۂ رضویہ)

ان آیاتِ مبارکہ کے سوا اور بھی صدہا آیاتِ کریمہ ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ اس وقت انھیں آیاتِ مقدسہ میں فرشتوں کے جو صفات بیان فرمائے ہیں وہی ملاحظہ ہوں:

(۱) فرشتے اللہ تعالیٰ کے عزت والے بندے ہیں۔ (۲) بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے۔ (۳) اُسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں۔ (۴) جسے وہ پسند فرمائے اُس کے لئے شفاعت کرتیہیں۔ (۵) اُس کے خوف سے ڈر رہے ہیں۔ (۶) جس دن فرشتے نظر آئیں گے وہ کافروں کے لئے کوئی خوشی کا دن نہ ہوگا۔ (۷) کفار تمنا کریں گے کہ کاش ہمارے اور فرشتوں کے درمیان کوئی آڑ ہوتی۔ (۸) فرشتے اپنے رب جل جلالہٗ کی تعریف کے ساتھ...... (۹)......اُس کی پاکی بولتے ہیں۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ (۱۱) مسلمانوں کے لئے مغفرت مانگتے ہیں۔ (۱۲) زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں۔ (۱۳) جہنم پر جو فرشتے مقرر ہیں، بہت سخت اور کرّے ہیں۔ (۱۴) جنت میں جنّتیوں سے ملاقات کریں گے۔ (۱۵) اُن سے کہیں گے کہ دنیاو...... (۱۶)......آخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں۔ (۱۷) قیامت کے دن پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ (۱۸) شب قدر میں اپنے رب جل جلالہٗ کے حکم سے اُترتے ہیں۔ (۱۹) جو شخص فرشتوں کا دشمن ہے وہ کافر ہے۔ (۲۰) اللہ عز جلالہٗ اُس کا دشمن ہے۔

اور ظاہر ہے کہ بھاپ اور بجلی کی قوتوں، ایتھر کی طاقتوں کے لئے یہ صفات ہرگز ثابت نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ اسلام وقرآن جن فرشتوں پر ایمان لانا مسلمان ہونے کے لئے لازم وضروری بتاتا ہے بدسیرت کمیٹی اُن کے وجود ہی سے منکر ہے۔

اور قرآن عظیم فرما چکا کہ جو شخص فرشتوں کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ تو بدسیرت کمیٹی کی یہ عبارت بھی کفر قطعی یقینی اور اس کا قائل بلکہ اس قول پر اطلاع یقینی پانے کے بعد اُس کے قائل کے کافر ومرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافر ومرتد قطعی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

یہی بدسیرت کمیٹی اپنے ناپاک رسالہ ''پیغام رمضان''، مطبوعہ ثنائی برقی پریس امرتسر کے صفحہ

۳۲و۳۳ پر لکھتی ہے:

"حکمائے اسلام نے جنت ودوزخ اور ثواب وعذاب کی بڑی بڑی تشریحات کی ہیں۔ سب کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو کچھ کر رہا ہے اُس کے اثرات سے ہر ایک روح متاثر ہوتی رہتی ہے اور اُس پر لحہ بہ لحہ فلم یا گراموفون کے ریکارڈ کی طرح اثرات اعمال سے نقوش کی تاریخ بنتی چلی جاتی ہے۔ روح جسم سے جدا ہو کر اُنہیں اثرات کے مطابق زندگی بسر کرے گی۔ اگر تم متقی ہو تو تمہاری روح بہشت کا سا آرام محسوس کرے گی اگر عفیف اور پاکدامن ہو تو اپنے کو حورانِ بہشتی سے ہم آغوش پاؤ گے۔ ایک بخیل مالدار کی روح جسم سے جدا ہو کر یہی محسوس کرے گی کہ گویا اُسے سانپ ڈس رہے ہیں"۔

اس عبارت میں بدسیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ گراموفون کے ریکارڈ اور سنیما کی فلم کی طرح تمام اچھے بُرے اعمال کی ایک روحانی فلم تیار ہوتی رہتی ہے۔ ہر ایک روح اپنے جسم سے جدا ہونے کے بعد اپنے اعمال کی اُسی فلم کو دیکھتی رہے گی۔ اگر اچھے اعمال کی فلم دیکھے گی تو روح کو خوشی ہوگی بس اسی روحانی خوشی کا نام حوروں سے ہم آغوشی اور جنت ہے۔ اور اگر بُرے اعمال کی فلم دیکھے گی تو روح کو رنج وصدمہ ہوگا بس اسی روحانی رنج وغم کا نام سانپوں کا ڈسنا اور دوزخ ہے۔ تو جنت ودوزخ کی حقیقت اس روحانی خوشی اور روحانی صدمے کے سوا کچھ نہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! جنت ودوزخ کی جو حقیقت سیرت کمیٹی نے بتائی وہ تو آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اب اسلامی وقرآنی جنت ودوزخ کی تجلیاتِ رحمت وجلوہائے غضب بھی دیکھئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ان جھنم کانت مرصادا○ للطّٰغین مابا○ لّٰبثین فیھا احقابا○ لایذوقون فیھا بردا ولا شرابا○ الاحمیما وغساقا○ جزاء وفاقا○ انھم کانوا لا یرجون حسابا○

یعنی بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانا اُس میں قرنوں رہیں گے اُس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے۔ اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلا بیشک اُنھیں حساب کا خوف نہ تھا اور

وکذبوا باٰیٰتنا کذابا ○ وکل شیٔ احصینٰہ کتٰبا ○ فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ○

انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

قل اللہ اعبد مخلصا لہ دینی ○ فاعبدوا ماشئتم من دونہ قل ان الخٰسرین الذین خسروا انفسھم واھلیھم یوم القیٰمۃ الا ذٰلک ھو الخسران المبین ○ لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل ذلک یخوف اللہ بہ عبادہ یٰعباد فاتقون ○

یعنی تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اُس کا بندہ ہو کر تو تم اُس کے سوا جسے چاہو پوجو۔ تم فرماؤ پوری ہار اُنھیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے۔ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے۔ اُن کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور اُن کے نیچے پہاڑ۔ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور رب العزۃ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

ان شجرت الزقوم ○ طعام الاثیم ○ کالمھل یغلی فی البطون ○ کغلی الحمیم ○ خذوہ فاعتلوہ الٰی سواء الجحیم ○ ثم صبوا فوق رأسہ من عذاب الحمیم ○ ذق انک انت العزیز الکریم ○ ان ھٰذا ما کنتم بہ تمترون ○

یعنی بیشک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارے۔ اسے پکڑ و ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو۔ چکھ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے۔ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شبہہ کرتے تھے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من

یعنی تو جو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے

نار یُصَبُّ من فوق رؤسھم الحمیم ○ یصھر بہ مافی بطونھم والجلود ○ ولھم مقامع من حدید ○ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق ○

بیونتے گئے ہیں اور اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے گل جائے گا جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اُن کی کھالیں اور اُن کے لئے لوہے کے گرز ہیں جب گھٹن کے سبب اُس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا عذاب۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین کذبوا بایٰتنا واستکبروا عنھا لاتفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط وکذلک نجزی المجرمین ○ لھم من جھنم مھاد ومن فوقھم غواش وکذٰلک نجزی الظٰلمین ○

یعنی بے شک وہ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اُن کے مقابل تکبر کیا اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے میں اونٹ نہ داخل ہوں اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اُنھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

وتری المجرمین یومئذٍ مقرنین فی الاصفاد ○ سرابیلھم من قطران وتغشی وجوھھم النار ○

یعنی اور اُس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اُن کے کرتے رال کے ہوں گے اور اُن کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

واما الذین فسقوا فما وٰھم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا

یعنی رہے وہ جو بے حکم ہیں اُن کا ٹھکانہ آگ ہے جب کبھی اُس میں سے نکلنا چاہیں گے۔

فیھا وقیل لھم ذوقوا عذاب النار الذی کنتم بہ تکذبون ○

پھر اُسی میں پھیر دیئے جائیں گے۔ اور اُن سے فرمایا جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عز جلالہ فرماتا ہے:

وجوہ یومئذٍ خاشعۃ ○ عاملۃ ناصبۃ ○ تصلٰی نارا حامیۃ ○ تسقی من عین اٰنیۃ لیس لھم طعام الامن ضریع ○ لایسمن ولایغنی من جوع ○

یعنی کتنے ہی مُنھ اُس دن ذلیل ہوں گے کام کریں مشقتیں جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں نہایت جلتے چشمے کا پانی پلائے جائیں اُن کے لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام آئیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

فویل یومئذٍ للمکذبین ○ الذین ھم فی خوض یلعبون ○ یوم یدعون الی نار جھنم دعا ○ ھذہ النار التی کنتم بھا تکذبون ○ افسحر ھذا ام انتم لاتبصرون ○ اصلوھا فاصبروا اولاتصبروا سواء علیکم انما تجزون ما کنتم تعملون ○

یعنی تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے وہ جو مشغلے میں کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی آگ کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے تو یہ کیا جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے اُسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عز جلالہ فرماتا ہے:

خذوہ فغلوہ ○ ثم الجحیم صلوہ ○ ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ ○ انہ کان لایؤمن باللہ العظیم ○ ولایحض علی طعام المسکین ○ فلیس لہ الیوم ھھنا

یعنی اُسے پکڑو پھر اُسے طوق ڈالو پھر اُسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اُسے پرُودو بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا۔ تو آج یہاں اُس کا کوئی دوست

حمیم○ ولاطعام الامن غسلین ○
لایاکله الاالخاطؤن○

نہیں اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ اُسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔

(ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

کلا انہٗ کان لاٰیٰتنا عنیدا☆ سارھقہ صعود○

یعنی ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے۔قریب ہے کہ میں اُسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں (ترجمہ رُضویہ)

اور رب جل جلالہٗ فرماتا ہے:

ان الذین کفروا باٰیٰتنا سوف نصلیھم نارا کلما نضجت جلودھم بدّلنھُم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب انّ اللہ کان عزیزا حکیما ○

یعنی بیشک جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔عنقریب ہم اُن کو آگ میں داخل کریں گے۔جب کبھی اُن کی کھالیں پک جائیں گی۔ ہم اُن کے سوا اور کھالیں اُنھیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔(ترجمہ رُضویہ)

ان آیاتِ کریمہ کے علاوہ اور بھی صدہا آیات مبارکہ ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مصائب جہنم کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔اس وقت وہی تفصیلات ملاحظہ ہوں جو اِنھیں آیاتِ مقدسہ میں بیان فرمائی گئی ہیں:

(۱) بھڑکتی ہوئی آگ،(۲) آگ کے کپڑے،(۳) آگ کے اوڑھنے،(۴) آگ کے بچھونے،(۵) اوپر آگ کے پہاڑ (۶) نیچے آگ کے پہاڑ،(۷) کھولتے ہوئے پانی،(۸) کھولتے ہوئے پیپ کا پلایا جانا،(۹ آگ کے کانٹے،(۱۰) جہنمی تھوہڑ کا کھلایا جانا،(۱۱) صعود پہاڑ پر چڑھا کر گرایا جانا،(۱۲) لوہے کی گرزوں سے سروں کا کچلا جانا،(۱۳) ستر ہاتھ کی آتشیں زنجیر میں پرویا جانا،(۱۴) رال کے کرتے پہنایا جانا،(۱۵) جہنمی تھوہڑ کا پیٹوں میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارنا،(۱۶) جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا سروں پر ڈالا جانا،(۱۷) آگ کی بیڑیوں میں جہنمیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جکڑا جانا،(۱۸) گلوں میں آگ کا طوق ڈالا جانا،(۱۹) جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کے پینے سے جو کچھ پیٹوں کے اندر ہے اُس کا گل

جانا، (۲۰) سروں پر ڈالے جانے سے کھالوں کا گل جانا، (۲۱) جیسے ہی ایک کھال پک جائے گی فوراً ہی دوسری نئی کھال بدن پر آجانا تا کہ عذاب کا مزہ چکھتے ہی رہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سیرت کمیٹی کے نزدیک معاذ اللہ یہ سب آیاتِ کریمہ غلط و باطل اور جھوٹ ہیں۔ کیونکہ سیرت کمیٹی کے دھرم میں جہنم کی صرف اتنی ہی حقیقت ہے کہ جیسے سنیما کا کوئی ایکٹر اپنا پارٹ ادا کرنے میں غلطیاں کرے پھر جب وہی فلم خود وہ ایکٹر دیکھتا ہے تو اُس کو اپنی اداکاری کی غلطیاں دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ بس بالکل اسی طرح جو لوگ برے کام کرتے ہیں اُن کی روحیں اُن کے جسموں سے جدا ہو کر جب اپنے ہی برے کاموں کی فلم دیکھیں گی تو اُن کو صدمہ ہوگا۔ بس اسی صدمہ کا نام دوزخ ہے۔

ہمارے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ مصائب دوزخ بیان کرنے والی آیاتِ کریمہ کو سیرت کمیٹی نے منہ بھر کر جھٹلایا اور انھیں آیاتِ مبارکہ میں واحد قہار جل جلالہ کا فتویٰ بھی گزرا کہ جو شخص عذاباتِ جہنم کو جھٹلائے یا قرآن عظیم کی کسی آیتِ مبارکہ کی تکذیب کرے وہ کافر اور بے توبہ مرا تو ابدی جہنمی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اب یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اسلام و قرآن نے نعماتِ جنت کی کیا کیا تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

انّ للمتقین مفازا حدائق و اعنابا وکواعب اترابا ○ وکأساً دھاقا لایسمعون فیھا لغوا ولا کذابا ○جزاءً من ربک عطاءً حساباً ○	یعنی بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے باغ ہیں اور انگور اور اُٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ (ترجمہ رضویہ)

اللہ جل جلالہ فرماتا ہے:

انّ المتقین فی ظلٰل و عیون ○ و فواکه مما یشتھون ○ کلوا و اشر بوا ھنیئًا بما کنتم تعملون ○ انا کذٰلک نجزی المحسنین ○ ویل	یعنی بیشک ڈر والے (پرہیزگار) سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو کچھ اُن کا جی چاہے کھاؤ۔ اور پیو رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ بیشک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اُس دن

یومئذٍ للمکذبین☆

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

ان الابرار یشربون من کأس کان مزاجھا کافورا○ عینایشرب بھاعباداللہ یفجرونھا تفجیرا○

یعنی بیشک نیک پئیں گے اُس جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے۔ وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے۔ اپنے محلوں میں اُسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ جل سلطانہٗ فرماتا ہے:

فوقھم اللہ شر ذلک الیوم ولقھم نضرۃ وسرورا○ وجزٰھم بما صبروا جنۃ وحریرا○ متکئین فیھا علی الارائک لایرون فیھا شمسا ولا زمھریرا○ ودانیۃ علیھم ظللھا وذللت قطوفھا تذلیلا○ ویطاف علیھم بانیۃ من فضۃ واکواب کانت قواریرا○ قواریرا من فضۃ قدروھا تقدیرا○ ویسقون فیھا کأسا کان مزاجھا زنجبیلا○ عینا فیھا تسمی سلسبیلا○ ویطوف علیھم ولدان مخلدون ع اذا رأیتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا○ واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا○ علیھم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ وسقٰھم ربھم شرابا طھورا○ ان ھذا

یعنی تو انہیں (یعنی نیکوں کو) اللہ نے اُس دن کے شر سے بچالیا۔ اور اُنھیں تازگی اور شادمانی دی اور اُن کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلے میں دیئے۔ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اُس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر اور اُس کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے اور اُن پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے۔ کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے اُنھیں پورے اندازے پر رکھا ہوگا۔ اور اُس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے؟ جنت میں ایک چشمہ ہے۔ جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اُن کے آس پاس خدمت میں پھریں گے۔ ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو اُنھیں دیکھے تو اُنھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے

هذا کان لکم جزاءً و کان سعیکم مشکوراً ○

ہوئے اور جب تو اُدھر نظر اُٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے اور اُنھیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور اُنہیں اُن کے رب نے ستھری شراب پلائی اُن سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات باذن الله ذلک هو الفضل الکبیر ○ جنّٰت عدن یدخلونها یحلون فیها من اساور من ذهب ولؤلؤا ولباسهم فیها حریر وقالوا الحمدلله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور ○ الذی احلنا دار المقامة من فضله لایمسنا فیها نصب ولایمسنا فیها لغوب ○

یعنی پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو اُن میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور اُن میں کوئی وہ جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔ یہی بڑا فضل ہے۔ بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے اُن میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں اُنکی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اُس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اُس میں کوئی تکان لاحق ہو۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت انا لانضیع اجر من احسن عملا ○ اولٰئک لهم جنّٰتُ عدنٍ تجری من تحتهم الانهٰرُ یحلون فیها من اساور من ذهب ویلبسون ثیابا خضرا من

یعنی بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم اُن کے نیگ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں اُن کے لئے بسنے کے باغ ہیں اُن کے نیچے ندیاں بہیں وہ اُس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور سبز کپڑے کریب اور

سندس واستبرق متکئین فیھا علی الارآئک نعم الثواب وحسنت مرتفقا ○

قناویز کے پہنیں گے۔ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

لکن الذین اتقوا ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیة تجری من تحتھا الانھٰر وعداللہ لایخلف اللہ المیعاد ○

لیکن جو اپنے رب سے ڈرے اُن کے لئے بالا خانے ہیں اُن (بالاخانوں) پر بالا خانے بنے اُن کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ۔ اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عز شانہٗ فرماتا ہے:

مثل الجنة التی وعد المتقون فیھا انھٰر من ماء غیر اٰسن وانھٰر من لبن لم یتغیر طعمہ وانھٰر من خمر لذة للشّٰربین وانھٰر من عسل مصفی و لھم فیھا من کل الثمرٰت ومغفرة من ربھم ○

یعنی احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اُس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور اُن کے لئے اُس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ ذواتا افنان ○ ☆فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ فیھما عینٰن تجریان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ فیھما من کل فاکھةٍ زوجٰن ○ فبایّ الآءِ ربکما

یعنی اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کیلئے دو جنتیں ہیں تو (اے جن وانس تم دونوں) اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ بہت سی ڈالوں والیاں۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اُن میں دو چشمے بہتے ہیں۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اُن

تکذبان ○ متکئین علیٰ فرش بطائنها من استبرق وجنا الجنتین دان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ فیهن قٰصِرٰت الطرف لم یطمثهن انس قبلهم و لاجان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ کانهن الیاقوت والمرجان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ هل جزاؤ الاحسان الاالاحسان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ ومن دونهما جنتٰن ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ مدهامّتٰن ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ فیهما عینٰن نضّاختٰن ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ فیهما فاکهة ونخل ورمان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ فیهن خیرت حسان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ حورٌ مقصورت فی الخیام ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ متکئین علیٰ رفرف خضر وعبقری حسان ○ فبایّ الآءِ ربکما تکذبان ○ تبٰرک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ○

میں ہر میوہ دو دو قسم کا ہے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتیں اُن سے پہلے اُنھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ کسی جن نے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ گویا وہ لعل اور مونگے ہیں۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اور اُن کے سوا دو جنتیں اور ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اُن میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اُن میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اُن میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اُن سے پہلے اُنھیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ کسی جن نے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا ہے۔
(ترجمہ رضویہ)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والسّٰبقون السّٰبقون ○ اولٰئک المقربون ☆فی جنّٰت النعیم○ ثلۃ من الاولین ○ و قلیل من الاٰخرین علی سرر موضونۃ○ متکئین علیھا متقٰبلین ○ یطوف علیھم ولدان مخلدون○ باکواب واباریق وکأس من معین○ لایصدّعون عنھا و لا ینزفون ○ وفاکھۃ مما یتخیرون ○ ولحم طیر مما یشتھون ○ وحوز عین کامثال اللؤلؤ المکنون ○ جزاء بما کانوا یعملون○ لا یسمعون فیھالغو ولاتأثیما○ الا قیلاسلٰماً سلماً ○ واصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین○ فی سدر مخضود ○ وطلح منضود و ظل ممدود○ ومآءٍ مسکوب ○ وفاکھۃ کثیرۃ ○ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ○ وفرش مرفوعۃ ○ اناانشأنھن انشآء ○ فجعلنٰھنّ ابکارا○ عربا اترابا ○ لاصحٰب الیمین○ ثلۃ من الاولین ○

یعنی اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے، وہی مقرب بارگاہ ہیں۔ چین کے باغوں میں اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے جڑاؤ تختوں پر ہوں گے۔ اُن پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے اُن کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اُس سے نہ اُنھیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی صلہ اُن کے اعمال کا۔ اُس میں نہ سُنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔ اور داہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں۔ بیشک ہم نے اُن عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا تو اُنھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں اُنھیں پیار

وثلۃ من الاٰخرین ☆ || دِلاتیاں ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لئے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔ (ترجمہ رضویہ)

قرآن کریم میں اُن آیاتِ مبارکہ کے سوا اور بھی صدہا آیاتِ کریمہ ہیں جن میں اللہ عزوجل نے نعمات جنت کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔اس وقت وہی تفصیلات ملاحظہ ہوں جو انھیں آیاتِ مقدسہ میں بیان فرمائی گئی ہیں:

(۱)جنتی لوگ ہمیشہ کے سایوں میں ہوں گے،(۲)ایک ایک جنتی کے لئے چار چار باغ ہوں گے،(۳)اور اُن باغوں میں شراب طہور،(۴)اور کبھی خراب نہ ہونے والے دودھ،(۵)اور صاف کئے ہوئے شہد،(۶)اور ٹھنڈے خوشگوار پانی کی نہریں بہتی ہیں،(۷)اُن میں کھجور،(۸)انار،(۹)انگور،(۱۰)کیلے،(۱۱)اور ہر قسم کے میوے ہیں،(۱۲)اُن باغوں میں خیمے استادہ ہیں،(۱۳)اور اُن میں بالاخانوں کے اوپر بالاخانے بنے ہیں،(۱۴)اُن میں پردہ نشین اُٹھتے جوبن والی بڑی بڑی آنکھوں والی نیچی نگاہوں والی ایک عمر والی حوریں ہیں جو اپنے شوہروں پر پیاری اُنھیں پیار دِلاتی ہیں اُن کو اُن کے شوہر ہمیشہ کُواری ہی پائیں گے عادت کی نیک صورت کی حسین ہوں گی۔حسن ولطافت میں یاقوت ومرجان کی مثل ہوں گی،اُن کے حسن کی چمک دمک چھپے ہوئے موتیوں کی آب وتاب کی طرح ہوگی،اُن کو اُن کے شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے،(۱۵)اُن میں جنتیوں کی خدمت کے لئے نہایت خوبصورت کمسن لڑکے ہوں گے جو کبھی جنتیوں کی خدمت سے نہ تھکیں گے اور نہ کبھی اُن کی خوبصورتی وکمسنی میں فرق آئے گا۔(۱۶)وہ غلمان جنتیوں کے گرد کوزے (۱۷)اور آفتابے(۱۸) اور جام(۱۹) اور چاندی(۲۰)سونے کے برتن لئے پھریں گے،(۲۱)جن میں آنکھوں کے سامنے بہتی شراب ہوگی جس سے نہ تو سر میں درد ہوگا نہ ہوش میں فرق آئیگا،(۲۲)اور اُن میں پسند کے مطابق میوے،(۲۳)مرضی کے موافق پرندوں کے گوشت ہوں گے،(۲۴)ہر ایک برتن میں کھانا پینا اندازے کے مطابق بھرا ہوگا جو خواہش سے نہ تو زائد ہوگا نہ کم،(۲۵)وہ باغ نہایت سبزی کے سبب سیاہی کی جھلک دے رہے ہوں گے،(۲۶)اُن کے سائے جنتیوں پر جھکنے والے ہوں گے کہ جنتی جس طرف جائے گا جنت کے درخت کا سایہ اُسی طرف جھک جایا کرے گا،(۲۷)اُن کے گچھے جھکا کر نیچے کردیئے گئے ہوں گے۔کہ جب جنتی کوئی میوہ کھانا چاہے گا اُس کی شاخ اُس کے منھ تک جھک کر نیچی ہوجایا کرے گی،(۲۸)اُن باغوں میں نہ

دھوپ کی حدت ہوگی، (۲۹) نہ سردی کی شدت، (۳۰) جنتیوں کو سبز کریب کے باریک، (۳۱) اور قناویز کے دبیز ریشمی کپڑے، (۳۲) اور سونے (۳۳) چاندی کے کنگن، (۳۴) اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے، (۳۵) اونچے اونچے جڑاؤ تختوں پر (۳۶) ایسے ریشمی نرم بچھونوں پر جن کا استر قناویز کا ہوگا، (۳۷) اور خوبصورت منقش چاندنیوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

سیرت کمیٹی کے نزدیک یہ سب آیات غلط وباطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ سیرت کمیٹی کے دھرم میں جنت کی صرف اتنی ہی حقیقت ہے کہ جیسے سنیما کا کوئی ایکٹر اپنا پارٹ نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ پھر جب اُس کی فلم تیار کر کے خود اُسی کو دکھائی جاتی ہے تو اُس کو اپنی اداکاری کی خوبیاں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ بس بالکل اسی طرح جو لوگ اچھے کام کرتے ہیں اُن کی روحیں اُن کے جسموں سے جدا ہو کر جب اپنے ہی اچھے کاموں کی فلم دیکھیں گی تو اُن کو خوشی ہوگی۔ بس اسی خوشی کا نام جنت ہے۔

ہمارے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ نعمات جنت بیان کرے والی آیاتِ کریمہ کو سیرت کمیٹی نے منہ بھر کر جھٹلایا اور انھیں آیاتِ مبارکہ میں واحد قہار جل جلالہٗ کا فتویٰ بھی گزرا کہ جو شخص نعمات جنت کو جھٹلائے یا قرآن حکیم کی کسی آیت مبارکہ کی تکذیب کرے وہ کافر اور بے توبہ مرا تو ابدی جہنمی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس عبارت میں سیرت کمیٹی نے جنت دوزخ کی حقیقت صرف اسی قدر بتائی کہ جسم سے الگ ہو کر روح کو اپنے اچھے کاموں کی فلم دیکھنے پر جو خوشی ہوگی بس اُسی روحانی خوشی کا نام جنت ہے۔ اور جسم سے جدا ہو کر اپنے بُرے کاموں کی فلم دیکھنے پر روح کو جو صدمہ ہوگا بس اسی روحانی صدمے کا نام دوزخ ہے۔ تو مُردوں کا اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اُٹھنا، حساب، کتاب، وزن اعمال، پُل صراط اور قیامت کے ہولناک مناظر جن کے بیانوں سے آیاتِ الٰہیہ واحادیثِ نبویہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ لبریز ہیں، سیرت کمیٹی کے دھرم میں سب جھوٹ اور غلط وباطل ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

احادیثِ کریمہ پر تو یہ نیچریت کمیٹی کیا ایمان لائے گی۔ لیکن مسلمانوں کے ڈر سے قرآن عظیم پر تو ایمان رکھنے کا ادعا کرتی ہے۔ لہٰذا چند آیات کریمہ ہی کی تلاوت مناسب۔ **فاقول والتوفیق من اللہ الملک الواھب۔**

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ان یوم الفصل کان میقاتا ○ یوم ینفخ فی الصور فتأتون افوجا ○ و فتحت السمآءُ فکانت ابوابا ○ وسیرت الجبال فکانت سرابا ○

یعنی فیصلے کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا۔تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا۔دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔(ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وماقدروا الله حق قدرهٖ والارض جمیعا قبضتهٗ یوم القیٰمة والسمٰوٰت مطویّٰت بیمینهٖ سبحٰنهٗ وتعالیٰ عما یشرکون ○

یعنی اور اُنھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اُس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اُس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور وہ اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

والنّٰزعٰت غرقا ○ والنّٰشطٰتِ نشطاً ○ و السّٰبحٰتِ سبحاً ○ فالسّٰبقٰتِ سبقاً ○ فالمُدبّرٰت امراً ○ یوم ترجف الراجفة تتبعها الرّادِفَة ○ قلوب یومئذٍ واجفة ○ ابصارها خاشعة ○ یقولون ء انّا لمردودون فی الحافرة ○ اذا کنا عظاما نخرة ○ قالوا تلک اذا کرّة خاسرة ○ فانّما هی زجرة واحدة ○ فاذاهم بالسّاهرة ○

یعنی قسم اُن کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں اور آسانی سے پیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیر کریں۔کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی کتنے دل اُس دن دھڑکتے ہوں گے۔آنکھ اوپر نہ اُٹھا سکیں گے۔کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے کیا جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے۔بولے یوں یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فاذاجآءت الطّامة الکبریٰ ○ یوم یتذکرالانسان ماسعیٰ ○ وبرزت الجحیم لمن یریٰ ○ فامامن طغی ○ و اٰثرالحیٰوۃ الدنیا ○ فان الجحیم ھی المأویٰ ○ وامّامن خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھوی ○ فان الجنۃ ھی المأویٰ ○

یعنی پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی اُس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بیشک جہنم ہی اُس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے۔(ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے:

فاذاجآءت الصاخۃ ٥ یوم یفرالمرءُ من اخیہ ○ واُمّہٖ وابیہٖ ٥ وصاحِبتہٖ وبنیہ لکل امرئ منھم یومئذٍ شأنٍ یغنیہ ○ وجوہ یومئذٍ مسفرۃ ○ ضٰحکۃ مستبشرۃ ○ ووجوہ یومئذٍ علیھا غبرۃ ○ ترھقھا قترۃ ○ اولٰئک ھم الکفرۃ الفجرۃ ○

یعنی پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اُس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے اُن میں سے ہر ایک کو اُس دن ایک فکر ہے کہ وہی اُسے بس ہے کتنے منھ اُس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونھوں پر اُس دن گرد پڑی ہوگی اُن پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی یہ وہی ہیں کافر بدکار۔(ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الامن شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ ٥ فاذاھم قیام ینظرون ○ واشرقت الارض بنورربھا ووضع الکتٰب وجائ بالنّبیین والشھدآء وقضی بینھم بالحق وھم لایظلمون ○ ووفیت کل نفس

یعنی اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا۔ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے لوگ اُن پر گواہ ہوں گے

ماعملت وھواعلم بمایفعلون ○

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا۔ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اُس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اُسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے:

اذاالشمس کورت ○ واذاالنجوم انکدرت ○ واذاالجبال سیرت ○ واذا العشارعطلت ○ واذاالوحوش حشرت ○ واذاالبحار سجرت ○ واذاالنفوس زوجت ○ واذاالموءدۃ سئلت ○ بایّ ذنب قتلت ○ واذا الصحف نشرت ○ واذاالسماء کشطت ○ واذاالجحیم سعرت ○ واذاالجنۃ ازلفت ○ علمت نفس مااحضرت ○

یعنی جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور جب سمندر سلگائے جائیں اور جب جانوں کے جوڑ بنیں اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے اور جب جہنم بھڑکایا جائے اور جب جنت پاس لائی جائے ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

اذاالسماء انفطرت واذاالکواکب انتثرت ○ واذاالبحار فجرت ○ واذا القبور بعثرت ○ علمت نفس ماقدمت واخرت ○

یعنی جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہادیئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں۔ ہر جان جان لے گی جو اُس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے۔

(ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

ویل للمطففین ○ الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ○ واذاکالوھم اووزنوھم یخسرون ○ الایظن اولئک

یعنی کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ لیں پورا لیں اور جب اُنھیں ناپ تول کردیں کم کردیں کیا اُن لوگوں کو گمان

انهم مبعوثون ○ لیوم عظیم ○ یوم یقوم الناس لرب العٰلمین ○ کلاان کتٰب الفجار لفی سجین ○ ومآادرٰک ما سجین ○ کتٰب مرقوم ○ ویل یومئذ للمکذبین ○ الذین یکذبون بیوم الدین ○ ومایکذب به الا کل معتد اثیم ○ اذاتتلیٰ علیه اٰیٰتناقال اساطیر الاولین ○ کلابل ران علی قلوبهم ماکانوایکسبون ○ کلاانهم عن ربهم یومئذٍ لمحجوبون ○ ثم انهم لصالواالجحیم ○ ثم یقال هٰذا الذی کنتم به تکذبون ○

نہیں کہ اُنھیں اُٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے جس دن سب لوگ رب العٰلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ بیشک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیا ہوا نوشتہ ہے اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جوانصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گناہگار جب اُس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ کوئی نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔ اُن کی کمائیوں نے ہاں ہاں بیشک وہ اُس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں پھر بیشک اُنھیں جہنم میں داخل ہونا۔ پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ویوم یحشراعداء الله الی النار فهم یوزعون ○ حتیٰ اذاماجاؤهاشهد علیهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بماکانوایعملون ○ وقالوالجلودهم لم شهدتم علینا قالوا انطقنا الله الذی انطق کل شیٔ وهو خلقکم اول مرة والیه ترجعون ○

یعنی اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو اُن کے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ اُن کے پچھلے آملیں یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب اُن پر اُن کے کئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بولنے کا حکم دیا۔ جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اُسی نے تمھیں پہلی بار بنایا اور اُسی طرف تم پھر لائے جارہے ہو۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

اذاالسماءُ انشقت ○ واذنت لربها وحقت/واذاالارض مدت ○ و القت مافيهاوتخلت ○واذنت لربها وحقت ○ يآيهاالانسان انک کادح الٰی ربک کدحافملقيه ○ فامامن اوتی کتبه بيمينه ○ فسوف يحاسب حساباًيسيراً ○ وينقلب الی اهله مسرورا ○ وامامن اوتی کتبه ورآء ظهره ○ فسوف يدعوا ثبورا○ ويصلی سعيرا ○ انه کان فی اهله مسرورا ○ انه ظن ان لن يحور ○ بلٰی ان ربه کان به بصيراً ○

یعنی جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین دراز کی جائے اور جو کچھ اُس میں ہے ڈال دے اور خالی ہوجائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اُس سے ملنا تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اُس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔ اور وہ جس کا نامہ اعمال اُس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔ بیشک وہ اپنے گھر میں خوش تھا وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں ہاں کیوں نہیں بیشک اُس کا رب اُسے دیکھ رہا ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ونفخ فی الصور فاذاهم من الاجداث الٰی ربهم ينسلون ○ قالوا يٰويلنا من بعثنا من مرقدنا هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون ○ ان کانت الا صيحة واحدةً فاذاهم جميع لدينا محضرون ○

یعنی اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا۔ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا۔ اور رسولوں نے حق فرمایا وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے:

وقال الذین کفروا ھل ندلکم علیٰ رجل ینبئکم اذامزقتم کل ممزقٍ انکم لفی خلق جدید ○ افتریٰ علی اللہ کذباام بہ جنۃ بل الذین لا یؤمنون بالاخرۃ فی العذاب و الضلٰل البعید ○ افلم یرواالی مابین ایدیھم وماخلفھم من السماء والارض ان نشأ نخسف بھم الارض اونسقط علیھم کسفامن السماء ان فی ذلک لایۃ لکل عبد منیب ○

یعنی اور کافر بولے کیا ہم تمھیں ایسا امر بتادیں جوتمہیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہوکر بالکل ریزہ ریزہ ہوجاؤ تو پھر تمھیں نیابننا ہے کیا اللہ پر اُس نے جھوٹ باندھایااُسے سوداہے بلکہ وہ جوآخرت پرایمان نہیں لاتے عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا اُنھوں نے نہ دیکھا جواُن کے آگے اور پیچھے ہے آسمان اورزمین ہم چاہیں تواُنھیں زمین میں دھنسادیں یااُن پر آسمان کاٹکڑا گرادیں بیشک اُس میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لئے۔(ترجمہ رُضویہ)

اوراللہ عزجلالہٗ فرماتا ہے:

وان تکذبوا فقد کذب امم من قبلکم وماعلی الرسول الاالبلاغ المبین ○ اولم یرواکیف یبدئ اللہ الخلق ثم یعیدہ ان ذلک علی اللہ یسیر○ قل سیروافی الارض فانظروا کیف بدأالخلق ثم اللہ ینشئ النشأۃ الاخرۃان اللہ علٰی کل شئ قدیر ○

یعنی اوراگر تم جھٹلاؤ توتم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلاچکے ہیں اوررسول کے ذمے نہیں مگر صاف پہنچادینااورکیااُنھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدافرماتا ہے پھراُسے دوبارہ بنائے گا۔ بیشک یہ اللہ کوآسان ہے تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو۔اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے پھراللہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے۔بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔(ترجمہ رُضویہ)

اوراللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وھوالذی یبدؤالخلق ثم یعیدہٗ وھو اھون علیہ ولہ المثل الاعلیٰ فی السمٰوٰت والارض وھوالعزیزالحکیم ○

یعنی اوروہی ہے کہ خلق کواول بناتا ہے پھراُسے دوبارہ بنائے گااور یہ تمہاری سمجھ میں اُس پر زیادہ آسان ہونا چاہئے اور اُسی کے لئے ہے سب

سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اولم یرالانسان انا خلقنه من نطفة فاذاهو خصیم مبین ○ وضرب لنامثلاً ونسی خلقه قال من یحی العظام وهی رمیم/قل یحییها الذی انشأها اول مرة وهو بکل خلق علیم ○ الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارافاذا انتم منه توقدون ○ اولیس الذی خلق السمٰوٰت والارض بقٰدرٍ علیٰ ان یخلق مثلهم بلٰی وهوالخلق العلیم انماامرهٗ اذااراد شیئا ان یقول لهٗ کن فیکون ○ فسبحٰن الذی بیده ملکوت کل شیٔ والیه ترجعون ○

یعنی اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ اُنھیں وہ زندہ کرے گا۔ جس نے پہلی بار اُنھیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اُسے سُلگاتے ہو اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اِن جیسے اور نہیں بنا سکتا۔ کیوں نہیں اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا۔ اُس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اُس سے فرمائے ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے تو پاکی ہے اُسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فلاتحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزیزذوانتقام ○ یوم تبدل الارض غیرالارض والسمٰوٰت وبرزوالله الواحدالقهار ○

یعنی تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

اولم یروا ان الله الذی خلق السمٰوٰت والارض ولم یعی بخلقهن بقٰدر علٰی ان یحیی الموتٰی بلٰی انه علی کل شیٔ قدیر○ ویوم یعرض الذین کفروا علی النار الیس هذا بالحق قالوا بلٰی وربنا قال فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون○

یعنی کیا انھوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اورزمین بنائے اوراُن کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے کیوں نہیں بیشک وہ سب کچھ کرسکتا ہے اورجس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے اُن سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم۔ فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا۔(ترجمۂ رضویہ)

اوراللہ عزشانہٗ فرماتا ہے:

اذازلزلت الارض زلزالها○ و اخرجت الارض اثقالها○ وقال الانسان مالها○ یومئذ تحدث اخبارها بان ربک اوحیٰ لها○

یعنی جب زمین تھرتھرادی جائے جیسا اُس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اورزمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے اورآدمی کہے اسے کیا ہوا اُس دن وہ اپنی خبریں بتائیگی اِس لئے کہ تمہارے رب نے اُسے حکم بھیجا۔(ترجمۂ رضویہ)

اوراللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

القارعة ماالقارعة ○ ومآ ادرٰىک ماالقارعة ○ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ○ وتکون الجبال کالعهن المنفوش○

یعنی دل دہلانے والی کیا ہے وہ دل دہلانے والی اورتونے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون۔(ترجمۂ رضویہ)

اوراللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ایحسب الانسان ان یترک سدی الم یک نطفة من منی یمنی○ثم کان علقة فخلق فسوٰی ○ فجعل منه الزوجین الذکر والانثٰی/الیس ذلک

یعنی کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اُس منی کی کہ گرائی جائے پھر خون کی پھٹک ہوا تو اُس نے پیدا فرمایا۔ پھر ٹھیک بنایا تو اُس سے دوجوڑے

بقٰدرٍ علٰی ان یحی الموتٰی ۝ | بنائے مرد اور عورت کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مردے نہ جلا سکے گا۔(ترجمہ رضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ونضع الموازین القسط لیوم القیٰمۃ فلاتظلم نفس شیئاًوان کان مثقال حبۃ من خردل اتینابھاو کفٰی بنا حاسبین ۝ | یعنی اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہوتو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو(ترجمہ رضویہ)

قرآن حکیم میں ان آیاتِ مبارکہ کے سوا اور بھی صدہا آیاتِ کریمہ ہیں جن میں اللہ عزوجل نے روز قیامت کے اہوال واحوال کی تفصیل بیان فرمائی ہے اس وقت وہی تفصیلات ملاحظہ ہوں جو اِنھیں آیاتِ مقدسہ میں بیان فرمائی گئی ہیں:

(۱) پہلی بار صور پھونکا جانا،(۲) اُس سے اللہ عزوجل کے مخصوص بندوں کے سوا......

(۳)......سب کا بے ہوش ہوجانا،(۴) نفخۂ اولیٰ کی آواز کا دِلوں کا دہلا دینا،(۵) اُس کا ایسی شدید چنگھاڑ ہونا جس سے کانوں کے پردے پھٹ جائیں،(۶) نفخۂ اولیٰ ہوتے ہی آسمانوں کا کھل کر دروازے ہوجانا،(۷) پھر اُن کا پھٹ جانا،(۸) پھر ان کا اپنی جگہ سے اس طرح کھینچ لیا جانا جیسے بکری کو ذبح کرکے اُس کے جسم پر سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ پھر...... (۹) زمینوں کا سمیٹ دیا جانا، (۱۰) اور آسمانوں کا لپیٹ دیا جانا، (۱۱) آفتاب کا بے نور ہوجانا، (۱۲) دھوپ کا لپیٹ دیا جانا، (۱۳) ستاروں کا جھڑ پڑنا، (۱۴) زمین کا تھرتھرایا جانا، (۱۵) اُس کا اپنے اندر کی تمام چیزوں کو باہر پھینک کر بالکل خالی ہوجانا،(۱۶) اور اُس کا بحکم الٰہی اپنی تمام خبریں بیان کرنا،(۱۷) سمندروں کو کھولا کر فنا کردیا جانا،(۱۸) پہاڑوں کا دھُنکی ہوئی اون کی طرح ریزہ ریزہ ہوکر اِس طرح چلایا جانا جس طرح چمکتا ہوا ریتا چلتا ہے کہ دور سے بہتے ہوئے پانی کا دھوکا دیتا ہے،(۱۹) پھر دوسری بار صور پھونکا جانا، (۲۰) زمین کا اس طرح پھیلایا جانا کہ ایک سطح ہوجائے گی۔ پہاڑ ٹیلے غار درخت مکان کسی بستی یا اقلیم کا نشان کچھ نہ رہے گا،(۲۱) نفخۂ ثانیہ ہوتے ہی قبروں میں سے تمام مردُوں کا جسموں کے ساتھ زندہ ہوکر اُٹھنا،(۲۲) دوڑتے ہوئے اپنے رب جل جلالہٗ کے حضور حاضر ہونا،(۲۳) تمام اولین وآخرین

کا اپنے اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہوکر اپنے رب جل جلالہٗ کی بارگاہ میں پیش ہونا،(۲۴) جہنم کا بھڑکایا جانا،(۲۵) اور اُس کا میدان قیامت میں لایا جانا کہ ہر دیکھنے والا دیکھ سکے،(۲۶) جنت کا پاس لایا جانا،(۲۷) اُس دن کافروں بدکاروں کے دِلوں کا دھڑکنا،(۲۸) ان کی آنکھوں کا اوپر نہ اُٹھ سکنا،(۲۹) اُن کے مونھوں پر گرد کا پڑا ہونا،(۳۰) سیاہی کا چڑھا ہونا،(۳۱) اُن کا پریشان ہوکر کہنا کہ ہمیں سوتے سے کس نے جگا دیا،(۳۲) انصاف کی ترازو کا قائم ہونا،(۳۳) اچھے برے تمام اعمال کا تولا جانا،(۳۴) اعمال کے ایک ایک ذرے کا حساب ہونا،(۳۵) اعمال ناموں کا پھیلایا جانا،(۳۶) کافروں کو اُن کی پیٹھ کے پیچھے سے......(۳۷) اُن کے بائیں ہاتھ میں اُن کا نامہ اعمال دیا جانا،(۳۸) اُن کا حساب سختی کے ساتھ ہونا،(۳۹) اُن کا اپنے منھ اپنی موت مانگنا،(۴۰) کافروں کا اُس دن ایسی کس مپرسی میں مبتلا ہونا کہ......(۴۱) اپنے بھائی،(۴۲) اپنی ماں اپنے باپ،(۴۳) اپنی جورو،(۴۴) اپنے بیٹوں سے بھی بھاگنا،(۴۵) انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا بلایا جانا،(۴۶) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اور امت محمدیہ علی نبینا وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کا اُن پر گواہ ہونا،(۴۷) ہر جان کو اُس کے کئے کا پورا پورا بدلا دیا جانا،(۴۸) تمام لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جانا،(۴۹) پھر اُس زمین،(۵۰) اور اس آسمان کا دوسری زمین اور دوسرے آسمان سے بدل دیا جانا،(۵۱) ایمان والوں کو اُن کے اعمال نامے سامنے سے......(۵۲)......اُن کے داہنے ہاتھ میں دیا جانا،(۵۳) اُن کا حساب آسانی کے ساتھ ہونا،(۵۴) ایمان والوں کا اُس دن ہنسنا،(۵۵) خوشیاں منانا،(۵۶) اُن کے چہروں کا روشن ہونا،(۵۷) اللہ عزوجل کے دشمنوں پر،(۵۸) اُن کے کانوں، (۵۹) اُن کی آنکھوں، اُن کی کھالوں کا ان کے اعمال کی گواہی دینا،(۶۰) اُن کا متعجب ہوکر اپنے اعضا سے کہنا کہ تم نے ہم پر کیوں گواہی دی،(۶۱) اُن کے اعضا کا اُن کو جواب دینا کہ اللہ نے ہمیں بولنے کا حکم دیا جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی،(۶۲) کافروں کا جہنم میں،(۶۳) ایمان والوں کا جنت میں ٹھکانا ہونا،(۶۴) ایمان والوں کا اپنے گھر والوں کے پاس شاد شاد پلٹنا۔

سیرت کمیٹی کے دھرم میں معاذ اللہ یہ سب آیات غلط و باطل اور جھوٹ ہیں۔ کیونکہ سیرت کمیٹی کے نزدیک ہر ایک روح اپنے جسم سے جدا ہوتے ہی اپنے اعمال کی فلم دیکھنے لگتی ہے۔ اچھے اعمال کا منظر دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی ہے اور بُرے اعمال کا منظر دیکھ کر اُسے صدمہ ہوتا ہے۔ بس قیامت،

ہے۔
ہمارے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ قیامت کے احوال واہوال بیان فرمانے والی تمام آیاتِ کریمہ کو سیرت کمیٹی نے منھ بھر کر جھٹلایا اور اِنہیں آیاتِ مبارکہ میں واحدقہار جل جلالہ کا فتویٰ بھی گزرا کہ جو شخص مُردوں کے اُن کے جسموں کے ساتھ زندہ ہوکر اُٹھنے کو جھٹلائے یا قرآن پاک کی کسی آیت کی تکذیب کرے وہ کافر مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق نارِابد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
توبدسیرت کمیٹی کی یہ عبارت بھی کفر قطعی یقینی اوراس کا قائل بلکہ اس عبارت ملعونہ پر اطلاع پانے کے بعداس کے قائل کے کافرومرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافرومرتد قطعی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سیرت کمیٹی کے آرگن کے ہاتھوں اُس کی نقاب کشائی

پیارے بھولے بالے سیدھے سادے سُنّی مسلمان بھائیو! تم اپنی سادگی اور بھولے پن کے سبب اس دھوکے میں ہرگز مت آنا کہ سیرت کمیٹی ملک میں مجلس میلادشریف کی دھوم مچانے، مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے میلادِ اقدس کا جشن منانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں!! یہ بدسیرت کمیٹی توسرے سے مجلس میلادشریف کا نام مٹانے، وہابیہ دیوبندیہ وغیرمقلدین لعنہم اللہ تعالیٰ کا ناپاک مقصد پوراکرانے کے لئے اُنھیں کے بَل بوتے اُنھیں کے سہارے پر کھڑی ہوئی ہے۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

دیکھئے! دیوبندیوں غیرمقلدوں کا خبیث جادو کس طرح بدسیرت کمیٹی کے سر پر چڑھ کر بول رہا ہے۔ خوداسی کا آرگن اخبار بے ایمان کیونکر اُس کا اندرونی پردہ کھول رہا ہے۔ ملاحظہ ہو سیرت کمیٹی کا اخبار ''ایمان'' نمبر۹ سال ہفتم مورخہ ۲۳؍مئی ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۳ کالم اول پر ''میلادالنبی کی شرعی حیثیت۔ مولٰنا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا اہم فتویٰ'' کے عنوان کے ماتحت لکھا جاتا ہے:

'' ایک مسلمان نے مولٰنا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند کی خدمت

میں میلاد النبی کے متعلق چند سوالات بھیجے تھے اُن کے جواب میں مولٰینا ارشاد فرماتے ہیں کہ ''شروع میں اس تحریک کو اشاعت سیرتِ مقدسہ کے نام سے شروع کیا گیا تھا۔اور اس میں نہ کسی مخصوص تاریخ کا ذکر تھا نہ کوئی بدعتی رنگ تھا نہ جلوس نکالنے کا تصور تھا۔اور نہ باجوں اور تماشوں کا تخیل تھا۔اِس واسطے ہم نے اس تقریب کو تبلیغ و تذکیر اور اشاعت سیرت نبوی کا ایک مؤثر ذریعہ سمجھ کر اجازت دے دی تا کہ مستند روایتوں سے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں سیرت نبوی کی اشاعت کی جائے ہمیں توقع تھی کہ شاید اس کے ذریعے مسلمان میلاد کی رسمی مجلسوں کی بجائے تبلیغ سیرت کے صحیح طریقے پر کار بند ہو جائیں گے۔مگر او ہمہ...... بو آنچہ ماپنداشتیم'' کا معاملہ پیش آ گیا اور مسلمانوں نے بہت ہی جلد جلسہ ہائے سیرت کی غرض و غایت کو نظر انداز کر کے انھیں بھی میلاد کی رسمی مجلسوں میں مدغم کر دیا''مفتی اعظم نے ایسی چیزوں کی بہت مخالفت فرمائی ہے۔(۱) جلسۂ سیرت کو عید میلا د کا نام دیا گیا ہے۔ (۲) ۱۲ر ربیع الاول کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ (۳) سیرت کے جلسوں پر جلوسوں باجوں اکھاڑوں کھیلوں اور تماشوں کا اضافہ کر کے تقریب سیرت کو مجموعۂ لہو و لعب بنا دیا گیا ہے۔''

اِس کے بعد دوسرے کالم پر اِسی صفحہ میں ہے:

'' مولٰینا محمد کفایت اللہ صاحب کے اِس فتوے کی روشنی میں مرکزی سیرت کمیٹی پٹی کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے (۱) جلوس بند کر دیئے جائیں ۔جہاں یہ ممکن نہ ہو وہاں کم از کم کھیل اور تماشے گتکہ چراغاں اکھاڑہ باجا وغیرہ امور کو نہایت سختی کے ساتھ روک دیا جائے (۲) ۱۲ر ربیع الاول کو اِس تاریخ سے پہلے اور پیچھے سیرت کے جلسے کئے جائیں اور اشتہاروں اور تقریروں وغیرہ میں عید میلاد یا جشن میلاد کی اصطلاحیں استعمال نہ کی جائیں جلسۂ سیرت کا لفظ کافی ہے۔(۳) جلسوں کی تقریریں صحیح روایات کے مطابق ہونی چاہئیں اور ان تقریروں میں سارا زور اس امر پر صرف کیا جائے کہ مسلمان احکام شریعت کی پابندی کریں۔غیر مسلم رسول اللہ کے صحیح حالات سے واقف ہوں اور مخالفین اسلام کے الزامات کا رد کیا جائے ۔(۴) ہر کام کفایت شعاری سے کیا جائے اور پبلک

چندے کا بڑا حصہ کتب سیرت کی مفت تقسیم کی مد میں لگایا جائے''۔

ان دونوں عبارتوں سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے:

(۱) وہابیہ دیوبندیہ وگاندھویہ کے باہمی نجوائے شیطانیہ سے نائی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری صدر جمعیۃ الوہابیۃ الگاندھویہ دہلی کے ناپاک فتوے کے مطابق سیرت کمیٹی قائم کی گئی۔

(۲) سیرت کمیٹی قائم کرنے سے وہابیہ دیوبندیہ وگاندھویہ علیہم لعنۃ رب البریہ کا مقصود صرف یہی تھا کہ مجالس طیبہ میلاد اقدس بند کرادیں۔ بلکہ عید میلاد وجشن میلاد کا نام بھی مٹادیں۔

(۳) اب بھی مرکزی سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور انھیں وہابیوں دیوبندیوں گاندھویوں کے قبضے میں ہے۔ انھیں کے فتووں پر عمل مسلمانوں سے کرا رہی ہے۔ انھیں کے اشاروں پر اپنا کاروبار چلا رہی ہے۔

(۴) اگرچہ وہابیوں دیوبندیوں گاندھویوں نے سیرت کمیٹی قائم کر کے مجالس میلاد کریم کو بند کرانا چاہا مگر حضور اقدس سید الکائنات صاحب الآیات البینات والمعجزات القاہرات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کا قاہر معجزہ ظاہر ہوا کہ خود سیرت کمیٹی کے جلسے اکثر مقامات پر محفل میلاد شریف وجشن میلاد اقدس وعید میلاد مبارک کی شکل میں منتقل ہوگئے۔ اور حق تو یہی ہے کہ اللہ واحد قہار جل جلالہ نے جب خود ہی فرمادیا ورفعنالک ذکرک / یعنی اور اے محبوب ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا (ترجمہ رضویہ) تو قادر مطلق جل وعلا جس کے ذکر پاک کو خود ہی بلند فرمائے دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں باہم مل کر کیا اُس کے ذکر مبارک کو پست کرسکتی ہیں؟ لا واللہ کلا ثم لا واللہ۔ اُس ذکر رفیع کو مٹانے والے خود ہی مٹتے چلے جائیں گے لیکن وہ ذکر اقدس تو بلند وبالا ہی ہوتا چلا جائے گا۔

حضور پرنور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مالک ومولیٰ سرور وآقا حضور اقدس سیدنا ومالکنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں عرض کرتے ہیں۔

ورفعنالک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

سیرت کمیٹی کی ان دونوں عبارتوں میں نائی عن الاسلام مفتی کفایت اللہ کے فتوے میں بھولے بالے مسلمانوں کو دھوکے دے کر جن امور مستحسنہ کو ناجائز بتایا گیا ہے اُن کا بیان بھی یہاں پر مناسب۔فاقول والتوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

اولاً: خود سیرت کمیٹی ہی کی تحریک پر مسلمانوں نے جلوس نکالنے شروع کر دیئے۔بعض شہروں میں اُن پر آزاد منش نیچری خیال تماشا پسند لوگوں نے باجوں اور خلاف شریعت وردیوں کے ساتھ پہننے والے یعنی ہیٹ (انگریزی ٹوپی) اور نصف ران تک کے کاشف العورات نیکر سے آراستہ والینٹروں کے مجمع بھی اضافہ کر دیئے۔یقیناً باجے حرام ہیں۔اور بیشک مرد کو اپنی عورت کے سوا کسی اور کے سامنے ایسا کپڑا پہننا حرام ہے جس سے گھٹنے یا رانوں یا ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کے جسم کے کچھ حصے کھلے رہیں۔مگر ؎

آخر اے بادِ صبا این ہمہ آوردۂ تست　　　　که اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

جب سیرت کمیٹی نے علمائے اہل سنت دامت برکاتہم کا بائیکاٹ کر کے نیچریوں اور صلحکلیوں کی گود میں بیٹھ کر جلسے کئے تو نیاچرہ و صلحکلیہ سے جلسوں اور جلوسوں میں اتباع شریعت کی امید رکھنی بھیڑیوں سے بکری پر رحم و کرم کی امید باندھنی ہے۔بہرحال باجے اور خلاف شریعت وردیاں یقیناً حرام ہیں۔ اور عید میلاد شریف کے مبارک جلسوں میں اور اشد حرام ہیں۔مسلمانوں کو ان چیزوں سے پرہیز و احتراز کرنا بیشک فرض ہے۔

ثانیاً: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السّمآءِ تکون لنا عیدا لاوّلنا و اٰخرنا وایۃ منک و ارزقنا وانت خیر الرّٰزقین ۝

یعنی عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔(ترجمۂ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے بتا دیا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت لوگوں پر نازل ہو اُس دن کو عید منانا نہ صرف اُنھیں کے لئے جن پر وہ رحمتِ خاصہ نازل ہوئی ہو بلکہ اُن لوگوں کی نسل میں آئندہ پیدا ہونے والے پچھلے لوگوں کے لئے بھی جائز و مستحسن اور اللہ عزوجل کے محبوب بندوں کا طریقہ ہے۔جب

مائدہ جیسی ایک نعمتِ خاصہ کے نازل ہونے کا دن جوایک مخصوص جماعت ہی کے لئے نازل ہوا تھا۔ اور پھر لوگوں کی ناشکری وکفران نعمت کے سبب اُس کا نزول موقوف بھی ہوگیا اُس جماعت کے اگلے پچھلوں سب کے لئے بشہادت قرآن عظیم عید بن گیا تو جس روز خدائے پاک جل جلالہٗ کے جملہ موائد نعم وخزائن کرم کا مختار وقاسم تمام عالم کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت بن کر تشریف لایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وہ مبارک ومقدس دن تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کے لئے کیوں کر عیدِ اکبر واعظم نہ ہوگا! تو مفتی کفایت اللہ نائی عن الاسلام کا عید میلادِ مبارک کو اپنے فتوے میں ناجائز وبدعت بتانا اور بدسیرت کمیٹی کا اُسی ناپاک فتوے پر مسلمانوں سے عمل کرانا درحقیقت حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ اپنی عداوت اور قرآن عظیم کے ساتھ محاربت کا ثبوت دینا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ثالثاً: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون ○	یعنی (اے محبوب) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ اُن کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے فرمادیا کہ اللہ کے فضل ورحمت پر خوشیاں منانا اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ومحبوب ہے اور حضور پُر نور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا میلادِ اقدس یقیناً دنیا میں مسلمانوں پر اللہ عزوجل کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت اور دنیا میں ملنے والی تمام نعمتوں رحمتوں برکتوں دولتوں کی اصل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے میلاد پاک پر جشن منانا، خوشیاں کرنا، جلوس نکالنا، غرض اظہار فرحت وسرور کا ہر وہ طریقہ عمل میں لانا جس کی ممانعت شریعتِ مطہرہ نے نہیں فرمائی یقیناً جائز ومستحسن ومستحب اور مرضی حضرت رب ہے۔ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ۔ تو مفتی نائی عن الاسلام کا اپنے فتوے میں جلوس عید میلاد مبارک نکالنے، جشن عید میلاد مبارک منانے کو بدعت وناجائز ٹھہرانا اور بدسیرت کمیٹی کا اُس پر مسلمانوں سے عمل کرانا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ اپنی مخالفت اور اپنی وہابیت کا ثبوت دینا ہے۔

رابعاً: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قل من حرم زينة الله التي اخرج	یعنی (اے محبوب) تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ

لعبادہٖ والطیبٰت من الرزق قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا خالصۃ یوم القیٰمۃ کذلک نفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون ○

کی وہ زینت جو اُس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی اور پاک رزق۔ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کیلئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص اُنھیں کی ہے ہم یو ہیں آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے۔ (ترجمہ رضویہ)

اِس آیتِ کریمہ نے صاف فرمادیا کہ زینت جائز ہے۔ جلسہ عید میلا د مبارک یا مجلس میلاد شریف میں بھی روشنی و آرائش سے مقصود زینت ہی ہوتی ہے۔ تو مفتی نائی عن الاسلام کا چراغاں کو ناجائز بتانا اور سیرت کمیٹی کا اُسی فتوے پر مسلمانوں سے عمل کرانا قرآن عظیم کے ساتھ مُشاقّت کرنا ہے۔

خامساً: اللہ عز وجل فرماتا ہے:

وذکرھم باَیّٰم اللہ اِن فی ذلک لاٰیٰت لکل صبار شکور ○

یعنی اور (اے پیغمبر) اُنھیں اللہ کے دن یاد دِلا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔ (ترجمہ رضویہ)

دن تو سبھی اللہ کے ہیں۔ پھر یہ کون سے دن ہیں جن کے متعلق اللہ عز جلالہ، اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دے رہا ہے کہ اپنے امتیوں کو اللہ کے دن یاد دِلاؤ۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام فرمائے ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ولادت مقدسہ و معراج مبارک کے دن ہیں۔ اُن کی یاد قائم کرنا بھی اسی آیت مبارکہ کے حکم میں داخل ہے۔ اور شک نہیں کہ کسی دن کی یاد قائم کرنے کا یہ طریقہ بھی بہت عمدہ ہے کہ اُس دن عظیم الشان جلسے کئے جائیں، زبردست شاندار جلوس نکالے جائیں، اور اُس دن جو انعامات اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرمائے ہیں اُن کا بیان و اعلان کیا جائے۔ تو مفتی نائی عن الاسلام کا ربیع الاول شریف کی بارھویں تاریخ کی تعیین کو ناجائز بتانا اور مسلمانوں کو اُس تاریخ کے جلسوں میں میلاد شریف بیان کرنے سے روکنا اور سیرت کمیٹی کا اُسی فتوے پر مسلمانوں سے عمل کرانا کلام الٰہی کے ساتھ معاندت کرنا ہے۔

سادساً: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

واعدوالهم مااستطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوالله و عدوكم واخرين من دونهم لاتعلمونهم الله يعلمهم ۵

یعنی اوراُن (کافروں) کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ اِس سے اُن کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں اور اُن کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنھیں تم نہیں جانتے اللہ اُنھیں جانتا ہے۔(ترجمہ رُضویہ)

اِس آیتِ مقدسہ سے واضح ولائح ہوگیا کہ مسلمان اگر جلوسوں کے ساتھ اکھاڑے بھی نکالیں اور گتکے بانے بانک بنوٹ وغیرہ کے کرتب دِکھائیں جس کے سبب کفار و مشرکین کے دِلوں میں مسلمانوں کی دھاک بیٹھ جائے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ فنون حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو تو جائز و مستحسن ہے اور اس پُرفتن زمانے میں تو اور زائد بہتر واَحب ہے اگر چہ یہ امور بھی کھیل ہیں مگر یہ اُن تین کھیلوں میں سے ایک میں داخل ہیں جو شرعاً باطل نہیں بلکہ جائز و مستحسن ہیں۔بشرطیکہ کرتب دِکھانے میں بے ستری وغیرہ خلاف شریعت امور کاارتکاب نہ ہو۔تو مفتی نائی عن الاسلام کا اس کو ناجائز بتانا اور سیرت کمیٹی کا مسلمانوں کو اِس سے باز رکھنا اپنے دل سے نئی شریعت گڑھنا ہے۔ولاحول ولاقوة الابالله العلی العظیم ۵

اب ذرا سیرت کمیٹی کے اعلان نمبر ۳ و ۴ کا بھی مطلب سُن لیجئے:

"جلسوں کی تقریریں صحیح روایات کے مطابق ہونی چاہئیں"۔

یعنی خبردار اُن تقریروں میں کوئی ایسی بات بیان نہ ہونے پائے جس سے نیچر کو دھکّا لگ جائے۔اسی لئے سیرت کمیٹی نے باوجودیکہ بیسیوں رسالے شائع کئے لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا کوئی معجزہ اُن میں شائع نہ ہوا کیونکہ سیرت کمیٹی کے آقایانِ نعمت سر سید احمد خاں پیر نیچر کولی علی گڈھی و مسٹر شبلی و مسٹر سلیمٰن ندوی و مسٹر ابوالکلام آزاد کے نزدیک جو حدیث نیچر کے خلاف ہو وہ غلط اور جھوٹی ہے۔آگے چلئے:

"اُن تقریروں میں سارا زور اِس پر صرف کیا جائے کہ مسلمان احکام شریعت کی پابندی کریں"۔

یعنی عید میلاد مبارک کرنا،جشن میلادِ اقدس منانا،مجلس میلاد شریف کرنا،روشنی کرنا چھوڑ دیں۔

ہندوؤں کے دیوتاؤں کی نبوت وپیغمبری پر ایمان لائیں، تعویذ کو شرک وبت پرستی سمجھیں، مندروں پر اپنی جانیں قربان کریں، شوالوں کی حفاظت کے لئے اپنے خون بہائیں، کفار ومشرکین کے ساتھ دوستانے یارانے ووداد واتحاد منائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام مسلمانانِ ہند اپنی زکاۃ وخیرات وصدقات ذوی القربیٰ ویتامیٰ ومساکین کو نہ دیں بلکہ سارا روپیہ سیرت کمیٹی کے گڑھے ہوئے بیت المال میں داخل کردیں کیونکہ سیرت کمیٹی کا فتویٰ شائع ہوچکا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنی زکاۃ کا روپیہ سیرت کمیٹی کے بیت المال میں داخل نہ کرے بلکہ خود ہی ذوی القربیٰ ویتامیٰ ومساکین وفقراو غیرہم مستحقین زکاۃ کو ادا کردے تو اس کی زکاۃ ہی سرے سے باطل ہے۔

آگے کہتی ہے:

"غیر مسلم رسول اللہ کے صحیح حالات سے واقف ہوں"۔

یعنی یہودیوں عیسائیوں پارسیوں ہندوؤں وغیرہم کافروں مشرکوں غیر مسلموں کو یہ بتایا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عام لوگوں کے ساتھ مل کر جوتا گانٹھتے تھے، مزدور رہنما تھے، بکریوں کے چرانے والے گڈریے تھے، سوتیلے بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ **ولا حول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔**

آگے کہتی ہے:

"مخالفین اسلام کے الزامات کا رد کیا جائے"۔

یعنی دشمنانِ اسلام کی طرف سے مقدس دین اسلام کے جن مبارک مسائل پر اعتراضات کئے جائیں اُن اعتراضات کو تسلیم کرکے مسائل اسلامیہ ہی کا سرے سے انکار کردیا جائے۔ مثلاً دہریوں، نیچریوں کی طرف سے جنت دوزخ کی اُن تفصیلات پر اعتراض ہو جو قرآن عظیم وحدیث کریم میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ تو دہریوں، نیچریوں کا رد نہ کیا جائے بلکہ اُن تفصیلات کا انکار کرکے جنت ودوزخ ہی کو محض ایک روحانی فلم بتادیا جائے۔

یا سائنس کے پجاریوں کی طرف سے رمضان مبارک میں شیاطین کے مقید کردیئے جانے پر تمسخر کیا جائے تو سائنس کے پرخچے نہ اُڑائے جائیں بلکہ شیاطین کے معنے جذباتِ نفس گڑھ لئے جائیں اور ارشاد اسلامی کو سائنس کے مطابق بنادیا جائے۔

یا بدھ مت والوں کی طرف سے یہ اعتراض ہو کہ اسلام اُن کے پیشوا گوتم بدھ کو اپنا پیشوا نہیں مانتا تو یہ ہرگز نہ کہا جائے کہ گوتم بدھ ایک ملحد دہری تھا خدا کے وجود کا قائل نہ تھا۔ اِس لئے وہ پیشوا مانے جانے کے قابل نہیں بلکہ صاف طور پر اُس کی نبوت و رسالت تسلیم کر لی جائے۔

یا ہندوؤں پارسیوں کی طرف سے اُن کے آتش پرست و بت پرست پیشواؤں دیوتاؤں کو پیشوا نہ ماننے پر اعتراض ہو تو فوراً پارسیوں ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے اُن کے تمام پیشواؤں رشیوں مُنیوں کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے کا مسلمانوں کو حکم دے دیا جائے۔

یا عیسائیوں یہودیوں کی طرف سے حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نبوت و رسالت پر اعتراض ہو تو صاف کہہ دیا جائے کہ نبوت و رسالت پر ایمان لانا ہی ضروری نہیں۔ بلکہ جو شخص توحید کو مانتا ہو، جزا و سزا کا یقین رکھے، اچھے کام کرے، پھر وہ خواہ کوئی دین کوئی دھرم رکھتا ہو بس وہ جنتی ہے، راحت ابدی کا مستحق ہے، نجاتِ دائمی کے لائق ہے۔

یا صلح کلیوں کی طرف سے مسئلہ ضروریہ دینیہ جہاد و قتال لاشاعۃ الاسلام پر اعتراض ہو تو جہاد کی حقانیت ہرگز ثابت نہ کی جائے بلکہ جس دین و مذہب میں کفار پر شدت و سختی کے احکام ہوں اُسی کو منہ بھر کر باطل و ناحق قرار دے دیا جائے۔ اور مندروں گرجاؤں کی اپنے خون بہا کر حفاظت کرنا مسلمانوں پر مذہبی و قرآنی فرض ٹھہرا دیا جائے۔

پیارے مسلمان سُنّی بھائیو! للہ اِنصاف کرو یہ سیرت کمیٹی اسلام کے مخالفین کا رد کر رہی ہے یا دشمنانِ دین و اعدائے اسلام کے اعتراضاتِ خبیثہ کو صحیح و درست تسلیم کرتی جا رہی ہے۔ اور پاک مبارک دین اسلام ہی کے گلے پر کند چھری چلا رہی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آگے کہتی ہے:

> ”ہر کام کفایت شعاری سے کیا جائے اور پبلک چندے کا بڑا حصہ کتب سیرت کی مفت تقسیم کی مَد میں لگایا جائے“۔

یعنی مجالس طیبہ میلاد مبارک میں چراغاں کرنا، زینت دینا، یا شیرینی تقسیم کرنا، یہ سب تو کفایت شعاری کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ سب باتیں ترک کر کے سیرت کمیٹی کی کتابیں خرید کر بانٹ دی جائیں۔ یعنی یہ سارا جوش و خروش یہ تمام ناؤ نوش محض تحصیل زر و تبلیغ بدمذہبی و اشاعت بے دینی کے لئے ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الغرض اس بدسیرت کمیٹی نے بیسیوں ضلالات وکفریات بکے۔ یہ مختصر بیان "مشتے نمونہ ازخروار" ہے۔ اور تفصیل کے لئے حضور پرنور سیدی ومولائی تاج العلماء سراج العرفاء والاحضرت بالا برکت مولٰینا مولوی مفتی حافظ سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین سرکارِ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی "ردسیرت کمیٹی" [۱۳۵۴ھ] کا مطالعہ درکار، والتوفیق من اللہ العزیز الغفار، بالجملہ یہاں سے سوال اول کا جواب واضح وآشکار کہ سیرت کمیٹی مجمع مبتدعین وفجار اور ندوۂ مرتدین وملحدین وکفار، دینداروں کو بے دین بنانا کفرواسلام کا فرق اُٹھانا کفار و مسلمین کے درمیان امتیاز کو مٹانا اُس کا مقصد اصلی وشعار، اور یہی اُس کا نصب العین ومبنائے کار۔ اور اپنے کفریات وضلالات وخباثات وبطالات وشناعات میں پیرنیچر کولی سرسید احمد خاں علی گڈھی کی ناپاک کتاب "تفسیر القرآن" اور امام الگاندھویہ مسٹر ابوالکلام آزاد کی خبیث کتاب "ترجمان القرآن" اور مشہور قدیمی مذہب فروش مسٹر محمود دھرم پال کی نجس کتاب "انوار عالم" اور اخبث مرتدین زمانہ عنایت اللہ خان مشرقی کی ملعون کتاب "تذکرہ" کی کاسہ لیس وفضلہ خوار۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ الواحد القہار۔ واللہ تعالٰی ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم۔



بحکم شریعتِ مطہرہ مسلمانوں کو سیرت کمیٹی میں شامل ہونا اور اُس کا ممبر بننا حرام حرام حرام ہے۔ اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے:

وتعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ○	یعنی اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (ترجمۂ رضویہ)

جب گناہ وظلم پر مدد کرنا حرام ہے تو کفر وارتداد پر مدد کرنا شدید حرام ہوگا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

واذا رأیت الذین یخوضون فی اٰیٰتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم	یعنی اور اے سننے والے جب تو اُنھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو اُن سے منھ پھیر لے جب تک اور بات میں نہ پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے

پاس نہ بیٹھ (ترجمہ رضویہ)

الظّٰلمین ○

اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ:

وقد نزل علیکم فی الکتٰب ان اذا سمعتم اٰیٰت اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم ان اللہ جامع المنٰفقین والکٰفرین فی جھنم جمیعاً ○

یعنی اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اُتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ اُن کا انکار کیا جاتا ہے اور اُن کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو اُن لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی اُنھیں جیسے ہو بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کریگا۔

(ترجمۂ رضویہ)

اعاذنا اللہ تعالیٰ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ بحرمۃ حبیبہ المکین النبی الامین علیہ وعلیٰ اٰلہٖ الصلاۃ والسلام الی ابد الاٰبدین واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم۔

﴿۳﴾

جو لوگ سیرت کمیٹی کے اقوال کفریۂ قطعیہ یقینیہ پر اطلاع یقینی حاصل کر لینے کے بعد بھی اُن کے قائلین کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرتے یا اُن کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھتے ہیں وہ تو خود بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ہیں۔ منکرین ضروریاتِ دین وگستاخانِ بارگاہِ حبیب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم الی یوم الدین کے حق میں تمام مسلمانوں کا قطعی یقینی اجماعی اتفاقی فتویٰ ہے کہ من شک فی کفرہٖ وعذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اُس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک رکھے تو بیشک وہ خود کافر ہے۔ کما فی الشفاء الشریف و مجمع ال انھر و الفتاوی الخیریہ والفتاویٰ العلمگیریہ والدرر والغرر والدر المختار ورد المحتار وغیرھا من معتمدات الاسفار والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔

اور جو لوگ اُن اقوال کفریہ کے قائلین کو کافر و مرتد جانتے ہیں مگر پھر بھی سیرت کمیٹی میں شامل اُس کے ممبروں میں داخل ہیں وہ لوگ بحکم شریعتِ مطہرہ اشد ترین فساق وفجار مستحق غضب جبار مَورِدِ قہر قہار سزاوار

عذاب نار ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ولتصغیٰ الیه افئدة الذین لایؤمنون بالاخرة ولیرضوه ولیقترفوا ما هم مقترفون ○

یعنی اور اس لئے کہ اُس (شیطانی بناوٹ اور دھوکے کی بات) کی طرف اُن کے دل جھکے جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اُسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو اُنہیں کمانا ہے۔ (ترجمہ رُضویہ) والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور جو لوگ سیرت کمیٹی کے اقوال کفریہ ومقاصدِ فاسدہ واغراض خبیثہ پر مطلع نہ ہوئے محض جہالت وناواقفی کی بنا پر اُس کے ممبر بن گئے تو جب تک وہ لوگ بالکل بے خبر وناواقف رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس ممبری کے سبب اُن پر گناہ نہ ہوگا۔ قال تعالیٰ. لایکلف الله نفساً الا وسعها۔ بشرطیکہ مطلع ہو جانے کے بعد اُس سے بیزار و بری ہو جائیں۔ قال تعالیٰ فلماتبین له انه عدو لله تبرأ منه ۔ لیکن اگر سیرت کمیٹی کے ضلالات وکفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُس سے الگ نہ ہوئے اپنی پہلی ممبری اُس سے اب بھی نبھائی اُس کی خباثتوں شناعتوں کی طرف سے بے پرواہی منائی تو اب یہ لوگ بھی اُنھیں کے حکم میں ہیں۔ اُنھیں کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جائیں گے۔ قرآن عظیم فرما چکا انکم اذامثلهم ۔ حدیث شریف میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں من کثر سواد قوم فهومنهم والله تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم جل جلالهٗ وصلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله وسلم۔



محض ممبری سے علیٰحدہ ہوجانا کافی نہیں بلکہ علے الاعلان وعلی رؤس الاشہاد سیرت کمیٹی کی ممبری اُس کے جلسوں میں شمول سے توبہ کریں۔حدیث شریف میں ہے حضوراقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اذاعملت سیئة فاحدث عندھاتوبة السر بالسر و العلانیة بالعلانیة ؎	یعنی جب تو گناہ کرے تو اُس کے بعد فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔

اور جب وہ سچی توبہ اور سیرت کمیٹی سے اپنی تبریّ و بے زاری کا مطابق شریعت اعلان کردیں تو اب اُس پہلی ممبری اور شمول سیرت کمیٹی کے سبب جس سے وہ توبہ صحیحہ شرعیہ کرچکے ہیں اُن کے پیچھے نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی حرج نہ ہوگا۔لیکن اگر بعض امامان مساجد ایسے ہوں جن کے متعلق گزشتہ تجربات نے اُن کی توبہ کی طرف سے بے اعتمادی پیدا کردی ہو تو جب تک اُن کی اس توبہ پر ثبات واستقامت کا اطمینان نہ ہوجائے اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز ہی اولیٰ ہے۔فان الاسلام یھدم ماقبله والتائب من الذنب کمن لاذنب لهٗ ۔رزقنا الله تعالیٰ التوبة وحسن الخاتمة بحرمة حبیبه ابی القاسم وفاطمة صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اھل بیته واٰله وبارک وسلم والله تعالیٰ ورسولهٗ الاعلیٰ اعلم جل جلالهٗ وصلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله وسلم ؎



بیشک مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ سیرت کمیٹی سے قطعاً بے علاقہ وبیزاری وبری رہیں اور اِس بدسیرت کمیٹی کی ضلالتوں خباثتوں شناعتوں کی مخالفت کریں۔حدیث شریف میں ہے حضوراقدس سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان ؎	یعنی تم میں جو شخص کوئی ناجائز بات دیکھے اُس کو اپنے ہاتھ سے مٹادے پھر اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اپنی زبان سے اُس کو مٹانے کی

کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اپنے دل سے اُس کو برا سمجھے اور اُس کے مٹنے کی دعا و تمنا کرے۔[اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے]

دوسری حدیث شریف میں ہے حضور اقدس شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بمافیہ یحذرہ الناس ۞

یعنی کیا تم فاجر کا تذکرہ کرنے سے پرہیز کرتے ہو۔ لوگ اُس کو کیونکر پہچانیں گے جو عیوب اور بُرائیاں اُس میں ہیں اُن کا بیان کرو تاکہ لوگ اُس سے بچیں۔

تیسری حدیث شریف میں ہے حضور مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اذاظہرت الفتن (اوقال البدع) وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ ومن لم یظہر علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا ولاعدلا ۞

یعنی جب فتنے ظاہر ہوں بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے اصحاب کی توہین کی جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے اُن فتنوں اور بدمذہبیوں کا رد کرے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین کرنے والوں کا رد وابطال کرے اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اُس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت اللہ نہ تو اُس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

اور یہ مضمون بکثرت آیاتِ کریمہ میں بھی وارد ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین یکتمون ماانزلنامن البیّنٰت والھدی من بعدمابیّنٰہ للناس فی الکتب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون/الاالذین تابوا واصلحوا وبیّنوا فاولٰئک اتوب علیھم واناالتواب الرحیم ۝

یعنی بیشک وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اُسے کتاب میں واضح فرما چکے اُن پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا۔ اور میں ہی ہوں توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔ (ترجمہ رُضویہ)

اور اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے:

لعن الذین کفروا من بنیٓ اسرائیل

یعنی لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی

علی لسان داؤد وعیسیٰ ابن مریم ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون ○ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ○

اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان پر یہ بدلہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

نسأل اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی اٰلہٖ وسلم؛

الفقیر ابو الفتح عبیدالرضا محمدن المعروف

کتبــہ

بحشمت علی خان القادری الرضوی المجددی اللکنوی

غفرلہٗ ولابویہ واہلہ واخویہ ومحبیہ ربہ المولی العزیز القوی

الساکن فی محلہ بھورے خاں من بلدۃ پیلی بھیت

صانہ اللہ تعالیٰ وجمیع اہل السنۃ عن شر کل متمرد ومبتدع ومرتد وعفریت۔

اٰمین۔ یا ارحم الراحمین۔ اٰمین۔

تصدیقات بابرکات

حضرات علمائے اہل سنت ادامہم رب البریات بالفیوض والحسنات

سرکار مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم/ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہٖ الکریم /

فقیر نے ردِ سیرت کمیٹی میں حضرت حامی السنن ماحی الفتن نجدی فگن مولٰینا مولوی حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی دام بالفیض الصوری والمعنوی کا یہ فتوے دیکھا۔ مولٰی تعالٰی اُن کو جزائے خیر دے کہ اُنہوں نے فتنوں کے وقت حق ظاہر فرمایا اور دین متین وسنت حضور سید المرسلین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہٗ علیہ وعلیہم وعلٰی آلہٖ اجمعین کی حمایت فرمائی۔ مکار سیرت کمیٹی کے مکروں کے پول کھولے، اُس کے کفریات وضلالات وبطالات بے نقاب فرما کر اہل اسلام اہل سنت کو اُن سے دور رہنے اُن سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔ شک نہیں کہ یہ بدسیرت کمیٹی کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین سے اتحاد وموالات اُن کی تعظیم اُن سے محبت کی تعلیم دے کر مسلمانوں کو لعنت الٰہی وہلاکت دین ودنیا کی طرف بلاتی۔ تبلیغ واشاعت سیرت کریمہ کا محض بزور وکذب وبہتان نام لے کر ناواقف اور کم علم عوام اہل اسلام کو سچے دین وسنت اور صحیح وکامل سیرت کریمہ سے دور کراتی اور کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین کی اُن کے اپنے کفر وشرک وارتداد وبدعت پر قائم رہتے ہوئے بھی عظمائے اسلام دین وسنت کے علمائے کرام ومشائخ عظام کی سی بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر تعظیمین توقیریں خاطر داریاں خوشامدیں کر کے اُن دشمنانِ اسلام وسنت کو اُن کے کفر وشرک وارتداد وبدعت پر اور خوب مضبوط جماتی اور اُن کو غریب ناواقف عوام اہل اسلام کے بہکانے کے مواقع بہم پہنچاتی ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس دشمن اسلام وسنت کمیٹی سے دور بھاگیں۔ دامے درمے قلمے قدمے سخنے غرض کسی طرح بھی اس خباثت کمیٹی کی شمہ بھر اعانت ذرہ برابر امداد بھی نہ کریں۔ قال اللہ تعالٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہٗ جل مجدہٗ اتم واحکم

فقیر اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہٗ

خادم سجادۂ غوثیہ برکاتیہ قاسمیہ مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم/ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہٖ الکریم /

مولیٰ عزوجل کی صد ہا رحمتیں اُن بندوں پر جو ایسے نازک وقت میں اسلام اور آقائے اسلام ہادیٔ برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پاک مبارک عزت کیلئے اپنا سینہ سپر کر کے اور بلاخوفِ لومت لائم حق وباطل میں تمیز کر کے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سیدھی راہ دِکھاتے ہیں۔ بیشک بیشک یہ نو پیدا فتنہ جس نے اپنا نام سیرت کمیٹی رکھ چھوڑا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ بیخ کنیٔ اسلام کا بیڑا اُٹھا کر کھڑا ہوا ہے۔ حسبِ تشریح علامہ استاذی حضرت شیر بیشہ سنت مدظلہم العالی اِس کے عقائد واقوال واحوال وافعال واعمال سخت قبیح موجب صد عذاب وعقاب اخروی ہیں۔ ایسی جماعت سے مسلمانوں کو ایسا پرہیز لازم جیسا وہ خود اپنی اور اپنے ماں باپ کی عزت کے دشمنوں سے کرتے ہیں۔ ارے کہاں تم اور تمہارے ماں باپ کی عزت۔ خدا کی قسم قیامت میں ماں باپ کام نہ آئیں گے۔ ہاں ہاں سُن رکھو وہاں کام آنے والا صرف تمہارا دین وایمان ہوگا۔ خدا کے لئے ان بھیڑ نما بھیڑیوں سے بچو اور اپنے دنیا ودین کو اپنے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقدس دامنوں سے وابستہ کر دو پھر وہ تمہارے سروں پر اپنے دامن کرم کا سایہ فرمائیں گے۔ تمہارے سچے ہمدرد وحقیقی محسن وہ حضرات علمائے اہل سنت ہیں جنہوں نے صرف تمہارے دین وایمان کی حفاظت ہی کے لئے اپنی جانیں اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں اپنے علمائے کرام کی طرف جھُکو خدا کی رحمتیں تمہاری طرف جھُکیں گی۔ وما علینا الا البلاغ۔

اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین وبارک وسلم. واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ جل مجدہٗ اتم واحکم ۔وانا الفقیر خویدم الطلبہ آل مصطفیٰ القادری البرکاتی القاسمی غفرلہٗ المولی القوی۔

دارالافتائے بیڈیاباٹی ضلع ہوگلی

ھوالولی: مجھے حضرت سیدی وسندی تاج العلماء مولینا سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ (سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ) کی تصدیق انیق وتقریظ رشیق سے کاملا نفاق ہے۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔.......انا الفقیر السید الشاہ محمدن المدعو بعبد الولی الحسنی القادری البرکاتی القاسمی اللکنوی۔کان المولیٰ تعالیٰ لہٗ (خطیب ڈلہوزی مسجد ومفتی دارالافتائے بیڈیاباٹی ضلع ہوگلی)

دارالافتائے ریاست پٹیالہ

۴۸۶/۹۲ اللہ تعالیٰ فاضل اجل عالم علام حضرت مجیب صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کو بہتر سے بہتر جزاء عطا فرمائے بیشک اُنہوں نے بدسیرت کمیٹی کی جو خباثتیں بطالتیں ظاہر فرمائیں سب شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اِس مبارک فتوے پر عمل کریں اور جلسوں مجمعوں میں اس نام نہاد سیرت کمیٹی کا رَدّ کریں، اِس کی خباثتوں کا اظہار و ابطال کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر حقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ
(خطیب جامع مسجد و مفتی ریاست پٹیالہ۔ پنجاب)

دارالافتائے پیلی بھیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبه الرؤف الکریم ؁ .وبعد فقد طالعت هذا الکتاب من اوله الیٰ اٰخرہٖ فوجدته موافقا للسنة والکتاب ؁ منوّراً بِاَنوار الصدق والحق والصواب ؁ هدی للذین اٰمنوا وعلیٰ ربهم یتوکلون ؁ وبجمیع ضروریات الدین یوقنون ؁ اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون ؁ ان الذین یبتغون خلاف هذا الکتاب مسلکاً فی حق سیرت کمیٹی لیسلکوہ فاولئک هم الخاسرون ؁ وانهم عن الصراط المستقیم لضالون ؁ جزی الله تعالیٰ کاتِبَهٗ جزاء موفورا ؁ وجعل سَعْیَهٗ مشکورا ؁ وهو العالم الکامل اجل الافاضل ناصر السنة السنیة کاسر البدعة القبیحة الدنیة ماحی الشر والفتنة دامغ الکفرة الفجرة غیظ المردة والظلمة مولیٰنا وحِبُّنا المولوی الحافظ القاریٔ المفتی محمد حشمت علی خان اللکنوی صانه الرب القوی عن مکائد کل غبی وغوی ؁

الحاصل یہ کتاب صحیح وصواب اور اِس کا لکھنے والا مصیب ومثاب ہے۔

حررہٗ ابوالمساکین محمد ضیاء الدین السنی الحنفی القادری البیلی بھیتی غفرلہٗ ولوالدیہ المولی الغنی (مفتی شہر پیلی بھیت)

لقد اصاب فی ما اجاب: حبیب الرحمٰن قادری رضوی۔ خطیب جامع مسجد وناظم مدرسہ آستانہ شیریہ۔ پیلی بھیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✿ الحمد للہ رب العٰلمین ✿ والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین ✿

سیرت کمیٹی کے رد میں جو یہ رسالہ فرید العصر وحید الدہر عالم باعمل فاضل بے بدل جناب مولٰینا مولوی محمد حشمت علی خاں صاحب نے تصنیف کیا ہے تمام لوگوں کے لئے نہایت مفید اور بُری عقیدت سے بچانے والا اور بدعقیدہ لوگوں کو بشرط توفیق الٰہی راہِ صدق وصفا پر لانے والا ہے۔ بنظر غور وانصاف اس کے مطالعہ کرنے والوں پر خود ہی ظاہر ہوجائے گا ع

"مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" حررہ العبد الحقیر ابوسراج عبدالحق رضوی

تلمیذ مولٰینا المولوی محمد وصی احمد المحدث سورتی غفرلہٗ اللہ تعالٰی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✿ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہٖ الکریم / علیہ وعلٰی آلہٖ افضل الصلاۃ والتسلیم ✿ امابعد فقد عانیت ھذا الکتاب ✿ فوجدتہ مزینا بحلیۃ الصدق والصواب جزی اللہ تعالٰی کاتِبَہٗ احسن الجزاء ووفقنا وجمیع اخواننا للعمل بھذا الجواب ✿ والیہ المرجع والمآب ✿ ماشاء اللہ فاضل اجل حضرت مولٰینا مولوی محمد حشمت علی خاں صاحب بارک اللہ تعالٰی فی عمرہ نے سیرت کمیٹی کے متعلق جو کچھ جواب تحریر فرمایا ہے بہت خوب واحسن اور موافق حکم رب وتبارک وتعالٰی ومطابق احکام نبویہ علٰی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ ہے۔ ہمارے بھائیوں کاٹھیاواڑی مستفتیوں کو بالخصوص اور دیگر بلاد وامصار کے جمیع برادرانِ اہل سنت کو بالعموم اللہ تعالٰی توفیق عمل عطا فرمائے۔

کتبہ عبدہٗ المذنب عبدالحی القادری الرضوی الپیلی بھیتی عفی عنہ۔

دارالافتائے ہلدوانی ضلع نینی تال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✿ حامداً ومصلیا ومسلما / وبعد فقد نظرت فی ھذہ الرسالۃ حرفا حرفا ووجدتھا حاملۃ للصدق والصواب مزینہ بحلی الحُجَجِ الساطعہ منورۃ

بانوار الدلائل القاھرۃ جزی اللہ تعالیٰ مصنفھا جزاء کاملا وزاداللہ تعالیٰ فی حشمتہ وشوکتہ واعانہ اللہ تعالیٰ ما اضاءت شمس الحق والصداقۃ ÷

راقم فقیر غلام محی الدین شیری قادری خطیب جامع مسجد (ومفتی دارالافتاء) ہلدوانی ضلع نینی تال۔

دارالافتائے مبارکپور۔ ضلع اعظم گڈھ

حامداً ومصلیاً ھذا الجواب ھُو الحق والصواب والمجیب العلامۃ مصیب ومثاب ÷

حضرت شیر بیشہ سُنت قاطع کفر وضلالت مناظر اعظم ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم کا یہ فتویٰ ناچیز نے اول سے اخیر تک دیکھا۔ مجیب فاضل نے اپنے جواب فاصل بین الحق والباطل میں سیرت کمیٹی کی جو عباراتِ کفریہ نقل فرمائیں بیشک اُن پر شریعت مطہرہ کا وہی حکم ہے جو صادر فرمایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء یہ سیرت کمیٹی بے دینی اور الحاد وگمراہی کا وہ شدید فتنہ ہے جو مختلف لباسوں میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ جب مسلمان ایک لباس سے روشناس ہوجاتے ہیں اور اُس کی مکاری کا پردہ چاک ہوجاتا ہے تو یہ گمراہ کن فرقہ دوسرے لباس میں نمودار ہوتا ہے۔ کبھی ندوے کے نام سے اس فتنہ کا ظہور ہوا۔ تو کبھی خلافت کمیٹی کے نام سے رونما ہوا جب اس نام سے بھی مسلمان آگاہ ہوگئے۔ تو اب اس فتنہ کا نام "سیرت کمیٹی" ہوگیا۔ فتنہ وہی ہے۔ مقصد وہی چندے ہضم کرنا اور مسلمانوں کو بے دین بنانا ہے۔

مسلمانو! ہوشیار۔ خبردار۔ خبردار! وہ گمراہ فرقہ جس کے اقوال کفریہ ایسے ہوں اُس کی شرکت وحمایت اور کسی قسم کی اعانت دین اسلام کی بربادی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سخت ناراضی کا سبب ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ کتبہ بقلمہ عبدالعزیز خادم الطلبۃ بدار العلوم لاہل السنۃ المعروفۃ بالمدرسۃ الاشرفیہ مصباح العلوم الواقعۃ فی مبارکپور من مضافات اعظم گڈھ۔

۹۲÷۷÷۸۶: فقیر غفرلہٗ ربہٗ القدیر نے یہ رسالۂ مبارکہ نافعہ دربارۂ سیرت کمیٹی مصنف حضرت شیر بیشہ سنت مولانا مولوی حافظ قاری ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ بغور دیکھا۔ الحمد للہ سراپا رشد وہدایت اور حق وصواب ہے۔ مولیٰ عزوجل موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بیشک سیرت کمیٹی کے مصدقہ وشائع کردہ رسائل کے متعدد اقوال خبیثہ حدِّ کفر تک پہنچ چکے ہیں۔ جن کا قائل یقیناً کافر ومرتد ہے۔ اِس طرح پر کہ جو اُس کے اُن اقوال خبیثہ وکفریاتِ محضہ پر مطلع ہوکر بھی اُس کے کفر میں شک کرے وہ

بھی کافر و مرتد ہے۔ سیرت کمیٹی جب ایسے ایسے ناپاک کلمات کی تصدیق کرتی ہے تو یقیناً اُس کی شرکت وحمایت حرام سخت حرام ہے۔ مولیٰ عزوجل مسلمانوں کو اُس کے شر سے محفوظ رکھے۔ فقط۔

فقیر عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی عفی عنہ۔ تلمیذ حضرت صدرالشریعہ دام ظلہم العالی۔

تصدیق راندیر ضلع سورت

حضرت حامی سُنّیت ماحی لامذہبیت شیر بیشہ سُنّت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام مناظر اعظم مولٰینا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واستعملہ فی رضائہ ورضاء رضائہ۔ کا یہ مبارک فتوے المسمّٰی بنام تاریخی ''رازِ سیرت کمیٹی'' [۱۳۵۸ھ] فقیر نے مطالعہ کیا۔ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سراسر حق وصواب پایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر خادم السادات والعلماء محمد عبدالقادر غفرلہ الرب الغافر قادری برکاتی قاسمی نصرہٗ ربہ' تعالیٰ علیٰ کل غبی وغوی وعمی۔ عرب گلی راندیر ضلع سورت

سیرت کمیٹی کا اسلام

از

خلیفۂ مجدد اعظم دین وملت ناصر الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین والمرتدین مخاطب بہ ولد ارافق از حضور اعلیٰحضرت
نائب شیر خدا نمونہ شدت حضرت عمر و اعلیٰحضرت مناظر اعظم علی الاطلاق

حضور مظہر اعلیٰحضرت شیر بیشہ اہلسنت کے

حضرت علامہ مولینا مفتی الحاج الشاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مکتبہ حشمتیہ

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے نبی کی بھولی بھیڑو! گرگ ہیں چاروں طرف تمہارے،
ان سے ہمیشہ بچتے رہنا، گھات میں ہیں ایمان کی تمہارے۔

پیارے مسلمان سنّی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔

اِس زمانۂ پُرفتن میں قسم قسم کے مذہب، طرح طرح کے فرقے برسات میں حشر الارض کی طرح نکل پڑے ہیں۔ان کفری جراثیم نے اپنی اعتقادی عفونت اور مذہبی نجاست سے مسلمانوں کے دل ودماغ کو پریشان کرر کھاہے۔اور مذہبی آب وہوا کو مسموم کردیاہے۔بھولے بھالے سنّی بھائیوں کو اپنی ایمانی صحت کا برقرار رکھنا دشوار ہوگیاہے۔مذہبی حفظان صحت کے محکمے کی طرف سے ان کفری جراثیم سے پرہیز واجتناب کرنے کے اعلان پر اعلان ہورہے ہیں۔مگر ہمارے سیدھے سنّی بھائی عموماً خوابِ غفلت میں سورہے ہیں۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے دین ومذہب کا درد رکھنے والا ہر ایک سنّی بکمالِ نیازمندی اپنے اور سارے جہان کے مالک ومولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سرکارِ کرم میں رو رو کر عرض کررہاہے۔

کفر کا زور ہے اسلام دبا جاتا ہے   المدد اے شہِ دیں کفر مٹانے والے

پھر یہ دشمنانِ دین اگر کھلّم کھلّا جنگ کا الٹی میٹم دے کر اسلام وسنّیت کے مقابل صف آرا ہو جاتے تو ان کے حملوں سے اپنے دین وایمان کا تحفظ سنی مسلمان کے لئے دشوار نہ ہوتا۔لیکن ستم تو یہ ہے کہ آستین کا سانپ بن کر یعنی مسلمانوں کا لیڈر اور اسلامی پیشوائی کا دعویدار ہوتے ہوئے اسلامی ناموں کا نقاب اپنے کفری چہروں پرڈال کر سنّی مسلمانوں کے دین ومذہب کو مٹانے کی یہ اعدائے اسلام کوششیں کر رہے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

وہابیہ غیر مقلدین، وہابیہ دیوبندیہ، وہابیہ نجدیہ ومرزائیہ قادیانیہ ومرزائیہ لاہوریہ وخاکسار پارٹی وکفار چکڑالویہ ومرتدین نیچریہ وملحدین گاندھویہ وروافض غالیہ یہ سب اسلام وسنّت کے کھلے ہوئے دشمن وبیخ کن اور اسلامی ناموں اور اسلامی لباسوں میں چھپے ہوئے دولت ایمان کے رہزن ہیں۔یہی ذکر کردہ شدہ

زنادقہ وملاحدہ اسلام وسنیت کونقصان پہنچانے کے لئے کیا کم تھے کہ انھیں سب کے باہمی سنگھٹن وسماگم کا نتیجہ بیسہ "سیرت کمیٹی" کی شکل میں پیدا ہوا۔ سیرت کمیٹی کا تو دعوے یہ ہے کہ مسلمانوں اور کافروں سب کو سیرت نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلواۃ والتحیۃ کی تبلیغ کے لئے اُٹھی ہے۔ لیکن نقاب اُٹھا کر اس کی اندرونی شکل دیکھئے تو پتہ چلتا ہے کہ نام نہاد سیرت کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ سنّی مسلمانوں کے دِلوں سے اسلام وپیغمبر اسلام علیہ وعلیٰ آلہ الصلواۃ والسلام وعقائد اسلام واصول اسلام سب کی عظمت ومحبت نکال کر پھینک دی جائے۔ اور اس کی جگہ مشرکین وکفار کے دیوتاؤں کی تعظیم وتکریم اور ادیانِ باطلہ کی وقعت قلوب میں جمادی جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اہل سنت مسلمانوں کا "ایمانِ مفصل" جو سنیوں کے بچوں تک کو بھی بچپن ہی میں یاد کرا دیا جاتا ہے یہ ہے: "اٰمنت باللہ وملائکتہ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الاٰخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعدالموت"

یعنی میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے سب فرشتوں پر اور اس کی تمام کتابوں پر اور اس کے جمیع رسولوں پر اور پچھلے دن (قیامت) پر اور اس پر کہ نیکی اور بدی جو کچھ دنیا میں ہوتی ہے اسی کے پیدا فرمانے سے ہوتی ہے۔ اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اٹھنے پر۔

اب ذرا ٹھنڈے دل کے ساتھ ملاحظہ فرمایئے کہ سیرت کمیٹی جس ایمان مفصل کی اشاعت وتبلیغ کر رہی ہے اس کی کیا تفصیل ہے۔

"اٰمنت باللہ" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۱) سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور نے رسالہٗ "نور کامل" مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر کے صفحہ ۱۲ پر لکھتی ہے کہ "گوتم بدھ نے اگرچہ دیوتاؤں کی نفی کی لیکن کسی ایک وجود کا اثبات بھی نہیں کیا" یعنی گوتم بدھ نہ تو دیوتاؤں کو مانتا تھا اور نہ کسی ایک خدا کو مانتا تھا بالکل ناستک، ادھرمی اور خدا کے وجود کا بھی قطعاً منکر تھا۔ اس کا عقیدہ یہی تھا کہ خدا کوئی چیز نہیں۔

اور اپنے اسی رسالے "نور کامل" کے صفحہ ۱۶ پر لکھتی ہے کہ:

"رہنمایان ہند میں رامچند ر جی گوتم بدھ اور سری کرشن اور دوسرے رِشی اور مُنی اور ہادیان عجم میں فریدوں زرتشت اور دوسرے درخشور وغیرہم کو مأمور من اللہ مان کر اُن روایات کو جواُن

کی شان کے منافی ہیں غلط فہمی پر محمول کرنا چاہئے اور رسل لم نقصصهم الیک کی بنا پر لانفرق بین احدٍ من رسلہٖ پر ایمان لانا چاہئے"

اِس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ رام چندر، کرشن، بدھ، فریدوں، زرتشت اور ہندوؤں کے رشیوں، منیوں کو اور پارسیوں کے مذہبی پیشواؤں کو رسول و نبی و پیغمبر مانیں ان سب کی پیغمبری و نبوت و رسالت پر ایمان لائیں۔ تو معلوم ہوا کہ سیرت کمیٹی کے نزدیک گوتم بدھ بھی پیغمبر و نبی و رسول ہے۔ اور سیرت کمیٹی یہ بھی مانتی ہے کہ گوتم بدھ کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا کوئی چیز نہیں اور ظاہر ہے کہ نبی و رسول کی کوئی بات جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ کسی رسول کا کوئی عقیدہ غلط نہیں ہوسکتا۔ تو ثابت ہوا کہ سیرت کمیٹی کے نزدیک خدا کو ماننا ضروری نہیں۔ بلکہ سیرت کمیٹی کے نزدیک یہ عقیدہ بھی صحیح ہے کہ خدا کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ سیرت کمیٹی کے نزدیک ایک پیغمبر کا یہی عقیدہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"وملٰئکتہٖ" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۲) یہی سیرت کمیٹی اپنے اِسی رسالے "نور کامل" کے صفحہ ۴ و ۵ پر لکھتی ہے:

" قدیم مذاہب میں جن مناظر فطرت اور مظاہر قدرت کو دیوتا تسلیم کیا گیا تھا زمانہ مابعد میں وہی مناظر و مظاہر تھے جو دوسرے ناموں سے پکارے گئے۔ مثلاً ہند کے قدیم آریوں کا "ان داتا" یعنی اندرا اَبْرُ وباراں [بادل اور پانی] کا بڑا دیوتا، اہل کتاب کے حضرت میکائیل ہیں جو پانی برساتے تھے اور روزیاں تقسیم کرتے ہیں۔ اور اب اس دورِ سائنس میں بخارات ہیں جن پر طبعی قوانین عمل پیرا ہیں۔ اسی طرح یونانیوں کے معبود مزدا کے کارپردازوں کی نورانی جماعت نیت حکمائے یونان کے نفوس فلکیہ تھے جو اہل کتاب کے ہاں فرشتگان ملاءِ اعلیٰ ہیں۔ اور اب اس دورِ تہذیب میں الکٹران ایتھر وغیرہ کے ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسماء بدل گئے ہیں مگر مسمّٰی وہی ہے"۔

اس عبارت میں سیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقت میں انھیں بخارات کا نام ہے، جو زمین وسمندر میں سے اُٹھتے ہیں اور الکٹری کی قوت اور ایتھر ہی کا نام فرشتہ ہے۔ تو سیرت کمیٹی کے دھرم میں بھاپ کا نام میکائل اور بجلی کی قوت کا نام فرشتہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"وَ کُتُبِہٖ" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۳) سیرت کمیٹی اپنے اسی رسالے "نور کامل" کے صفحہ ۲۰ پر لکھتی ہے:

" ایمان والے ہوں یہودی ہوں نصاریٰ ہوں صابی ہوں کوئی ہو جو بھی خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کئے اُس کے لئے خدا کے ہاں اجر ہے اس کے لئے کوئی خوف و غم نہیں۔ دیکھو مشہور مذاہب عالم کے متبعین کو کس جامعیت کے ساتھ حصول نجات کے ارکان ثلٰثہ کی بشارت دی جاتی ہے۔ توحیدِ کامل پر ایمان اور جزا و سزا کا یقین اور عمل صالح صرف تین الفاظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں۔ اور نجات کی کلید"۔

اس عبارت میں سیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ ہندو، پارسی، یہودی، عیسائی یا مسلمان کوئی بھی ہو جو شخص اللہ کو مانے گا جزا و سزا کا یقین اور اچھے کام کرے گا بس وہ جنتی ہے راحت دائمی کا مستحق ہے خواہ وہ رب العزۃ تبارک وتعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لائے یا نہیں۔ تو سیرت کمیٹی کے دھرم میں اللہ عزوجل کی کتابوں تورات و زبور و انجیل و قرآن پاک پر ایمان لانا نجات حاصل کرنے کیلئے ضروری نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"وَ رُسُلِہٖ" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۴) اوپر نمبر ایک میں سیرت کمیٹی کے رسالے "نور کامل" کے صفحہ ۱۶ کی عبارت آپ حضرات ملاحظہ فرما چکے کہ سیرت کمیٹی کے دھرم میں رامچندر، کرشن، گوتم بدھ، فریدوں، زرتشت اور ہندوؤں کے رشیوں مُنیوں اور پارسیوں کے مذہبی پیشواؤں کو پیغمبر و رسول ماننا فرض ہے۔ اب تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ کیجئے۔

ابھی سیرت کمیٹی کے رسالے "نور کامل کے صفحہ ۲۰ کی عبارت گزری کہ "توحید کامل پر ایمان اور جزا و سزا کا یقین اور عمل صالح صرف تین الفاظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں اور نجات کی کلید" اس عبارت میں سیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ جو شخص خدا کے ایک ہونے پر ایمان اور جزا سزا پر یقین رکھے اور اچھے کام کرے بس وہ جنتی ہے ابدی راحتوں کا مستحق ہے خواہ وہ رسولوں کو مانے یا نہیں۔ تو سیرت کمیٹی کے دھرم میں نجات حاصل کرنے کے لئے رسولوں کی رسالت پر ایمان لانا بلکہ مسلمان ہونا بھی ضروری نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"والیوم الآخر" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۵) سیرت کمیٹی اپنے رسالہ "پیغام رمضان" یکم فروری ۱۹۳۳ء مطبوعہ ثنائی برقی پریس امرتسر کے صفحہ ۳۲ پر لکھتی ہے:

"حکمائے اسلام نے جنت ودوزخ اورثواب وعذاب کی بڑی بڑی تشریحات کی ہیں۔سب کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو کچھ کررہا ہے اُس کے اثرات سے ہر ایک روح متأثر ہوتی ہے اور اُس پر لحہ بہ لحہ فلم یا گراموفون کے ریکارڈ کی طرح اثرات اعمال سے نقوش کی تاریخ بنتی چلی جاتی ہے۔روح جسم سے جدا ہو کر اُنہیں اثرات کے مطابق زندگی بسر کرے گی۔اگر تم متقی ہوتو تمہاری روح بہشت کا سا آرام محسوس کرے گی اگر عفیف اور پاکدامن ہوتو اپنے کو حوران بہشتی سے ہم آغوش پاؤ گے"۔

ایک بخیل مالدار کی روح جسم سے جدا ہو کر اپنے اعمال کی اُسی فلم کو دیکھتی رہتی ہے۔اگر اچھے اعمال کا منظر دیکھے گی توروح کو خوشی ہوگی بس اسی روحانی خوشی کا نام حوروں سے ہم آغوشی اور جنت ہے اور اگر برے اعمال کی فلم دیکھے گی تو اس روح کو رنج وصدمہ ہوگا۔بس اسی روحانی غم کا نام سانپوں کا ڈسنا اور دوزخ ہے۔

تو جنت کی نعمتیں حور،غلمان،شراب طہور اور دودھ وشہد مصفیٰ اور ٹھنڈے خوشگوار پانی کی نہریں کھجور،انار،بیر،انگور، کیلے اور ہر قسم کے میوے بڑے بڑے اونچے محل، بہشتی حُلّے ،جنتی زیور اور جہنم کی مصیبتیں،بھڑکتی ہوئی آگ،آگ کے اوڑھنے،آگ کے بچھونے،لہو، پیپ اور کھولتے ہوئے پانی کا پلایا جانا، جہنمی تھوہڑ کا کھلایا جانا،صعود پہاڑ پر چڑھا کر گرایا جانا،لوہے کے ہتوڑوں سے سروں کا کچلا جانا،ہنر ہاتھ کی آتشیں زنجیر میں جکڑا جانا وغیرہا یوم آخر کی تفصیلات جن کے بیان سے قرآن پاک کی مبارک آیات گونج رہی ہیں سیرت کمیٹی کے دھرم میں یہ سب باتیں جھوٹ اور غلط و باطل ہیں۔بس جنت ودوزخ کی حقیقت صرف روحانی خوشی اور روحانی صدمے کے سوا کچھ نہیں۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۶) سنی مسلمان تو ایمان رکھتا ہے کہ اچھے یا بُرے کا ارادہ بندہ کرتا ہے مگر اُس کے ارادے کے مطابق اُس اچھے یا بُرے کام کو اللہ تعالیٰ ہی اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا فرماتا ہے۔اللہ عزوجل کے

سوا کوئی اور کسی چیز کسی فعل کسی قول کا خالق نہیں۔مگر پارسیوں کے مذہبی پیشوا زرتشت نے مجوسیوں کو یہ عقیدہ تعلیم کیا کہ نیکیوں کا پیدا کرنے والا یزدان اور برائیوں کا پیدا کرنے والا اہرمن ہے۔

اور سیرت کمیٹی اپنے رسالہ "نور کامل" کے صفحہ ۱۶ پر زرتشت کو بھی رسول و پیغمبر مان چکی۔اور پیغمبر کا تعلیم کیا ہوا کوئی عقیدہ غلط نہیں ہوسکتا۔تو سیرت کمیٹی کا عقیدہ بھی یہ ثابت ہوا نیکیوں کا پیدا کرنے والا خدا ہے اور برائیوں کا پیدا کرنے والا شیطان ہے۔کیونکہ سیرت کمیٹی کے دھرم میں اس عقیدہ کا تعلیم کرنے والا بھی ایک پیغمبر ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"والبعث بعد الموت" پر سیرت کمیٹی کا ایمان:

(۷) ابھی نمبر ۵ میں آپ نے سیرت کمیٹی کے رسالے "پیغام رمضان" کے صفحہ ۳۲ کی عبارت ملاحظہ فرمائی کہ جس میں جنت و دوزخ کی روحانی خوشی کا نام جنت ہے اور جسم سے الگ ہو کر روح کو اپنے اچھے کاموں کی فلم دیکھنے پر جو خوشی ہوگی بس اسی روحانی خوشی کا نام جنت ہے اور جسم سے جدا ہو کر روح کو اپنے بُرے کاموں کی فلم دیکھنے پر جو صدمہ ہوگا بس اسی روحانی صدمے کا نام دوزخ ہے۔

تو مُردوں کا اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اُٹھنا قیامت کے ہولناک مناظر حساب و کتاب وزنِ اعمال پل صراط وغیرہ واقعات جن کے بیانوں سے آیات کریمہ واحادیث مبارکہ لبریز ہیں سیرت کمیٹی کے دھرم میں سب جھوٹ اور غلط و باطل ہیں۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پیارے مسلمان سُنّی بھائیو!

سیرت کمیٹی کے رسالوں میں بکثرت کفریات شائع ہوئے ہیں۔اس وقت بطور نمونہ صرف یہ سات باتیں پیش کردی ہیں۔اب آپ حضرات اپنے ایمانی قلوب سے فتویٰ لیں کہ سیرت کمیٹی اسلام کی اشاعت کر رہی ہے یا کفر کا پرچار؟ سیرت کمیٹی کا مقصد اشاعت سیرت نبویہ ہے یا تبلیغ سیرتِ کُفّار؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اب آپ حضرات خود ہی فیصلہ کرلیں کہ ایسی کمیٹی میں آپ کا شریک ہونا،ممبر بننا،اُس میں چندہ دینا آپ لوگوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

خدا کے واسطے آنکھیں کھولو،دوست و دشمن کو پہچانو۔اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور ہم کو اسی ساڑھے تیرہ سو برس والے پرانے سچے مذہب اہل سنت پر ثبات واستقامت بخشے اور باطل کی حمایت اور طرف داری

اور بد مذہبوں کے مکر و شر سے اور ہر نئے مذہب اور نئے فرقے سے محفوظ رکھے آمین۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

سنی بھائیوں کا مذہبی خدمتگار

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں

قادری رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ربہ العزیز القوی آمین

جمعہ مبارکہ ٢٩ محرم الحرام ١٣٥٧ھ مطابق یکم اپریل ١٩٣٨ء

انوار پرنٹنگ ہاؤس بمبئی نمبر ٣، خلافت پریس بمبئی نمبر ١٠

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام　　للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
ٹھوکریں کھاتے پھروگے اُن کے در پر پڑ رہو　　قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا
(از حضور سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

سُنّیت کا کام کریں گے
فتاوےٰ رضویّہ عام کریں گے

(تصديق مبارک بر کتاب مستطاب "تجانب اهل السنة عن اهل الفتنة")

برکاتی پیغام اہلسنّت کے نام

حضرت سراپا برکت ناصر سنیت کاسر لامذہبیت طبیب امراض روحانی، معالج اسقام جسمانی، گل گلشن آل عبا گلبن چمنستان اہل کسا سید العلماء سند الحکماء
حضرت مولینا مولوی مفتی حافظ قاری حکیم سید شاہ آلِ مصطفےٰ صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی قدس سرہٗ العزیز
سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ اکبر ایک زمانہ وہ تھا کہ مسلمان کہلانے والا کوئی فرد ایسا نہ تھا جو کم از کم حرارتِ ایمانی میں اتنا ہو کہ اپنے ایمانیات و مسلماتِ دینی میں کسی غیر کے دخل کو قبول کر سکے۔ خواہ شامتِ نفس اور اغوائے شیطان سے بعض اعمال میں اس کا رویہ غیر مشروع ہو مگر عقائد میں بفضلہٖ تعالیٰ کسی قسم کی خامی کسی قیمت پر بھی گوارا نہ تھی۔ مسلمان اپنے اسلاف کرام کے مبارک ارشادات کو جو در حقیقت خلاصۂ قرآن وحدیث ہوتے تھے۔ دانتوں سے پکڑ کر رکھتا تھا۔ اور باتباعِ سنتِ کریمۂ سید الشہداء امام حسین علی جدہٖ الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام اپنے جان ومال بلکہ عزت وآبرو کو بھی اپنے پیارے دین ومذہب کے مقابلہ میں عزیز نہ رکھتا تھا اس کی دوستی اور دشمنی کی کسوٹی اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کی دشمنی اور دوستی تھی۔ خدا اور رسول کا دوست اس کا دوست اور ان کا دشمن اس کا دشمن تھا۔ مگر آہ صد آہ کہ آج شیطانی نحوستوں اور ابلیسی نکبتوں نے نوبت اس حد تک پہنچا دی ہے کہ کھلے ہوئے دشمنانِ دین واعدائے بد دین موٴھنانِ رسول (رسول کی توہین کرنے والے) (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے دوست نہ صرف دوست بلکہ دلی راز دار بلکہ قائدِ اعظم بنے ہوئے ہیں۔ آج (معاذ اللہ) دامنِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ چکا ہے۔ رشتۂ غلامئ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ٹوٹ چکا ہے۔ آج ہم نے حکومتِ شہنشاہِ کونین علیہ وعلیٰ آلہٖ صلوات رب المشرقین والمغربین اپنی جانوں پر سے اٹھا دی۔ ایمان کی کمائی راہِ شیطان میں گنوا دی۔ غلاموں نے آقا سے منہ موڑ لیا۔ مالک کے دشمنوں سے رشتۂ مودت واخلاص جوڑ لیا۔ پھر بھی دعویٰ غلامی ہے۔ ادّعائے محبت ہے۔ خدا کی قسم راہِ محبت اتنی آسان نہیں جو اسطرح بآسانی طے کی جا سکے۔ قدم قدم پر خطرے ہیں، گام گام پر آفتیں ہیں،

راہ پُر خار ہے۔ایک بحرِ ذخار ہے، آتشِ عشق کا دریا حائل ہے، ڈوب کر جانا ہے، محبوب کو پانا ہے، اپنا سب کچھ دینا ہے، رضائے محبوب لینا ہے، رہزنوں کی دنیا راہ میں آباد ہے، دشمنِ قدیم سخت مکار و کیاد ہے، سنبھل اے غلام مصطفیٰ، سنبھل! قطاع الطریق سے دامن بچا کر نکل، ایسا نہ ہو کہ متاعِ ایمان لٹ جائے۔ تیرے مذہب کا گلا خود تیرے ہاتھوں گھٹ جائے۔

ہاں ہاں او بندۂ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) آج ابلیس کے چیلے تیری تباہی کا بیڑا اُٹھا چکے ہیں، کفر و طغیان کی مسموم آندھی چلا چکے ہیں۔ بچا بچا اپنی کشتی کو گردابِ ضلالت سے بچا، ہٹا ہٹا اپنے دین وایمان کے راستے سے ان خبیث ڈاکوؤں کو ہٹا، مصطفیٰ پیارے کے گلے کی سیدھی سادی بھیڑ و ہوشیار! بھیڑیئے بکریوں کے لباس میں تمہارے ساتھ آملے ہیں تاک میں ہیں کہ کب نظریں بچیں، کب تمہیں اُچک لے جائیں۔ دیکھو دیکھو، سنو سنو، سگانِ کوچۂ حبیب (علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام) چلا رہے ہیں، تم کو خوابِ غفلت سے جگا رہے ہیں۔ جو آج نہ اُٹھا پھر کبھی نہ اٹھے گا۔ سدا موت کی نیند سوئے گا۔ سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کنواریوں سے فرمایا۔ دولہا آنے والا ہے۔ اپنے چراغ تیل سے بھر لو۔ جس جس نے بھرے دولہا کے ساتھ تھیں۔ جس کے پاس روشنی نہ تھی دولہا نے اُسے قبول نہ کیا۔ تاریکی میں گُم ہو گئیں۔ محنتِ انتظار برباد گئی۔ آج بھی جن کے چراغوں میں روغنِ محبتِ مصطفیٰ عروس مملکۃ اللہ نوشہِ بزم جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نہیں ہے۔ ان کو قبول نہ فرمائیں گے۔ بزمِ قرب میں نہ بلائیں گے، خسرانِ دین ودنیا نصیب ہوگا۔ ان سے ناراض خدا اور خدا کا حبیب ہوگا۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ دیکھو۔ قرآن کیا فرماتا ہے تم کو باآواز بلند کیا سناتا ہے۔

قُل اِنْ کَانَ اٰبَآءُ کُمْ وَاَبْنَآءُ کُمْ || تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے

وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ط

بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے مکان جو تمہیں پسند ہیں یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول سے اور ان کی راہ میں کوشش کرنے سے تمہیں زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(سورہ توبہ پ ۱۰)

تم نے کیا سُنا، تم نے کیا سمجھا؟

سُنو! اگر کوئی کافر مشرک دیوبندی، وہابی، نجدی، رافضی، تفضیلی، خارجی، نام کا اہل حدیث غیر مقلد، بنا ہوا اہل قرآن چکڑالوی، قادیانی، مرزائی،

لاہوری مرزائی، بابی بہائی، مہدی جونپوری کا چیلا نام نہاد مہدوی، پیر نیچر علی گڑھی کا پیرو نیچری، مرتدِ اعظم مشرقی کا متبع خاکساری، قیدِ مذہب وایمان سے آزاد احراری، بدسیرت کمیٹی کا دلدادہ صلحکلی، مشرکِ اکبر کا بھگت، رافضی خوجے کا مرید مظلم لیگی، حسن نظامی کا چیلا، آغا خانی، غرض کوئی بدمذہب بددین دشمنِ خدا اور سول خواہ وہ (معاذ اللہ)

تمہارا باپ ہو یا بیٹا بھائی ہو یا شوہر

بیوی ہو یا ماں،

استاد ہو یا مرشد المرشد ہو یا استاذ الاستاذ

دوست ہو یا محِب،

Scanned by CamScanner

خیر خواہ ہو یا محسن،

ہمدرد ہو یا ہمدم

غرض کوئی ہو کسے باشدا گروہ تمہارے دین وایمان کے معاملے میں حائل ہو، تجھے تیرے حبیب تیرے محبوب محبوب پروردگار علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوات اللہ النافع الضارت الباد والحار کی غلامی سے ہٹانے پر مائل ہو، تجھے طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے جان ومال وعزت وآبرو کے ڈراوٴں سے دھمکائے ،نامِ اسلام لے کر ڈرائے، گو خود ہادمِ اسلام ہو،صرف مسلمانوں کا سانام ہوتوایسے کے مقابلے میں تیرا طریق صرف یہ ہونا چاہئے کہ تو ہر ایسے کو ٹھکرادے،اس کو سنگِ مذلت سے ٹکرادے،اس کی چاپلوسیاں تجھ پر اثر نہ کریں،اس کی خوشامدیں تیرے دل میں گھر نہ کریں،توان سے دور ہوکران کواپنے سے دور کردے،ان کو اپنے سے نفور کردے،اپنی آنکھیں ان کی طرف سے اندھی اوراپنے کان ان کی طرف سے بہرے کرلے۔

ورنہ یادرکھ یہ دنیائے فانی آنی جانی ہے۔نہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا۔موت سر پر کھڑی ہے۔وہ امتحان کی بڑی کڑی گھڑی ہے۔وہاں کوئی کام نہ آئے گا،تیرے ساتھ کوئی نہ جائے گا۔تو ہوگا اور تیرا ایمان، تیرے اعمال۔

پہلی منزل میں تیرا ٹکٹ پوچھا جائے گا۔تیرا سامان جانچا جائے گا۔ذرہ بھر فرق ہوا کہ بحقِ سرکار فرق ہوا۔اس وقت کون بچائے گا،کون ضمانت کرے گا،کون وکالت کرے گا؟ ہاں ہاں سن لے! اس دن ذاتِ واحد مالک شفاعت ہے۔وہی ضامنِ حقیقی ہے۔وہی گنہ گاروں کا وکیل وکفیل ہے۔اور وہ نہیں ہیں مگر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔ایسا نہ ہو کہ معاذ اللہ تیری ضمانت سے انکار فرمادیں۔تیری شفاعت سے سے اِبا کردیں۔تو بتا خدا کیلئے بتا کہ پھران آج کل تیرے طواغیت میں سے کون آگے آئے

گا، کون تجھے بخشوائے گا؟ وہ خود جہنم میں پڑے ہوں گے۔ دوزخ کے شب وروزان پر کڑے ہوں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

دعا کر کہ خدا ہم سب کو توفیق خیر دے۔ ہمارے قدم راہِ محبت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں ڈگمگانے نہ پائیں۔ ہمارے قلوب کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت و تعظیم سے اور اپنے حبیب علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے دوستوں کی الفت وتکریم سے بھر دے۔ اور دشمنانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے نفرت وعداوت ہمارے دلوں میں مرکوز کر دے۔ آمین آمین بجاہ حبیبہ ونبیہ الامین المکین علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین۔ یہ مبارک فتویٰ اصلِ تقویٰ بحمدہٖ تعالیٰ اہل فتنہ کی جان پر ضربِ کاری ہے۔ جس سے ان دشمنانِ حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) پر غضب رب طاری ہے۔ اس فتویٰ نے ان پر اللہ کی طرف کی مصیبتیں توڑ دیں، ان کے مکر وفتن کی رگہائے گلو کاٹ کر چھوڑ دیں، سنیوں کا دِل اس سے باغ باغ ہے۔ بے دینانِ زمانہ کا قلبِ ناپاک داغ داغ ہے۔ مولیٰ عزوجل نافع ومفید بنائے گا۔ اس سعی کو مشکور ومقبول فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ ونبیہ محمد المصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلاۃ والثناء وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ الیٰ یوم الجزا۔ آمین۔

الفقیر الحقیر السید (الحکیم) آلِ مصطفیٰ
المعروف بسید میان القادری البرکاتی القاسمی

ضرب مشاہد ملت بر گردن صلح کلیت

سنی عالم کہلانے والا، تیس کروڑ کی آبادی پر غرور و گھمنڈ کرنے والا مرتدین زمانہ کے ساتھ اتحاد باطل کی دعوت دینے والا یہ بتائے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۂ برحق، صدیق اکبر، راز دار شریعت، معلم سیاست ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد فرمایا جو کلمہ طیبہ لا الٰہ الّا اللّٰہ کے پڑھنے والے تھے، نماز پڑھنے والے تھے، ضروریات دین کو مانتے تھے اور زکوٰۃ کا مطلقاً انکار نہ کرتے تھے، بلکہ تاویل کے ساتھ زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے ان پر شدت و غلظت کی حتیٰ کہ تلوار میان سے کھینچ لی اور ایسے نازک حالات میں جب مسلمان کے لشکر بیرونی ممالک میں کفار سے مصروفِ جنگ تھے۔ خارجہ پالیسی پر نظر کرتے ہوئے داخلہ پالیسی میں سیاسی مصلحت پر نرمی، مہربانی اور اتحاد نہ فرمایا۔ اور یہ ثابت کر دکھایا کہ اسلام کی حقانیت یہی ہے کہ کم زیادہ کی مقدار پر نظر نہ کرتے ہوئے مرتدین سے اتحاد نہ [illegible] کتا ہے۔

(ماخوذ از سیف الفقیہ الباسل علی رقبۃ الاتحاد الباطل)

MAKTABA HASHMATIA
Aljamiat ul Hashmatia, Mushahid Nagar, Mahim
Mob: 9368173692,9760468846